12

تفہیم السنة

کتاب النکاح

نکاح کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

مکتبة بیت السلام - الریاض

ⓒ محمد اقبال كيلاني ، ١٤٣٣هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

كيلاني ، محمد اقبال
كتاب النكاح. / محمد اقبال كيلاني - ط٤. .- الرياض ، ١٤٣٣هـ
..ص ؛ ..سم

ردمك: ٩٧٨-٦٠٣-٠١-٠٩٣٥-٧

(الكتاب باللغة الاوردية)

١- الزواج (فقه اسلامي) أ العنوان
ديوي ٢٥٤,١ ١٤٣٣/٨٤٤٠

رقم الإيداع: ١٤٣٣/٨٤٤٠
ردمك: ٩٧٨-٦٠٣-٠١-٠٩٣٥-٧

حقوق الطبع محفوظة للمؤلف

تقسيم كنندة

مكتبة بيت السلام

صندوق البريد: -16737 الرياض:-11474 سعودي عرب

فون: 4381122 فاكس : 4385991
4381155

موبائل: 0542666646-0505440147

فہرست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

نکاح انسان کی زندگی کے انتہائی اہم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ والدین کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا، ماں باپ بڑے پیار اور محبت سے اپنے راج دلارے کی پرورش میں لگ جاتے ہیں، دنیا کا ہر دکھ اور مصیبت برداشت کر کے اپنے بیٹے کو آرام اور سکون مہیا کرتے ہیں، ایثار اور قربانی کی نادر مثالیں پیش کر کے بچے کی تعلیم وتربیت اور اس کے مستقبل کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔ ننھا منا پودا دیکھتے ہی دیکھتے تناور درخت بن جاتا ہے تو بوڑھے والدین کی رگوں میں جوان خون دوڑنے لگتا ہے۔ نوجوان بیٹا والدین کی تمناؤں اور حسین خوابوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی والدین کو بیٹے کی شادی کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ ماں باپ اپنے پیارے بیٹے کے لئے ایسی بہو تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں جو لاکھوں میں ایک ہو، مبارک سلامت کی دعاؤں کے ساتھ بہو گھر آ جاتی ہے۔ مشکل سے چند ہفتے گزرتے ہیں کہ موسم بہار، خزاں میں بدلنے لگتا ہے۔ والدین جو اس دنیا میں اولاد کے لئے رب کی حیثیت رکھتے ہیں، بیٹے کو ان کی نصیحتیں گراں گزرنے لگتی ہیں، بیٹا جو پہلے والدین کی آنکھوں کا تارا تھا ''رن مرید'' کہلانے لگتا ہے۔ بہو، جو گھر میں آنے سے پہلے لاکھوں میں ایک تھی، زمانے بھر کی پھوہڑ کہلانے لگتی ہے۔ نوبت بایں جا رسید کہ معاشرے کی اس اہم ترین مثلث بیٹا، بہو،

سسرال کا یکجا رہنا محال ہو جاتا ہے۔

والدین کے ہاں بیٹی کا پیدا ہونا زمانہ جاہلیت کی طرح آج بھی برا سمجھا جاتا ہے۔ بچی کی تعلیم و تربیت، اس کی عصمت وعفت کی حفاظت، مناسب رشتے کی تلاش، رسم ورواج کے مطابق جہیز کی تیاری اوراسی قسم کے دوسرے مسائل، بیٹیوں کے پیدا ہوتے ہی والدین کی نیندیں حرام کر دیتے ہیں۔

یہ مسائل معاشرے کی اس اکثریت کے ہیں جو معمول کے مطابق زندگی بسر کر رہی ہے ورنہ استثنائی واقعات اس قدر لرزہ خیز ہیں کہ الحفیظ والاماں۔ چند خبروں کی سرخیاں ملاحظہ ہوں:

① بیٹی کی شادی پر جھگڑے میں خاوند نے ساتھیوں کی مدد سے ٹانگیں اور ہاتھ کاٹ کر بیوی کو پھانسی دے دی۔ ❶

② مرضی کا رشتہ نہ کرنے پر بیٹے نے باپ کو گولی ماردی۔ ❷

③ دوسری شادی کی اجازت نہ دینے پر بیوی کو گولی ماردی۔ ❸

④ شادی شدہ عورت نے اپنے آشنا سے مل کر خاوند کو قتل کر دیا۔ ❹

⑤ دوسری شادی کرنے پر ماں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ❺

⑥ لومیرج میں ناکامی پر دل برداشتہ جوڑے نے اپنے اپنے گھر میں زہر کھا کر خودکشی کر لی۔ ❻

⑦ بیوی عدالت سے خلع لینا چاہتی تھی، شوہر نے بیوی پر تیزاب پھینک دیا، حالت بگڑنے پر بدکاری کا مقدمہ درج کروادیا۔ ❼

⑧ بہن کو طلاق ملنے پر تین بھائیوں نے بہنوئی کے باپ کو قتل کر دیا۔ ❽

⑨ لومیرج کرنے والی لڑکی کو دارالامان سے عدالت لے جاتے ہوئے گولی ماردی گئی، نماز جنازہ میں نہ میکے والے شریک ہوئے نہ سسرال والے، شوہر پہلے ہی جیل میں تھا۔ ❾

⑩ اولاد نہ ہونے پر شوہر نے زندگی عذاب بنادی، طلاق چاہیے، دارالاماں میں مقیم لڑکی کا مطالبہ۔ ❿

---

❶ نوائے وقت، لاہور 22 اگست 1997ء

❷ اردو نیوز، جدہ، 16 نومبر 1997ء

❸ جنگ، 11 نومبر 1997ء

❹ نوائے وقت، لاہور 18 اگست 1997ء

❺ نوائے وقت، لاہور، 11 اگست 1997ء

❻ نوائے وقت، لاہور 11 اگست 1997ء

❼ نوائے وقت، لاہور، 13 جولائی 1997ء

❽ نوائے وقت، لاہور، 29 جولائی 1997ء

❾ جنگ، 30 جولائی 1997

❿ صحافت، لاہور 25 اگست 1997

مذکورہ بالا خبروں سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ہمارے معاشرے میں چادر اور چار دیواری کے اندر کی زندگی کس قدر المناک بن چکی ہے۔ اس صورت حال کا تقاضا یہ تھا کہ ہمارے ارباب حل وعقد، دانشور، اور پڑھے لکھے مرد وخواتین اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع کرتے۔ ازدواجی زندگی میں اسلام نے مرد اور عورت کو جو حقوق عطا فرمائے ہیں ان کا تحفظ کیا جاتا، لیکن یہ حقیقت بڑی افسوس ناک ہے کہ گزشتہ پچاس برس سے وطن عزیز میں ایسا طبقہ حکمرانی کرتا چلا آرہا ہے جو مغربی طرز معاشرت سے اس قدر مرعوب ہے کہ اپنے تمام مسائل کا حل اسی طرز معاشرت کی پیروی میں سمجھتا ہے۔ حال ہی میں سپریم کورٹ کے ایک جج کی سربراہی میں قائم کئے گئے۔ خواتین کے حقوق سے متعلق کمیشن نے حکومت کو جو سفارشات پیش کی ہیں وہ اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں۔ چند سفارشات ملاحظہ ہوں:

① بیوی کی مرضی کے بغیر ازدواجی تعلق کو جرم قرار دیا جائے اور اس کی سزا عمر قید رکھی جائے۔[1]

② 120 دن کے حمل کو ساقط کروانے کے لئے عورت کو قانونی تحفظ دیا جائے۔

③ شوہر کی مرضی کے بغیر بیوی کو نس بندی کا آپریشن کروانے کی اجازت دی جائے۔[2]

---

[1] یاد رہے مغربی طرز معاشرت میں بیوی کی مرضی کے بغیر ازدواجی تعلق قائم کرنا جرم ہے جس کی سزا قید ہے۔ لندن میں ایک عورت نے اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ دائر کیا کہ اس نے میری مرضی کے بغیر مجھ سے ازدواجی تعلق قائم کیا ہے جس پر جج نے فیصلہ میں لکھا کہ عورت بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک برطانوی شہری بھی ہے۔ شہری ہونے کی حیثیت سے اسے آزادی کا حق حاصل ہے۔ جس میں شوہر مداخلت نہیں کرسکتا، لہٰذا شوہر کو زنا بالجبر کا مجرم قرار دے کر ایک ماہ قید کی سزا سنا دی گئی۔ (البلاغ، بمبئی، اکتوبر 1995ء)

[2] دوسری اور تیسری سفارش دراصل اسی پروگرام پر عمل درآمد کا حصہ ہے جو اقوام متحدہ کی زیر سرپرستی قاہرہ کانفرنس (منعقدہ 1994ء) اور بیجنگ کانفرنس (منعقدہ 1995ء) میں طے کیا گیا۔ عالمی طاقتوں کا یہ پروگرام درحقیقت ''آبادی وترقی''، ''بہبود آبادی'' اور ''حقوق نسواں'' جیسے دلفریب نعروں کے پردے میں پوری دنیا میں فحاشی اور بے حیائی پھیلانے اور مغربی طرز معاشرت کو مسلمان ممالک میں زبردستی مسلط کرنے کا پروگرام ہے۔ مذکورہ کانفرنسوں کی تجاویز کا حاصل یہ ہے کہ ① اسقاط حمل کو عورتوں کا حق قرار دیا جائے اور اسے قانونی تحفظ حاصل ہو ② نکاح کے بغیر جنسی تسکین کے حصول کو آسان بنایا جائے ③ شادی کے لئے عمر کا تعین کیا جائے اور اس سے پہلے شادی کرنے والے کو سزا دی جائے ④ ہم جنس پرستی کی اجازت دی جائے ⑤ مانع حمل ادویات اور تدابیر کو عام کیا جائے ⑥ سکولوں اور کالجوں میں مخلوط تعلیم عام کی جائے ⑦ پرائمری سکولوں سے جنسی تعلیم کا اہتمام کیا جائے۔

یاد رہے کہ قاہرہ اور بیجنگ کانفرنسوں سے قبل اقوام متحدہ 1975ء میں میکسیکو، 1980ء میں کوپن ہیگن اور 1985ء میں نیروبی میں ایسی ہی کانفرنسیں منعقد کرچکی ہے۔ قاہرہ اور بیجنگ کانفرنس کی تجاویز پر عمل درآمد کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں 43 ہزار نوعمر لڑکیاں گاؤں گاؤں مردوں اور عورتوں کو کنڈوم سمیت ضبط ولادت کے دوسرے طریقوں کے استعمال کی تعلیم دے رہی ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک لاکھ لڑکیوں کی فوج کی تیاری کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ (تکبیر، 4 دسمبر 1997ء) .... باقی اگلے صفحہ پر

④ کم عمر بیوی سے اس کی مرضی کے بغیر ازدواجی تعلق قائم کرنے کو زنا قرار دیا جائے۔

ہمیں یہ اعتراف کرنے میں قطعاً کوئی تامل نہیں کہ چادر اور چار دیواری کے اندر مجموعی طور پر عورت بہت مظلوم ہے۔ اس کی دادرسی ہونی چاہئے۔ معاشرے میں اسے باعزت اور باوقار مقام ملنا چاہئے، لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ مذکورہ سفارشات میں کون سی سفارش ایسی ہے جس سے کسی مسلمان خاتون کی عزت اور وقار میں اضافہ ہو سکتا ہے یا اس کی مظلومیت کی تلافی ہو سکتی ہے؟ مذکورہ سفارشات درحقیقت اسلامی طرز معاشرت کو مکمل طور پر مغربی طرز معاشرت میں بدلنے کی سعی نامراد ہے۔ حکمرانوں کے اس اسلام دشمن رویئے کے ساتھ ساتھ آج کل ہماری فاضل عدالتیں جس زور و شور سے گھروں سے آشناؤں کے ساتھ فرار ہونے والی لڑکیوں کے بارے میں ''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز ہے۔'' [1] کے فتوے صادر فرما رہی ہیں۔ اس سے تہذیب مغرب کے پرستاروں کے حوصلے اور بھی بلند ہوئے ہیں اور رہی سہی کسر مغربی طرز معاشرت کی دلدادہ خواتین نے ''تحریک نسواں''، ''تنظیم آزادی نسواں''، ''وومنز فورم''، ''ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن فورم'' جیسی تنظیمیں بنا کر پوری کر دی ہے۔ [2] قابل افسوس بات یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے گزشتہ نصف صدی سے مسلسل انگریزی سانچہ میں ڈھلی ہوئی نسلیں تیار کرتے آ رہے ہیں۔ وہی افراد آج اس ملک کے کلیدی عہدوں پر بیٹھے مغرب کے بے دام سرکاری وکیلوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ عورت کو عزت اور وقار مغربی طرز معاشرت میں حاصل ہے یا اسلامی طرز معاشرت

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ سے)......ایک اور خبر بلا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں ''حکومت پاکستان نے روزگار سکیم کے تحت قرضہ حاصل کرنے کی خواہشمند خواتین کے بارے میں طے کیا ہے کہ یہ قرض ان خواتین کو ملے گا جو اپنے علاقہ کے مجسٹریٹ سے اس بات کا سرٹیفیکیٹ پیش کریں گی کہ وہ پردہ نہیں کرتیں۔ (روزنامہ خبریں، یکم ستمبر 1994ء)

[1] ملاحظہ ہو روزنامہ خبریں 22 فروری 1997 اور روزنامہ نوائے وقت 11 مارچ 1997ء

[2] اس قسم کی تنظیمیں خواتین پر ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کے سد باب کے لئے کس قسم کی جدوجہد فرما رہی ہیں اس کا اندازہ درج ذیل دو خبروں سے لگایا جا سکتا ہے۔

(1) ''1994ء میں عالمی یوم خواتین کے موقع پر پاکستان میں مختلف خواتین کی تنظیموں نے حکومت سے درج ذیل مطالبات کئے۔ ① ایک سے زائد شادیوں پر پابندی عائد کی جائے اور اسے قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے ② حدود آرڈی ننس، قانون شہادت، قصاص اور دیت آرڈی ننس منسوخ کئے جائیں ③ عورتوں اور مردوں کو تمام امور میں مساوی حقوق دیئے جائیں۔'' (جنگ 9 مارچ 1994ء)

(2) ''1997ء میں عالمی یوم خواتین کے موقع پر پاکستان وومنز فورم کے زیر اہتمام مختلف تنظیموں سے وابستہ خواتین نے لاہور کی ایک شارع عام پر رقص کر کے عالمی یوم خواتین منایا۔'' (اردو نیوز، جدہ، 10 مارچ 1997ء)

میں ہے؟ عورت پر ہونے والے ظلم وستم کا خاتمہ مغربی طرز معاشرت میں ممکن ہے یا اسلامی طرز معاشرت میں؟ عورت کے حقوق کا اصل محافظ مغربی طرز معاشرت ہے یا اسلامی طرز معاشرت؟ ان سوالوں کا جواب تلاش کرنے سے پہلے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مغربی طرز معاشرت پر ایک اچٹتی سی نگاہ ڈال لی جائے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ مغربی طرز معاشرت ہے کیا؟

مغربی طرز معاشرت:

اٹھارویں صدی کے آخر میں یورپ میں صنعتی انقلاب برپا ہوا تو بڑی تیز رفتاری سے کارخانے اور فیکٹریاں بنی شروع ہوگئیں۔ ان فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے کے لئے جب مردوں کی تعداد کم پڑ گئی تو مزید ہاتھ مہیا کرنے کے لئے سرمایہ دار نے عورت کو چادر اور چار دیواری سے نکال کر صنعتی ترقی کے لئے استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا جس کے لئے ''مساوات مرد وزن''، ''آزادی نسواں'' اور ''حقوق نسواں'' جیسے خوبصورت نعرے اور فلسفے تراشے گئے۔ ناقص العقل عورت مساوات مرد وزن کے دلفریب جال کو ہی اپنی بلندی درجات خیال کرتے ہوئے مردوں کے دوش بدوش میدان معیشت میں کود پڑی جس کا اصل فائدہ تو سرمایہ دار ہی کو ہوا لیکن اس کا ضمنی فائدہ یہ بھی ہوا کہ پہلے جہاں صرف ایک مرد کی کمائی سے گھر کے چار یا پانچ افراد کو محض وسائل زندگی مہیا ہوتے تھے وہاں اسی گھر کے دو یا تین افراد کے برسر روزگار ہونے سے وسائل زندگی کی دوڑ کا آغاز ہوگیا اور یوں مردوں، عورتوں کا فیکٹریوں اور کارخانوں میں شب وروز مشینوں کی طرح کام کرنا ہی مقصد حیات ٹھہرا۔

دفاتر، فیکٹریوں اور کارخانوں میں عورتوں اور مردوں کے آزادانہ اختلاط کا دائرہ صرف وہیں تک محدود رہنا ممکن ہی نہ تھا۔ آہستہ آہستہ یہ دائرہ ہوٹلوں، ریستورانوں، کلبوں، ناچ گھروں، مارکیٹوں، بازاروں سے لے کر سیاست کے اکھاڑوں، سیر گاہوں، تفریح کے پارکوں اور کھیل کے میدانوں تک وسیع ہوگیا۔ پوری سوسائٹی میں مردوں اور عورتوں کے آزادانہ اختلاط نے شرم وحیا کی اقدار کو ایک ایک کر کے پامال کر دیا۔ مردوں کے دوش بدوش چلنے والی عورت میں آرائش حسن، نمائش جسم، جلوہ نمائی، پُرکشش، دلربا اور جاذب نظر آنے کا جذبہ فزوں سے فزوں تر ہونا بالکل فطری بات تھی جس کے لئے باریک، تنگ، بھڑکیلے، نیم عریاں لباس پہننا، نیز بناؤ سنگھار کرنا مردوں کے ساتھ نیم عریاں حالت میں سوئمنگ کرنا،

عریاں تصویریں اتروانا، کلبوں، سٹیج ڈراموں، ناچ گھروں اور فلموں میں عریاں کردار ادا کرنا پوری سوسائٹی کا جزو حیات بن گیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مغرب میں ''آزادی نسواں'' اور ''حقوق نسواں'' کے نام پر عورتوں کا سر بازار عریاں ہونا اور بن بیاہی ماں بننا، کوئی عیب کی بات نہیں رہی۔ گزشتہ دنوں ایک امریکی سکول میں دو خاتون اساتذہ نے اناٹومی کی آٹھویں جماعت میں برہنہ ہو کر پڑھانے کا انوکھا طریقہ استعمال کیا۔ دونوں خواتین اساتذہ کا استدلال یہ تھا کہ اس خشک مضمون میں اس طرح طلباء و طالبات کی دلچسپی برقرار رکھی جاسکتی ہے۔[1] اٹلی میں مسولینی کی پوتی نے اسمبلی کی ممبر شپ کے لئے برہنہ ہو کر حاضرین سے خطاب کیا اور ووٹ مانگے۔[2] دنیا میں حقوق انسانی کے سب سے بڑے علمبردار امریکہ کی ریاست انڈیانا میں نیکڈ سٹی کے نام سے ایک شہر آباد ہے جس کے باشندوں کے جسم پر زمین و آسمان نے لباس نام کی کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی، وہاں ہر سال پوری دنیا کی مادر زاد برہنہ ہونے کی شوقین عورتوں کے ''ویمن نیو ورلڈ'' مقابلے ہوتے ہیں۔

1996ء میں فرانس کے صدر شیراک کی بیٹی کلاڈ کے ہاں شادی کے بغیر بچی کی پیدائش ہوئی تو کلاڈ نے بچے کے والد کا نام بتانے سے انکار کر دیا لیکن باپ کے ماتھے پر شکن تک نہ آئی۔[3] امریکہ کے سابق صدر ریگن کی بیوی نینسی ریگن نے انکشاف کیا ہے کہ جب میں نے ریگن سے شادی کی تھی، اس وقت امید سے تھی، سات ماہ بعد ہمارے ہاں بیٹی پیدا ہوئی۔[4] برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات 1997ء میں ایک ایسی خاتون نے حصہ لیا جو گزشتہ 18 سال سے نکاح کے بغیر اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ رہ رہی تھی جس سے اس کے تین بچے ہیں۔ یہ خاتون سکول انسپکٹر اور مجسٹریٹ بھی رہ چکی ہے۔[5] برطانیہ کی بننے والی ملکہ ڈیانا نے ٹیلی ویژن پر اپنے خاوند کی موجودگی میں دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنے جنسی تعلقات کا بڑی بے تکلفی کے ساتھ اعتراف کیا۔[6] امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے جنسی اسکینڈلز اب تک اخبارات کی زینت بنتے چلے آ رہے ہیں۔[7] امریکہ کے بشپ اعظم اور دنیائے عیسائیت کے عظیم مبلغ ''جمی سواگرٹ'' نے امریکی ٹیلی ویژن میں بیوی کی موجودگی میں اپنے جنسی گناہوں کا اعتراف کیا۔[8] اس کا صاف مطلب

---

[1] ہفت روزہ تکبیر، 19 دسمبر 1996ء
[2] مجلّہ الدعوۃ، ستمبر 1995ء
[3] ہفت روزہ تکبیر، 6 ستمبر 1997ء
[4] مساوات، 25 اکتوبر 1989ء
[5] ہفت روزہ تکبیر، 29 مارچ 1997ء
[6] ہفت روزہ تکبیر 16 جنوری 1997ء
[7] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر 20 جنوری 1994ء
[8] ہفت روزہ تکبیر 17 مارچ 1988ء

یہ ہے کہ مغربی طرز معاشرت میں بدکاری اور فحاشی کے سامنے اخلاقی اور مذہبی اقدار بالکل غیر موثر ہو چکی ہیں۔ عام آدمی تو کیا بڑی سے بڑی مذہبی شخصیت کا بھی اس طرز معاشرت میں پارسار ہنا ممکن نہیں رہا۔

ترقی یافتہ ممالک میں زنا کاری، فحاشی، اور بے حیائی کے اس کلچر کی ایک اور تصویر نیوز ویک کی اس رپورٹ سے سامنے آتی ہے جس میں امریکہ اور یورپ کے سترہ ممالک میں بن بیاہی ماؤں کی شرح فیصد شائع کی گئی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ملک	بن بیاہی ماؤں کی شرح فیصد	نمبر شمار	نام ملک	بن بیاہی ماؤں کی شرح فیصد
1	سویڈن	50 فیصد	10	پرتگال	17 فیصد
2	ڈنمارک	47 فیصد	11	جرمنی	15 فیصد
3	ناروے	46 فیصد	12	نیدرلینڈ	13 فیصد
4	فرانس	35 فیصد	13	لکسمبرگ	13 فیصد
5	برطانیہ	32 فیصد	14	بلجیم	13 فیصد
6	فن لینڈ	31 فیصد	15	اسپین	11 فیصد
7	امریکہ	30 فیصد	16	اٹلی	7 فیصد
8	آسٹریا	27 فیصد	17	سوئٹزرلینڈ	6 فیصد
9	آئرلینڈ	20 فیصد	18	یونان	3 فیصد

زنا کاری، فحاشی اور بے حیائی کے اس ابلیسی طوفان نے مغرب کے تمام ترقی یافتہ ممالک کو جنسی درندوں کا جنگل بنا دیا ہے۔ امریکی جریدہ ''ٹائمز'' کی ایک رپورٹ کے مطابق جرمنی، فرانس، چیکوسلواکیہ، رومانیہ، ہنگری اور بلغاریہ کی بڑی بڑی شاہراہوں پر فاحشہ عورتیں قطار باندھے کھڑی دکھائی دیتی ہیں۔ برلن اور پراگ کو ملانے والی بارہ سو کلومیٹر لمبی شاہراہ غالباً دنیا کا ارزاں ترین اور طویل ترین جنسی اڈہ ہے جہاں سے گزرنے والوں کو نہایت سستی عیاشی کے لئے نوخیز اور حسین وجمیل لڑکیاں مل جاتی ہیں۔ [1]

ایک سروے کے مطابق برطانیہ کی مشہور ترین یونیورسٹی آکسفورڈ میں زیر تعلیم 76 فیصد طلباء شادی کے بغیر جنسی تعلق قائم کرنے کے حق میں ہیں۔ 51 فیصد طالبات نے تسلیم کیا کہ وہ یونیورسٹی میں آنے کے

[1] نوائے وقت، 26 جون 1997ء

بعد کنواری نہیں رہیں۔ 25 فیصد طالبات نے مانع حمل گولیاں استعمال کرنے کا اقرار کیا ہے۔ 56 فیصد طلباء کو جنسی لذت کے حصول کے لئے ایڈز کی کوئی پروا نہیں۔ 48 فیصد ہم جنس پرستی کو حصول لذت کا قدرتی اور محفوظ طریقہ سمجھتے ہیں۔[1] برطانوی اخبار ایکسپریس کے مطابق ہر سال ایک لاکھ برطانوی طالبات حاملہ ہوتی ہیں۔[2] یاد رہے کہ برطانوی قانون کے مطابق چار سال کے بعد ہر بچے کو سکول بھجوانا لازمی ہے۔ سکول میں زیر تعلیم بچوں کو ابتداء سے ہی ایک دوسرے کے ساتھ برہنہ ہو کر غسل کرنے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ بڑی کلاسوں میں پہنچنے کے بعد نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مشترکہ سوئمنگ لازمی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو رات دیر تک گھر سے باہر رہنے کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے ماں باپ تمہیں کسی بات پر ڈانٹیں یا ماریں تو پولیس کو فون کر کے انہیں تھانے بھجوا دو۔[3] امریکہ کی صورت حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ ایک سکول میں دو لڑکوں نے پندرہ سالہ لڑکی سے زنا کیا، مقدمہ عدالت میں گیا تو جج نے فیصلہ میں لکھا کہ لڑکوں نے لڑکپن میں شرارت کی ہے اسے زنا قرار نہیں دیا جا سکتا۔[4] ایک ماہانہ امریکی جریدے کے سروے کے مطابق 1980ء سے 1985ء کے درمیان شادی کرنے والی خواتین میں سے صرف 14 فیصد خواتین حقیقتاً کنواری تھیں۔ باقی 86 فیصد شادی سے قبل ہی گوہر عصمت سے محروم ہو چکی تھیں۔ 80 فیصد سے زائد لڑکے اور لڑکیاں 19 سال کی عمر سے پہلے ہی جنسی تعلق قائم کر چکے ہوتے ہیں۔[5]

ایک سروے کے مطابق امریکہ میں اسقاط حمل کروانے والی عورتوں کی شرح 33 فیصد ہے۔[6] وائس آف امریکہ کی رپورٹ کے مطابق امریکی کانگریس کی سب کمیٹی کے سامنے فوج میں ملازم متعدد

[1] صراط مستقیم، برمنگھم، فروری/ مارچ 1990ء
[2] اردو نیوز، جدہ، 16 اکتوبر 1997ء
[3] اس طرز معاشرت کا غیر مسلم بچوں پر جو اثر ہے وہ تو ہے ہی، مغرب میں مقیم مسلمان بچوں پر اس کے اثرات کا اندازہ درج ذیل واقعات سے لگایا جا سکتا ہے جو روزنامہ ''جنگ'' لندن نے 25 اکتوبر 1992ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ ''برطانیہ میں مقیم مسلمان والدین سے اپیل کی جاتی ہے کہ چونکہ سیکنڈری سکول کی لڑکیاں عموماً اخلاقی اور جنسی حملوں کا آسانی سے شکار بن جاتی ہیں اور اس طرح قبل از وقت مائیں بن جاتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ لڑکیوں کو اپنے بوائے فرینڈ سے ''NO'' کہنے میں تردد ہوتا ہے، لہٰذا والدین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو ''NO'' کہنے کی تربیت دیں۔ (صراط مستقیم، برمنگھم، نومبر/ دسمبر 1992ء)
[4] نوائے وقت، 30 دسمبر 1991ء
[5] Al-Jumua Monthly Madision (U.S.A) 20 Oct, 1997
[6] Just the Facts Dayton Right To Life U.S.A

خواتین نے اپنے فوجی افسروں کے ہاتھوں آبروریزی کی شکایت کی تو کمیٹی نے مجرم فوجیوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے سے انکار کر دیا۔ایک خاتون نے بتایا کہ اس کے ''باس'' نے اس کی آبروریزی کی ہے تو اسے کہا گیا ''اسے بھول جاؤ۔'' ❶ جنسی لذت کے اس جنون نے ان اقوام کے اندر انسانیت تو کیا، ممتا جیسے عظیم جذبات تک کو مسخ کر ڈالا ہے۔نیوجرسی کے ایک سکول کی طالبہ نے محفل رقص کے دوران سکول کے ریسٹ روم میں بچے کو جنم دیا اور اسے وہیں کچرے دان میں پھینک کر رقص کی تقریب میں دوبارہ شامل ہوگئی۔ ❷

امر واقع یہ ہے کہ مغرب کی یہ آزاد جنسی معاشرت، شہوانی جذبات کا ایک ایسا آتش فشاں بن چکا ہے جو کسی طرح بھی سرد ہونے کا نام نہیں لیتا بلکہ روز بروز پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ اب اخلاق باختہ مغرب میں زنا کے ساتھ ساتھ ہم جنس پرستی کی وبا بھی جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔ برطانوی پولیس کے سنٹرل کمپیوٹر پر ایسے دس ہزار افراد کے نام موجود ہیں جن کے متعلق یہ ثابت شدہ امر ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں لیکن پولیس کا کہنا ہے کہ یہ تعداد اصل تعداد کا معمولی سا حصہ ہے اس لئے کہ پولیس نے یہ ریکارڈ صرف گزشتہ چار سال سے تیار کرنا شروع کیا ہے۔ ❸ لندن میں عیسائی رسم ورواج کے مطابق ہزاروں مہمانوں کی موجودگی میں ٹاؤن ہال کے پادری نے دو عورتوں کا آپس میں نکاح پڑھا کر ہم جنس پرستی کی شرمناک مثال قائم کی۔ ❹ امریکہ میں تحریک نسواں کی ایک لیڈر ''پیٹریشیا'' نے یہ اعتراف کیا کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ ایک عورت کے ساتھ بھی جنسی تعلقات رکھتی ہے۔ ''نیویارک ٹائمز'' کے تخمینہ کے مطابق امریکہ میں تحریک نسواں کی تیس سے چالیس فیصد خواتین اپنی ہم جنسوں کے ساتھ جنسی تعلقات رکھتی ہیں۔ ❺ یہ ہے مغربی طرز معاشرت کی ایک مختصر سی جھلک جس پر ہمارے ارباب حل وعقد اور دانشور طبقہ فریفتہ ہے اور جس کی تقلید میں مشرقی عورت کے تمام مسائل کا شافی حل سمجھا جاتا ہے۔

مغربی طرز معاشرت میں مساوات مرد وزن کا نعرہ بعض خواتین وحضرات کو بڑا دلکش محسوس ہوتا ہے۔کیا مغرب میں واقعی خواتین کو عملاً مردوں کے برابر حقوق حاصل ہیں یا یہ محض ایک پرفریب پروپیگنڈہ ہے؟ ذیل میں ہم اس کا مختصر سا جائزہ پیش کر رہے ہیں۔

❶ روزنامہ نوائے وقت، 2 جولائی 1992ء
❷ اردو نیوز، جدہ 19 اگست 1997ء
❸ ہفت روزہ تکبیر، 29 مارچ 1997ء
❹ روزنامہ خبریں، 22 اگست 1996ء
❺ ہفت روزہ تکبیر، 13 اپریل 1995ء

مساوات مردوزن:

وائس آف جرمنی کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم تنخواہ ملتی ہے۔ جرمنی میں سماجی امداد پر گزارہ کرنے والے مزدوروں میں معمر خواتین کا تناسب 90 فیصد ہے جنہیں بڑھاپے کی پنشن نہیں ملتی۔ جرمنی میں کام کرنے والی تین چوتھائی عورتوں کی آمدنی اتنی نہیں ہوتی کہ وہ اکیلی گھر کا خرچ چلا سکیں۔ جرمنی میں اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے والی خواتین کا تناسب بہت ہی کم ہے۔ جرمنی میں ہر سال تقریباً چالیس ہزار عورتیں مردوں کے تشدد کے باعث گھر سے بھاگ کر دارالامانوں میں پناہ لیتی ہیں۔❶ مساوات مردوزن کے سب سے بڑے علمبردار امریکہ کی سپریم کورٹ میں آج تک کوئی خاتون جج نہیں بن سکی۔ فیڈرل اپیلٹ کورٹ کے 97 ججوں میں سے صرف ایک خاتون جج ہے امریکی بار ایسوسی ایشن میں آج تک کوئی خاتون صدر نہیں بن سکی۔ امریکہ میں جس کام کے لئے مرد کو اوسطاً پانچ ڈالر ملتے ہیں، عورت کو اسی کام کے تین ڈالر ملتے ہیں۔❷ 1978ء میں ہوسٹن امریکہ میں تحریک آزادی نسواں کی کانفرنس میں خواتین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایک ہی طرح کے کام کے لئے مردوں اور عورتوں کو برابر کا معاوضہ ملنا چاہئے۔❸ جاپان میں ڈیڑھ کروڑ عورتیں مختلف جگہوں پر کام کرتی ہیں، جن میں سے زیادہ تر خواتین مرد افسروں کے ساتھ معاون کے طور پر کام کرتی ہیں۔❹ کیا یہ بات قابل غور نہیں کہ مساوات مردوزن کا نعرہ لگانے والے ممالک نے اپنی افواج میں کمانڈر انچیف کے عہدے پر کسی عورت کا آج تک کیوں تعین نہیں کیا یا کم از کم جرنیل کے درجہ پر ہی عورتوں کو مردوں کے مساوی عہدے کیوں نہیں دیئے؟ کیا کوئی مغربی ملک میدان جنگ میں لڑنے والے سپاہیوں کے عہدے پر مردوں اور عورتوں کو مساوی جگہ دینے کے لئے تیار ہے؟ یہ ہے وہ مساوات مردوزن، جس کا پروپیگنڈہ دن رات کیا جاتا ہے۔ مساوات مردوزن کے علاوہ ایک اور نعرہ جو عام آدمی کے لئے بڑی کشش رکھتا ہے، وہ ہے ''آزادیٔ نسواں'' کا۔ کیا مغرب میں عورت کو ہر طرح کی آزادی حاصل ہے؟ ذیل میں ہم اس کی

---

❶ خبریں، 4 ستمبر 1995ء

❷ خاتون اسلام، از مولانا وحید الدین خان، صفحہ 73

❸ ہفت روزہ تکبیر، 13 اپریل 1995ء

❹ خاتون اسلام، صفحہ 93

وضاحت بھی کررہے ہیں۔

آزادئ نسواں:

کیا مغرب میں عورت کواس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ گھر بیٹھے ہر ماہ اپنی تنخواہ وصول کرتی رہے؟ کیا اسے اس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ ٹریفک قوانین کی پابندی کئے بغیر اپنی کار سڑک پر چلا سکے؟ کیا اسے اس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ جس بنک کو چاہے لوٹ لے؟ جی نہیں ! ہر گز نہیں ، عورت بھی ملکی قوانین کی اسی طرح پابند ہے جس طرح مرد پابند ہیں۔عورت کو مغرب میں اتنی آزادی بھی حاصل نہیں کہ وہ ڈیوٹی کے اوقات میں اپنی مرضی کا لباس ہی پہن سکے۔سیکنڈے نیوین ممالک (ناروے، سویڈن اور ڈنمارک) کی ایئر لائنز کی ہوسٹس نے ایک مرتبہ شدید سردی کی وجہ سے منی سکرٹ کی بجائے گرم پاجامے استعمال کرنے کی اجازت چاہی تو انتظامیہ نے خواتین کی یہ درخواست مسترد کردی۔ ❶

عورت کو مغرب میں جن باتوں کی آزادی حاصل ہے وہ صرف یہ ہیں سر بازار مادر زاد برہنہ ہونا چاہے تو ہوسکتی ہے، اپنی عریاں تصویریں اخبار اور جرائد میں شائع کروانا چاہے تو کرواسکتی ہے،فلموں میں عریاں کردار ادا کرنا چاہے تو کرسکتی ہے،جس مرد کے ساتھ زنا کرنا چاہے کرسکتی ہے،ساری زندگی اولاد پیدا نہ کرنا چاہے تو کرسکتی ہے،حمل ہونے کے بعد ساقط کروانا چاہے تو کرواسکتی ہے،بوائے فرینڈ جتنی مرتبہ بدلنا چاہے، بدل سکتی ہے،ہم جنس پرستی کا شوق ہو تو بلا تکلف اپنا شوق پورا کرسکتی ہے۔"تحریک آزادئ نسواں" کے مشہور جریدہ "نیشنل آرگنائزیشن فارو ویمن ٹائمز" نے جنوری 1988ء کے شمارہ میں آزادی نسواں کے موضوع پر لکھتے ہوئے "آزادی نسواں" کا مطلب یہ بتایا ہے کہ "عورت کی حقیقی آزادی کے لئے ضروری ہے کہ خواتین آپس میں جنسی تعلقات قائم کریں۔" ❷ (اور مردوں سے جنسی تعلقات قائم کرنے سے بے نیاز ہوجائیں،مولف) ہوٹلوں،کلبوں، مارکیٹوں،سرکاری اور غیر سرکاری اداروں حتی کہ فوج میں بھی مردوں کا دل بہلانے کے لئے "ملازمت" کرنا چاہیں تو کرسکتی ہیں، گویا مغرب میں عورت کو ہر اس کام کی آزادی حاصل ہے جس سے مردوں کے جنسی جذبات کو تسکین حاصل ہوسکے۔

یہ ہے وہ آزادی جو مغرب میں مردوں نے عورتوں کو دے رکھی ہے اگر اس کے علاوہ عورتوں کو کوئی

---

❶ نوائے وقت،26جون1996ء

❷ ہفت روزہ تکبیر،13اپریل1995ء

دوسری آزادی حاصل ہے تو تہذیب مغرب کے ثناخوانوں سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ براہ کرام ہمیں اس سے آگاہ فرمائیں ۔ کیا عورتوں کی اس آزادی کو ''آزادی نسواں'' کی بجائے ''آزادی مرداں'' کہنا زیادہ مناسب نہیں جنہوں نے عورت کو آزادی کے اس مفہوم سے آشنا کرکے اتنا بے وقعت اور بے قیمت کردیا ہے کہ جب چاہیں، جہاں چاہیں بلا روک ٹوک اسے اپنی ہوس کا نشانہ بنا سکتے ہیں؟ کوئی مسلمان خاتون اپنے دین سے خواہ کتنی ہی بیگانہ کیوں نہ ہو کیا ایسی آزادی کا تصور کرسکتی ہے؟

مغرب کے اس آزاد جنسی طرز معاشرت نے اہل مغرب کو کیا کیا تحفے عنایت کئے ہیں، چلتے چلتے اس کا بھی تذکرہ ہوجائے ان تحائف میں خاندانی نظام کی بربادی، امراض خبیثہ کی کثرت، شرح پیدائش میں کمی اور خودکشی کے رجحان میں اضافہ سرفہرست ہیں۔ چند حقائق درج ذیل ہیں:

خاندانی نظام کی بربادی:

یورپ کے صنعتی انقلاب نے عورت کو معاشی استقلال تو عطا کردیا لیکن خاندانی نظام پر اس کے اثرات بڑے دوررس مرتب ہوئے۔ عورت جب مرد کی کفالت اور مالی اعانت سے بے نیاز ہوگئی تو پھر قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوا کہ جو عورت خود کمائے وہ مرد کی خدمت کیوں کرے؟ گھرداری کی ذمہ داریاں کیوں سنبھالے؟ برطانیہ کی نیشنل ویمنز کونسل کی ایک خاتون رکن کا کہنا ہے کہ ''یہ خیال مضبوط ہوتا جارہا ہے کہ شادی کرکے شوہر کی خدمت کے جھمیلے میں کیوں پڑا جائے بس زندگی کے مزے اڑا لئے جائیں بہت سی خواتین یہ فیصلہ کرچکی ہیں کہ ان کو اپنی بقا کے لئے مردوں کے سہارے کی ضرورت نہیں۔''[1] امریکہ میں ''تحریک نسواں'' کی علمبردار شیلا کرونَن کہتی ہیں ''عورت کے لئے شادی کے معنی غلامی ہیں اس لئے تحریک نسواں کو شادی کی روایت پر حملہ کرنا چاہئے۔ شادی کی روایت کو ختم کئے بغیر عورت کو آزادی نصیب نہیں ہو سکتی۔'' تحریک نسواں کی عورتوں کا کہنا ہے کہ ''عورت کا مرد کو چاہنا اور اس کی ضرورت محسوس کرنا عورت کے لئے باعث تحقیر ہے۔ عورتوں کا بچوں اور گھربار کی دیکھ بھال کرنا، ان کو کمتر بنا دیتا ہے۔''[2] امریکہ میں مقیم ایک پاکستانی امریکی معاشرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''نئی نسل میں نکاح کا رواج نہیں رہا اس کے بغیر ہی لڑکی لڑکا یا مرد عورت اکٹھے رہتے ہیں، بچے بھی پیدا کرتے ہیں اور ہر دو چار سال بعد اپنا شریک

[1] ہفت روزہ تکبیر، 4 ستمبر 1997ء

[2] ہفت روزہ تکبر 13 اپریل 1995ء

زندگی میں بھی تبدیل کر لیتے ہیں، جس طرح لباس تبدیل کیا جاتا ہے۔ بوڑھے والدین سوشل سکیورٹی یعنی بڑھاپے کی پنشن پر گزر بسر کرتے مرجائیں تو عام طور پر بے مروت اولاد دفنانے بھی نہیں آتی۔''❶ عورت کے معاشی استقلال نے نہ صرف نکاح کا بوجھ سر سے اتار پھینکا ہے بلکہ شرح طلاق میں بھی بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ امریکی مردم شماری بیورو کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں روزانہ 7 ہزار جوڑے نکاح کے بندھن میں باندھے جاتے ہیں جن میں سے 3 ہزار 3 سو میاں بیوی ایک دوسرے کو طلاق دے دیتے ہیں ❷ یعنی پچاس فیصد نکاح، طلاق پر منتج ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مغرب میں عورت کی آزادی اور معاشی استقلال نے خاندانی نظام کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ نوجوان نسل کی اکثریت ایسے افراد پر مشتمل ہے، جنہیں اپنی ماں کا پتہ ہے تو باپ کا پتہ نہیں، باپ کا پتہ ہے تو ماں کا پتہ نہیں یا پھر ماں باپ دونوں کا علم نہیں۔ بہن اور بھائی کے مقدس رشتہ کا تصور تو بہت دور کی بات ہے۔

امراض خبیثہ کی کثرت:

زنا، بدکاری اور ہم جنس پرستی کی کثرت کے نتیجہ میں امراض خبیثہ (سوزاک، آتشک اور ایڈز وغیرہ) کی کثرت نے پورے امریکہ اور مغرب کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ 1997ء میں ڈنمارک میں ہونے والی میڈیکل کانفرنس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ دنیا میں ہر سال سولہ کروڑ تیس لاکھ افراد سوزاک اور آتشک میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں عورتوں کی اموات کی دوسری وجہ آتشک اور سوزاک ہی ہے۔❸

1975ء میں برطانیہ کے ہسپتالوں میں جنسی امراض کی تعداد 4 لاکھ 30 ہزار نوٹ کی گئی جن میں سے ایک لاکھ 60 ہزار عورتیں اور 2 لاکھ 70 ہزار مرد تھے۔❹ 1978ء تک دنیا ایڈز کے نام سے واقف نہ تھی۔ یاد رہے ایڈز (Aids) انگریزی لفظ (Acquired Immune Deficiency Syndrom) کا مخفف ہے۔ جس کا مطلب ہے جسم کے مدافعتی نظام کی تباہی کی علامت۔ آزاد جنس پرستی کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی یہ خطرناک بیماری ترقی یافتہ ممالک میں عذاب الیم کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

❶ اردو ڈائجسٹ (امریکہ بہادر کا اصلی چہرہ) جون 1996ء

❷ اردو نیوز، جدہ، 19 دسمبر 1996ء

❸ نوائے وقت 7 اگست 1997ء

❹ الامراض الخبیثیه، از ڈاکٹر سیف الدین شاہین، صفحہ 43

امریکہ میں اس وقت ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک کروڑ پچاس لاکھ ہے جبکہ افریقہ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق یہ تعداد سات کروڑ پچاس لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔❶ عالمی تنظیم برائے صحت (W.H.O) کی رپورٹ کے مطابق ترقی یافتہ ممالک کو صرف ایڈز سے بچنے کے لئے ڈیڑھ ارب ڈالر سالانہ خرچ کرنے پڑیں گے۔❷ امریکی سائنسدان ڈاکٹر اسٹریکر نے ایڈز پر اپنا ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ دنیا کی تمام حکومتوں کو ایڈز کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے، ورنہ اکیسویں صدی میں ایڈز کے سبب بہت کم انسان باقی رہ جائیں گے جو حکومت کرنے کے قابل ہوں گے۔❸

شرح پیدائش میں کمی:

مغرب میں آزاد شہوت رانی کے کلچر نے عالمی سطح پر مغربی ممالک کی آبادی پر کس قدر منفی اثرات مرتب کئے ہیں، اس کا اندازہ اس خبر سے لگایا جا سکتا ہے ''برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں کے میتھوڈسٹ فرقہ سے بڑھ گئی ہے۔ برطانوی اخبار ڈیلی ایکسپریس کے مطابق اس کی وجہ مسلمانوں کا مستحکم خاندانی نظام ہے جبکہ انگریز لوگ گرل فرینڈ بنا کر جوانی گزار دیتے ہیں۔ مانع حمل ادویات استعمال کرتے ہیں، شادی کرتے ہیں لیکن بیشتر شادیاں طلاق پر منتج ہوتی ہیں۔ یوں ان کی تعداد مسلمانوں سے کم ہو رہی ہے۔❹ 1991ء میں امریکی کالم نگار بین وائن برگ نے اپنی کتاب ''پہلی عالمی قوم'' میں لکھا ہے کہ یہ فرض کر لینے کی بے شمار وجوہات ہیں کہ آنے والے دور میں مسلمانوں کے اثر ورسوخ میں اضافہ ہوگا جس کا ایک سبب دنیا بھر میں مسلمانوں کی شرح آبادی میں معتدبہ اضافہ بھی ہے۔❺ شرح پیدائش میں کمی کے باعث تمام یورپی ممالک جس اضطراب اور تشویش سے دوچار ہیں اس کا اندازہ اس خبر سے لگایا جا سکتا ہے کہ رومانیہ کی حکومت نے قانون جاری کیا ہے کہ 5 سے کم بچوں والی عورتیں اور جن کی عمر 54 سال سے کم ہو، اسقاط حمل نہیں کرا سکیں گی نیز جن جوڑوں کے ہاں کوئی بچہ نہیں ہے ان پر ٹیکس بڑھا دیا جائے گا نیز زیادہ بچوں والے گھرانوں کو زیادہ مراعات دی جائیں گی۔❻ یہودی جوڑوں کو اسرائیلی وزیر اعظم شمعون نے

❶ ہفت روزہ تکبیر، 10 اکتوبر 1992ء
❷ عطاظ، (عربی روزنامہ) جدہ، 8 جون 1993ء
❸ ہفت روزہ تکبیر، 10 اکتوبر 1992ء
❹ نوائے وقت، 2 اپریل 1996ء
❺ ہفت روزہ تکبیر، 30 مئی 1996ء
❻ جنگ، لاہور، 25 جون 1986ء

ہدایت کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کریں کیونکہ اسرائیل کی آبادی کم ہو رہی ہے۔ اگر آبادی اسی رفتار سے گھٹتی رہی تو بڑے قومی نقصان کا سامنا ہوگا۔[1] 1991ء میں امریکی فوج کی مستقبل منصوبہ بندی کے سلسلہ میں ہونے والی کانفرنس میں پیش کی گئی رپورٹ میں نہ صرف مسلم ممالک کی بڑھتی ہوئی آبادی پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دنیا کے گنجان آباد خطوں، خصوصاً مسلم ممالک میں جنگوں، گروہی سیاست اور فیملی پلاننگ کے ذریعہ آبادی کو کم کرنا ضروری ہے۔[2]

کاش مسلمان اس حقیقت کو جان سکیں کہ امریکہ اور یورپی ممالک کی طرف سے انہیں خاندانی منصوبہ بندی کے لئے بے دریغ دی جانے والی مدد کا اصل مقصد مسلم ممالک کی بھلائی یا خیرخواہی نہیں بلکہ اس کا اصل ہدف مسلم ممالک کو اسی عذاب یعنی شرح پیدائش کی کمی میں مبتلا کرنا ہے جس میں وہ خود مبتلا ہیں۔ مسلمانوں کے دین اور دنیا کی بھلائی رسول اکرم ﷺ کے اسی ارشاد مبارک میں مضمر ہے ”زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، قیامت کے روز میں دوسرے انبیاء کرام کے مقابلے میں تمہاری وجہ سے اپنی امت کی کثرت چاہتا ہوں۔“ (احمد، طبرانی)

خودکشی کے رجحان میں اضافہ:

تسخیر کائنات کے جنون میں مبتلا، لیکن رب کائنات کی باغی اقوام کو رب العالمین نے زندگی کی سب سے بڑی دولت ”سکون“ سے محروم کر رکھا ہے۔ عیش پرست، شراب اور زنا میں غرق، حسب نسب سے محروم اقوام مغرب کی نئی نسلیں جرائم پیشہ، مایوس اور ڈپریشن کا شکار ہو کر خودکشی میں اپنی نجات تلاش

[1] روزنامہ جنگ، لاہور 25 مئی 1986ء

[2] ہفت روزہ تکبیر، 30 مئی 1996ء

[3] امریکی اخبار لاس اینجلس ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر 23 سیکنڈ میں ایک عورت پر مجرمانہ حملہ ہوتا ہے۔ ہر چار سیکنڈ کے بعد چوری کی واردات ہوتی ہے۔ ہر 12 سیکنڈ کے بعد نقب زنی اور ہر 20 سیکنڈ کے بعد سائیکل چوری کی واردات ہوتی ہے۔ 1995ء میں امریکہ میں 23 ہزار 3 سو افراد قتل ہوئے۔ ایک لاکھ دو ہزار چھیانوے خواتین جنسی تشدد کا شکار ہوئیں۔ رپورٹ کے مطابق ہر امریکی اپنے گھر سے جب نکلتا ہے تو وہ ذہنی طور پر تیار ہوتا ہے کہ اسے کسی بھی موڑ پر لوٹ لیا جائے گا کیونکہ مزاحمت کرنا جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت 3 جنوری 1996ء) مشہور خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں 1985ء کے مقابلہ میں اب تک جرائم کی شرح میں 131 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت، 19 ستمبر 1997ء) 1990ء میں امریکہ میں چھ لاکھ عورتوں کی آبروریزی کی گئی جبکہ قتل و غارت کی وارداتوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت، 30 دسمبر 1991ء)

کررہی ہیں۔ [3] بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت امریکہ میں 20 لاکھ نوجوان ایسے ہیں جو اپنے جسم زخمی کرکے سکون حاصل کرتے ہیں ان میں سے 99 فیصد لڑکیاں ہیں۔ ماہرین کے مطابق نوجوانوں کی یہ عادت شدید مایوسی اور ڈپریشن کے باعث ہے۔ [1]

1963ء میں امریکہ جیسے دنیاوی مسائل سے مالا مال ملک میں دس لاکھ افراد نے خودکشی کی۔ [2] مارچ 1997ء میں ایک مذہبی فرقہ Heavens Gate کے 39 افراد نے جنت میں جانے کے لئے خودکشی کی۔ 1978ء میں گیانا جنوبی افریقہ کے جون سز ٹاؤن میں نوسوافراد نے نجات کی تلاش میں زہریلی شراب پی کر خودکشی کی۔ 1975ء میں کینیڈا اور سوئٹزر لینڈ اور فرانس میں ایسی ہی اجتماعی خودکشی کے واقعات ہو چکے ہیں۔ 1972ء میں یورپ کے مشہور مذہبی فرقہ ''دی سولرٹمپل'' کے پیروکاروں میں بھی خودکشیوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ [3]

یہ ہے وہ طرز معاشرت اور اس کے ثمرات جس کی ظاہری چمک دمک سے مرعوب ہمارے ارباب حل وعقد اور دانشور طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ اس طرز معاشرت کو اختیار کرکے خاتون مشرق کی مشکلات اور مسائل حل کئے جاسکتے ہیں اور معاشرے میں اسے باعزت اور باوقار مقام دلایا جاسکتا ہے؟

آیئے ایک نظر اسلامی طرز معاشرت کا بھی جائزہ لیں اور پھر عدل کے میزان میں فیصلہ کریں کہ کون سا طرز معاشرت عورت کے حقوق کا محافظ ہے اور کون سا طرز معاشرت عورت کے حقوق کا غاصب ہے؟ کون سا طرز معاشرت عورت کو عزت اور وقار عطا کرتا ہے اور کون سا طرز معاشرت عورت کی عزت اور آبرو لوٹتا ہے؟

اسلام کیا چاہتا ہے؟

اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مزاج اور فطرت کے عین مطابق بنایا ہے۔ اس میں افراط ہے نہ تفریط، انسان کے اندر موجودہ حیوانی اور انسانی جذبات دونوں سے اسلام اس طرح بحث کرتا ہے کہ انسان، انسان ہی رہے، حیوان نہ بننے پائے۔ اسلامی طرز معاشرت کو سمجھنے

[1] روزنامہ نوائے وقت، لاہور، 19 اگست 1997ء

[2] ڈیلی پاکستان ٹائمز، 22 نومبر 1963

[3] اردو ڈائجسٹ، (آسمانی دروازے کے جھگڑے) جون 1997

کے لئے پہلے نکاح سے متعلق چند ضروری مباحث دیئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد فرد کی اصلاح کے لئے اسلامی نظام تربیت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور آخر میں مغربی اور اسلامی طرز معاشرت کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس سے قارئین کرام کو کسی نتیجہ پر پہنچنے میں ان شاء اللہ آسانی رہے گی۔

☪☪☪

نکاح سے متعلق چند اہم مباحث

① مسنون خطبۂ نکاح:

شب عروسی میں مرد اور عورت کے اکٹھا ہونے سے پہلے جبکہ دونوں کے صنفی جذبات میں شدید ہیجان اور طوفان بپا ہوتا ہے ۔ اسلام مرد اور عورت دونوں کی خواہش نفس اور ہیجان انگیز جذبات کو دائرہ انسانیت میں رکھنے کے لئے ایجاب وقبول کے وقت ایک بہت ہی فصیح وبلیغ خطبہ دیتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بھی ہے، زندگی کے مسائل اور مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کی تعلیم بھی، گزشتہ زندگی کے گناہوں پر ندامت کے ساتھ توبہ واستغفار کی ہدایت بھی ہے اور آنے والی زندگی میں اپنے نفس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا سوال بھی کیا گیا ہے، اس پُر مغز خطبہ نکاح میں قرآن مجید کی تین آیات شامل کی گئی ہیں۔ ان تینوں آیات میں چار مرتبہ تقویٰ کی زبردست تاکید کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 91)

شریعت کی اصطلاح میں تقویٰ ایک ایسا لفظ ہے جس میں معانی کا ایک جہاں آباد ہے۔ مختصر الفاظ میں یوں سمجھئے کہ خلوت کی زندگی ہو یا جلوت کی، چاردیواری کے اندر ہو یا باہر، دن کی روشنی ہو یا رات کی تاریکی، ہر وقت اور ہر آن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی برضا ورغبت اطاعت اور فرماں برداری کا نام ہے، تقویٰ۔ اس موقع پر تقویٰ کی اس قدر تاکید کا مطلب یہ ہے کہ انتہائی خوشی کے موقع پر بھی انسان کا دل، دماغ، اعضاء، یعنی سارا جسم وجان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے تابع رہنے چاہئیں، شیطانی اور حیوانی افکار واعمال اس پر غالب نہیں آنے چاہئیں نیز آنے والی زندگی میں مرد کو عورت کے حقوق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور عورت کو مرد کے حقوق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ مرد کو فطرت نے جو ذمہ داریاں سونپی ہیں وہ انہیں پورا کرے اور عورت کو فطرت نے جو ذمہ داریاں سونپی

ہیں، عورت انہیں پورا کرے اور دونوں میاں بیوی اس معاملہ میں حدود اللہ سے تجاوز نہ کریں۔

خطبہ نکاح گویا پوری زندگی کا ایک دستور ہے جو نئے خاندان کی بنیاد رکھتے ہوئے ارکان خاندان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔ خطبہ نکاح صرف دُلہا اور دُلہن کو ہی نہیں بلکہ تقریبِ نکاح میں شریک سارے اہل ایمان کو مخاطب کر کے تقریب نکاح کو محض ایک عیش وطرب کی مجلس ہی نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے ایک انتہائی پروقار اور سنجیدہ عبادت کا درجہ دے دیتا ہے۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ

اولاً : دولہا دُلہن سمیت حاضرین مجلس میں سے خطبہ نکاح کے مطالب و معانی کو سمجھنے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

ثانیاً : نکاح خواں حضرات بھی مسرت کے ان جذباتی لمحات میں اس بات کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ ایک نئی اور پہلے کی نسبت زیادہ ذمہ دارانہ زندگی کا سفر شروع کرنے والے نو واردوں کو مستقبل کے نشیب و فراز سے گزرنے کا سلیقہ سکھلانے والے اس اہم خطبہ کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ نکاح خواں حضرات یا مجلس نکاح میں شامل کوئی بھی دوسرا عالم خطبہ نکاح کا ترجمہ کر کے اس کی مختصر تشریح اور وضاحت کر دے، باسعادت اور نیک روحیں خطبہ نکاح کے احکام میں سے بہت سی نصیحتیں عمر بھر کے لئے پلّے باندھ لیں گی جو ان کی کامیاب ازدواجی زندگی کی ضمانت ثابت ہوں گی اور یوں مجلس نکاح کا انعقاد کسی رسم کی بجائے ایک بامقصد اور نفع بخش عمل بن جائے گا۔ ان شاء اللہ!

② نکاح میں ولی کی رضامندی اور اجازت:

انعقاد نکاح کے لئے آج تک اسلامی اور مشرقی روایت بھی یہی رہی ہے کہ بیٹیوں کے نکاح باپوں کی موجودگی میں گھروں پر منعقد ہوتے دونوں خاندانوں کے بزرگ افراد کی موجودگی میں بیٹیاں نیک دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ بڑی عزت اور احترام کے ساتھ گھروں سے رخصت ہوتیں اور والدین اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالاتے کہ زندگی کا اہم ترین فریضہ ادا ہو گیا۔ والدین کے چہروں پر طمانیت، عزت اور وقار کا ایک واضح تاثر موجود ہوتا لیکن جب سے مغرب کی حیا باختہ تہذیب نے ملک کے اندر پر پرزے نکالنے شروع کئے ہیں تب سے نکاح کا ایک اور طریقہ رائج ہونے لگا ہے۔ لڑکا اور لڑکی چوری چھپے معاشقہ کرتے ہیں ایک ساتھ مرنے جینے کا عہد ہوتا ہے، والدین سے بغاوت کر کے فرار کا منصوبہ بنتا ہے اور ایک

آدھ دن کہیں روپوش رہنے کے بعد اچانک لڑکا اور لڑکی عدالت میں پہنچ جاتے ہیں، ایجاب وقبول ہوتا ہے اور عدالت اس فتوے کے ساتھ کہ ''ولی کے بغیر نکاح جائز ہے۔'' نکاح کی ڈگریاں عطا فرما دیتی ہے۔ والدین بے چارے ذلت اور رسوائی کا داغ دل پر لئے عمر بھر کے لئے منہ چھپائے پھرتے ہیں۔ اس قسم کے عدالتی نکاح کو ''کورٹ میرج'' کہا جاتا ہے۔ یہ طرز عمل نہ صرف اسلامی تعلیمات بلکہ مشرقی روایات سے بھی سراسر بغاوت ہے جس کا مقصد فقط یہ ہے کہ ایسے نکاحوں کو اسلامی سند جواز مہیا ہو جائے تاکہ مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب کو ملک کے اندر مسلط کرنے میں آسانی پیدا ہو جائے۔

نکاح کے وقت ولی کی موجودگی، اس کی رضامندی اور اجازت کے بارے میں قرآن وحدیث کے احکام بڑے واضح ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں عورتوں کے نکاح کا حکم آیا ہے، وہاں براہ راست عورتوں کو خطاب کرنے کی بجائے ان کے ولیوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ مثلاً ''مسلمان عورتوں کے نکاح مشرکوں سے نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔''[1] (سورہ بقرہ آیت نمبر 221) جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عورت از خود نکاح کرنے کی مجاز نہیں بلکہ ان کے ولیوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ مسلمان عورتوں کے مشرک مردوں کے ساتھ نکاح نہ کریں۔ ولی کی رضامندی اور اجازت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث بھی ملاحظہ ہوں، ارشاد مبارک ہے:

① ''جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔'' (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

ابن ماجہ کی روایت کردہ ایک حدیث میں تو الفاظ اس قدر سخت ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول پر سچا ایمان رکھنے والی کوئی بھی مومنہ عورت، ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کا تصور تک نہیں کر سکتی۔ ارشاد مبارک ہے:

② اپنا نکاح خود کرنے والی تو صرف زانیہ ہے۔''

یہاں ضمنی طور پر دو باتیں قابل وضاحت ہیں۔

اولاً : اگر کسی عورت کا ولی واقعی ظالم ہو اور وہ عورت کے مفاد کی بجائے ذاتی مفاد کو ترجیح دے رہا ہو تو شرعاً ایسے ولی کی ولایت از خود ختم ہو جاتی ہے اور کوئی دوسرا اقرب رشتہ دار عورت کا ولی قرار پاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ پورے خاندان میں کوئی بھی خیر خواہ اور نیک آدمی ولی بننے کا مستحق نہ ہو تو پھر اس گاؤں یا شہر کا

[1] بعض دوسری آیت یہ ہیں: 2:435، 24:32

نیک حاکم مجاز ولی بن کر عورت کا نکاح کر سکتا ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی حاکم ہے۔''(ترمذی)

ثانیاً:اسلام نے جہاں عورت کو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے سے روک دیا ہے وہاں ولی کو بھی عورت کی مرضی کے بغیر نکاح کرنے سے روک دیا ہے۔

ایک کنواری لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا''اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے جسے وہ ناپسند کرتی ہے۔''رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا کہ چاہے تو نکاح باقی رکھے چاہے تو ختم کر دے۔(ابوداؤد،نسائی،ابن ماجہ)اس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح میں ولی اور عورت دونوں کی رضامندی لازم وملزوم ہے۔اگر کسی وجہ سے دونوں کی رائے میں اختلاف ہو تو ولی کو چاہئے کہ وہ عورت کو زندگی کے نشیب وفراز سے آگاہ کر کے اسے رائے بدلنے پر آمادہ کرے۔اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر ولی کو عورت کا نکاح کسی ایسی جگہ کرنا چاہئے جہاں لڑکی بھی راضی ہو۔

نکاح میں ولی اور عورت دونوں کی رضامندی کو لازم وملزوم قرار دے کر شریعت اسلامیہ نے ایک ایسا متوازن اور معتدل راستہ اختیار کیا ہے جس میں کسی بھی فریق کے نہ تو حقوق پامال ہوتے ہیں نہ ہی کسی فریق کا استحقار یا استخفاف پایا جاتا ہے۔

قرآن وحدیث کے ان احکام کے بعد آخر اس بات کی کتنی گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ لڑکی اور لڑکا والدین سے بغاوت کریں۔جوش جوانی میں فرار ہو کر عدالت میں پہنچنے سے پہلے ہی ایک دوسرے کی قربت سے لطف اندوز ہوتے رہیں اور پھر اچانک عدالت میں پہنچ کر نکاح کا ڈرامہ رچائیں اور قانونی میاں بیوی ہونے کا دعویٰ کریں؟اگر ولی کے بغیر اسلام میں نکاح جائز ہے تو پھر اسلامی طرز معاشرت اور مغربی طرز معاشرت میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے؟مغرب میں عورت کی یہی تو وہ''آزادی''ہے جس کے تباہ کن نتائج پر خود مغرب کا سنجیدہ طبقہ پریشان اور مضطرب ہے۔1995ء میں امریکی خاتون اول ہیلری کلنٹن پاکستان کے دورے پر آئیں تو اسلام آباد کالج فار گرلز کی طالبات سے گفتگو کرتے ہوئے بڑے حسرت آمیز لہجہ میں ان خیالات کا اظہار کیا کہ امریکہ میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں بغیر شادی کے طالبات اور لڑکیاں حاملہ بن جاتی ہیں۔اس مسئلہ کا حل صرف یہ ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں،خواہ عیسائی ہوں یا مسلم اپنے مذہب اور معاشرتی اقدار سے بغاوت نہ کریں بلکہ مذہبی وسماجی روایات اور اصولوں کے مطابق شادی

کریں اور اپنے والدین کی عزت و آبرو اور سکون کو غارت نہ کریں۔ [1]

③ مساوات مرد و زن

مغرب میں مساوات مرد و زن کا مطلب یہ ہے کہ عورت ہر جگہ مرد کے دوش بدوش کھڑی نظر آئے۔ دفتر ہو یا دکان، فیکٹری ہو یا کارخانہ، ہوٹل ہو یا کلب، پارک ہو یا تفریح گاہ، ناچ گھر ہو یا پلے گراؤنڈ، مساوات مرد و زن یا آزادی نسواں یا حقوق نسواں کا یہ فلسفہ تراشنے کی اصل ضرورت عورت کو نہیں بلکہ مرد کو پیش آئی جس کے سامنے دو ہی مقصد تھے۔

اولاً : صنعتی انقلاب کے لئے فیکٹریوں اور کارخانوں کی پیداوار میں اضافہ۔

ثانیاً : جنسی لذت کا حصول۔

دوسرے لفظوں میں مغرب میں تحریک آزادی نسواں کا اصل محرک دو ہی چیزیں ہیں ''شکم اور شرمگاہ۔'' امر واقعہ یہ ہے کہ مغرب کے انسان کی ساری زندگی انہی دو چیزوں کے گرد گھوم رہی ہے۔ [2] اس فلسفہ حیات نے بنی نوع انسان کو کیا دیا۔ اس پر ہم سیر حاصل بحث کر آئے ہیں۔ یہاں ہم ''مساوات مرد و زن'' کے بارے میں اسلامی نظریہ حیات واضح کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام نے مرد اور عورت کی ذہنی اور جسمانی ساخت اور طبعی اوصاف کو پیش نظر رکھتے ہوئے دونوں کے الگ الگ حقوق اور فرائض مقرر کئے ہیں۔ بعض امور میں دونوں کو مساوری درجہ دیا گیا ہے، بعض میں کم اور بعض میں زیادہ۔ جن امور میں مساوی درجہ دیا گیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

ا۔ عزت اور آبرو کی حرمت:

اسلام میں عزت اور آبرو کے تحفظ کے لئے جو احکام مردوں کے لئے ہیں وہی احکام عورتوں کے لئے ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں مردوں کو یہ حکم ہے کہ وہ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں وہیں عورتوں کو بھی یہ حکم ہے کہ وہ ایک دوسری کا مذاق نہ اڑائیں۔ مردوں اور عورتوں کو مشترک حکم دیا گیا ہے ''ایک

---

[1] رونامہ جنگ، لاہور 28 مارچ 1995ء

[2] قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمہ تن شکم اور ہمہ تن شرمگاہ کا فلسفہ حیات رکھنے والے انسان کو کتے سے تشبیہ دی ہے۔ جس کی جبلت میں دو ہی چیزیں رکھی گئی ہیں یا تو وہ ہر جگہ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، کھانے، پینے کی چیزیں سونگھتا پھرتا ہے، اس سے فرصت ملے تو پھر شرمگاہ کو چاٹنے اور سونگھنے میں مگن رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے دنیا میں کوئی تیسرا کام نہیں۔ (ملاحظہ ہو سورہ اعراف، آیت نمبر 176)

دوسرے پر طعن نہ کرو۔'' ''ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد نہ کرو۔'' ''ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔''❶ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''ہر مسلمان (مرد ہو یا عورت) کا خون، مال اور عزت ایک دوسرے پر حرام ہے۔'' (مسلم) عزت اور آبرو کے حوالے سے عورت کا معاملہ مرد کی نسبت زیادہ نازک ہے۔ اس لئے اسلام نے عورت کی عزت اور آبرو کے تحفظ کے لئے علیحدہ سخت احکام نازل فرمائے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''جو لوگ پاکدامن، بے خبر مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔''❷ دوسری آیت میں پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے کی سزا اسی کوڑے مقرر کی گئی ہے۔❸ جبکہ عورت کو بے آبرو کرنے کی سزا سو کوڑے ہے۔❹ اگر مرد شادی شدہ ہو تو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

عہد نبوی میں ایک عورت اندھیرے میں نماز کے لئے نکلی، راستے میں ایک شخص نے اس عورت کو گرالیا اور زبردستی اس کی عصمت دری کی۔ عورت کے شور مچانے پر لوگ آ گئے اور زانی پکڑا گیا، رسول اکرم ﷺ نے اسے سنگسار کروا دیا اور عورت کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی، ابوداؤد) عورت کی عزت اور آبرو کے معاملے میں قابل ذکر اور اہم بات یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اس کا کوئی مادی یا مالی معاوضہ قبول کرنے کی اجازت نہیں دی نہ ہی اسے قابل راضی نامہ گناہ کا درجہ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک لڑکا کسی شخص کے ہاں کام کرتا تھا، لڑکے نے اس شخص کی بیوی سے زنا کیا تو لڑکے کے باپ نے بیوی کے شوہر کو سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر راضی کر لیا، مقدمہ عدالت نبوی میں گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بکریاں اور لونڈی واپس لو۔'' اور زانی پر حد جاری فرما دی۔ (بخاری و مسلم) عورت کی عزت اور آبرو کا یہ تصور نہ اسلام سے پہلے کبھی رہا ہے نہ اسلام آنے کے بعد کسی دوسرے مذہب یا معاشرے نے پیش کیا ہے۔ کہنا چاہئے کہ عورت کی عزت اور آبرو کے معاملے میں اسلام نے امتیازی احکام دے کر مرد کے معاملے میں عورت کو کہیں زیادہ اہم اور بلند مقام عطا فرمایا ہے۔

ب- حرمتِ جان:

بحیثیت انسانی جان کے مرد اور عورت دونوں کی جان کی حرمت مساوی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص کسی مومن (مرد یا عورت) کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے۔''❺ خطبہ حجۃ الوداع میں

❶ سورہ حجرات، آیت نمبر 11-12
❷ سورہ نور، آیت نمبر 23
❸ سورہ نور، آیت نمبر 4
❹ سورہ نور، آیت نمبر 2
❺ سورہ نساء، آیت نمبر 93

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے تم سب (مردوں اور عورتوں) کے خون اور مال ایک دوسرے پر حرام کردیئے ہیں۔'' (مسند احمد) عہد نبوی میں ایک یہودی نے ایک لڑکی کو قتل کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے لڑکی کے بدلے میں یہودی کو قتل کروادیا۔ (بخاری، کتاب الدیات) یاد رہے قتل عمد میں اسلام نے مرد اور عورت کی دیت میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ ذمیوں کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی ذمی (مرد یا عورت) کو قتل کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔'' (نسائی) زمانہ جاہلیت میں عورت کی جان کی چونکہ کوئی قدر و قیمت نہ تھی بلکہ اس کی پیدائش کو نحوست کی علامت تصور کیا جاتا تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے عورت کی جان کے تحفظ کی خاطر بڑے غضبناک لہجے میں آیات نازل فرمائیں ''اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں قتل کی گئی۔'' ❶

ج۔ نیکی کا اجر وثواب:

نیک اعمال کے اجر وثواب میں مرد و عورت بالکل یکساں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن، ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔'' ❷ ایک دوسری آیت میں ارشاد مبارک ہے ''مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقہ دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ہے ان سب کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔'' ❸ سورہ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔'' (آیت نمبر 195) اسلام میں کوئی عمل ایسا نہیں جس کا اجر وثواب مردوں کو محض اس لئے زیادہ دیا گیا ہو کہ وہ مرد ہیں اور عورتوں کو اس لئے کم دیا گیا ہو کہ وہ عورتیں ہیں بلکہ اسلام نے فضیلت کا معیار تقویٰ کو بنایا ہے۔ اگر کوئی عورت مرد کے مقابلہ میں زیادہ متقی ہے تو یقیناً عورت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہوگی۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ﴾ اللہ کے نزدیک تم سب (مردوں اور عورتوں) میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔'' (سورہ حجرات، آیت نمبر 13)

---

❶ سورہ تکویر، آیت نمبر 8-9
❷ سورہ غافر، آیت نمبر 40
❸ سورہ حدید، آیت نمبر 18

د- حصول علم:

اسلام نے حصول علم کے معاملے میں بھی عورت کو مرد کے مساوی درجہ دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے صحابیات کی تعلیم کے لئے ہفتہ میں ایک الگ دن مقرر فرما رکھا تھا جس میں آپ ﷺ خواتین کو نصیحتیں فرماتے اور شریعت کے احکام بتلاتے۔ (بخاری، کتاب العلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے علم دین سیکھنے اور امت تک پہنچانے میں مثالی کردار ادا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا علم دین حاصل کرنے والی خواتین کی زبردست حوصلہ افزائی فرمایا کرتیں۔ ایک موقع پر آپ فرماتی ہیں ''انصاری عورتیں کتنی اچھی ہیں کہ دینی مسائل دریافت کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتیں۔'' (مسلم) قرآن مجید کی بہت سی آیات اور رسول اکرم ﷺ کی احادیث ایسی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام عورتوں کو مردوں کی طرح نہ صرف علم دین حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسے ضروری قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔'' [1] ظاہر ہے جہنم کی آگ سے بچنے اور اولاد کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ خود بھی وہ تعلیم حاصل کی جائے اور اولاد کو بھی اس تعلیم سے آراستہ کیا جائے جو جہنم سے بچنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔'' (طبرانی) علماء کرام کے نزدیک اس حدیث شریف میں مسلمان سے مراد صرف مرد ہی نہیں بلکہ مسلمان مرد اور عورتیں دونوں ہیں۔

مذکورہ احکام سے یہ بات واضح ہے کہ اسلام میں عورت کو بھی حصول علم کا اتنا ہی حق حاصل ہے جتنا مرد کو۔ جہاں تک دنیاوی تعلیم کا تعلق ہے، شرعی حدود وقیود کے اندر رہتے ہوئے ایسا علم جو خواتین کو ان کے مذہب اور عقیدے کا باغی نہ بنائے اور عملی زندگی میں عورتوں کے لئے مفید بھی ہو، سیکھنے میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

ﮦ- حق ملکیت:

جس طرح مردوں کے حق ملکیت کو تحفظ حاصل ہے، اسی طرح اسلام نے عورتوں کے حق ملکیت کو بھی

---

[1] سورہ تحریم، آیت نمبر 9

تحفظ عطا کیا ہے۔ اگر عورت کسی جائیداد کی مالک ہے تو کسی دوسرے کو اس میں تصرف کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً ''مہر'' عورت کی ملکیت ہے جس میں اس کے باپ ، بھائی حتی کہ بیٹے یا شوہر کو بھی تصرف کا حق نہیں۔ اسلام نے جس طرح مردوں کے لئے وراثت کے حصے مقرر کئے ہیں ویسے ہی عورتوں کے لئے بھی مقرر کئے ہیں۔ اسلام نے عورت کے حق ملکیت کو اس قدر تحفظ دیا ہے کہ عورت خواہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو اور شوہر کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو، بیوی کا نان نفقہ بہر حال مرد ہی کے ذمہ ہے۔ عورت اپنی ملکیت میں سے اگر ایک پیسہ بھی گھر پر خرچ نہ کرے تو شریعت کی طرف سے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یہاں یہ مسئلہ واضح کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عورت سے خود کہہ کر ''مہر'' معاف کروانا جائز نہیں اگر کوئی خاتون اپنی مرضی سے برضا و رغبت معاف کر دے تو جائز ہے ورنہ طے شدہ حق مہر ادا کرنا اسی طرح واجب ہے جس طرح کسی کا قرض ادا کرنا واجب ہوتا ہے، جو لوگ محض اس نیت سے لاکھوں کا مہر مقرر کر لیتے ہیں کہ عورت سے معاف کروالیں گے وہ صریحاً گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

و- شوہر کا انتخاب:

جس طرح مرد کو اسلام نے اس بات کا حق دیا ہے کہ وہ اپنی آزاد مرضی سے جس بھی مسلمان عورت سے نکاح کرنا چاہے کر سکتا ہے، اسی طرح عورت کو بھی اسلام اس بات کا پورا پورا حق دیتا ہے کہ وہ اپنی آزاد مرضی سے شوہر کا انتخاب کر لے، لیکن کم عمری اور ناتجربہ کاری کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے شریعت نے نکاح میں ولی کی رضامندی کو بھی ضروری قرار دیا ہے جس کی وضاحت گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔

ز- حق خلع:

جس طرح شریعت نے مرد کو ناپسندیدہ عورت سے علیحدگی کے لئے طلاق کا حق دیا ہے، اسی طرح عورت کو ناپسندیدہ مرد سے الگ ہونے کے لئے خلع کا حق دیا ہے جسے عورت باہمی افہام و تفہیم یا عدالت کے ذریعے حاصل کر سکتی ہے۔ [1] ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے شوہر کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ''کیا تم مہر میں دیا گیا باغ واپس کر سکتی ہو؟''

[1] خلع کے مفصل مسائل کتاب ہذا کے باب ''خلع کے مسائل'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

عورت نے عرض کیا ''ہاں، یارسول اللہ ﷺ!'' آپ ﷺ نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ اس سے اپنا مہر واپس لے لو اسے الگ کردو۔'' (بخاری)

مذکورہ بالا سات امور میں اسلام نے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق عطا فرمائے ہیں، جن امور میں عورتوں کو مردوں کے غیر مساوری (یعنی کم) حقوق دیئے ہیں، وہ یہ ہیں:

ا- خاندان کی سربراہی:

اسلام، مرد اور عورت دونوں کی جسمانی ساخت اور فطری صلاحیتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دونوں کے دائرہ کار کا تعین کرتا ہے۔ اسلام کا موقف یہ ہے کہ مرد اور عورت اپنی اپنی جسمانی ساخت اور طبعی اوصاف کی بنیاد پر الگ الگ مقصد کے لئے تخلیق کئے گئے ہیں۔ جسمانی ساخت کے اعتبار سے بلوغت کے بعد مردوں کے اندر کوئی جسمانی تبدیلی واقع نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ چہرے پر داڑھی اور مونچھ کے بال ظاہر ہونے لگتے ہیں اور ان کے اندر جنسی جذبات بیدار ہونے لگتے ہیں جبکہ عورت کے اندر بلوغت کے بعد جنسی بیداری کے علاوہ بڑی نمایاں تبدیلی یہ واقع ہوتی ہے کہ عورت کو ہر ماہ حیض کا خون آنے لگتا ہے جس سے اس کے جسمانی نظام میں کچھ تبدیلیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ عورت کا نظام تنفس، نظام ہضم، نظام عضلات، گردش خون، ذہنی وجسمانی صلاحیتیں گویا پورا جسم اس سے متاثر ہوتا ہے۔ بالغ مرد وخواتین اچھی طرح جانتے ہیں کہ عورت کو قدرت ہر ماہ اس تکلیف دہ صورت حال سے محض اس لئے دوچار کرتی ہے کہ اسے نوع انسانی کی بقاء جیسے عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جاتا ہے، عورت کا بلوغت کے بعد ہر ماہ ہفتہ عشرہ اس تکلیف دہ صورت حال سے دوچار رہنا، پھر زمانہ حمل میں سختیوں پر سختیاں برداشت کرنا، وضع حمل کے بعد متعدد جسمانی بیماریوں کے باعث نیم جانی کی کیفیت سے دوچار ہونا، اس کے بعد حالت ضعف میں دو سال تک اپنے جسم کا خون نچوڑ کر بچے کی رضاعت کا بوجھ اٹھانا اور پھر ایک طویل مدت تک راتوں کی نیند حرام کر کے بچے کی پرورش، نگہداشت اور تربیت کی ذمہ داریاں پوری کرنا، کیا یہ سارے محنت اور مشقت طلب کام عورت کو واقعی اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ گھر کی چار دیواری سے باہر نکلے اور اس مرد کے دوش بدوش زندگی کی دوڑ میں حصہ لے جسے نوع انسانی کی بقاء میں قدرت نے سوائے تخم ریزی کرنے اور نان ونفقہ ادا کرنے کے کوئی ذمہ داری

تفویض ہی نہیں کی ۔ [1] طبعی اوصاف کے اعتبار سے مرد کو اللہ تعالیٰ نے حاکمیت ، قیادت ، سیادت ، مزاحمت ، مشقت ، جنگجوئی اور خطرات کو انگیخت کرنے جیسی صفات سے متصف کیا ہے جبکہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے ایثار ، قربانی ، خلوص ، بے پناہ قوت برداشت ، لچک ، نرمی ، حسن ، دلکشی اور دل لبھانے کی صفات سے متصف کیا ہے۔

مرد اور عورت کی جسمانی ساخت اور دونوں کو الگ الگ ودیعت کی گئی صفات ، کیا اس بات کا واضح ثبوت نہیں کہ عورت کا دائرہ کار گھر کے اندر بنی نوع انسان کی بقاء ، بچوں کی پرورش ، تربیت ، خانہ داری اور گھر کے دیگر امور کی دیکھ بھال پر مشتمل ہے جبکہ مرد کا دائرہ کار اپنے بیوی بچوں کے لئے روزی کمانا ، اپنے خاندان کو معاشرے کے مفسدات سے تحفظ مہیا کرنا ، ملکی معاملات میں حصہ لینا اور ایسے ہی دیگر امور پر مشتمل ہے۔

مرد اور عورت کے فطری دائرہ کار کا تعین کرنے کے بعد اسلام دونوں کے حقوق کا تعین بھی کرتا ہے۔ چنانچہ گھر کے نظم میں مرد کو اللہ تعالیٰ نے قوام کا درجہ عطا فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (34:4)﴾ ''مرد ، عورتوں پر قوام ہیں اس بناء پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بناء پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔'' (سورہ نساء ، آیت نمبر 34) جس کا مطلب یہ ہے کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے اس کے طبعی اوصاف کی بناء پر گھر کا محافظ اور نگران بنایا ہے جبکہ عورت کو اس کے طبعی اوصاف کی بناء پر مرد کی حفاظت اور نگہبانی کا محتاج بنایا ہے۔

مرد کو خاندان کا محافظ یا سربراہ مقرر کرنے کے بعد اس پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے نان نفقہ کا بوجھ اٹھائے ، ان کی تمام ضرورتیں پوری کرے ، ان کے ساتھ نیکی اور احسان کا سلوک کرے جبکہ عورت پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ مرد کی خدمت خاطر میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے۔ اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے اور ہر جائز کام میں اس کی اطاعت کرے۔

---

[1] نوع انسانی کی بقاء میں عورت کی اس عظیم خدمت کے پیش نظر اسلام نے عورت کو جہاد جیسی عظیم عبادت سے مستثنیٰ قرار دے کر حج کو عورت کے لئے جہاد کا درجہ عطا فرما دیا ہے۔

ب- قتل خطاء میں نصف دیت:

کارگہ حیات میں اسلام مرد کی ذمہ داریوں کو عورت کی ذمہ داریوں کی نسبت زیادہ اہم سمجھتا ہے۔ خاندان کا مالی بوجھ برداشت کرنا، بیوی بچوں کو سماجی مفسدات سے تحفظ مہیا کرنا، معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا، اس مقصد کے لئے آزمائشیں اور تکلیفیں برداشت کرنا حتی کہ جان کی بازی تک لگا دینا ملک اور قوم کا دشمنوں سے تحفظ کرنا وغیرہ یہ سارے کام شریعت نے مردوں کے ذمہ ہی لگائے ہیں۔ ذمہ داریوں کے اسی فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے شریعت نے مرد اور عورت کی قدر (Value) میں بھی فرق رکھا ہے، لہٰذا قتل خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف رکھی گئی ہے۔ یاد رہے کہ قتل عمد میں مرد اور عورت کی دیت برابر ہے لیکن دیت کے نصف ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ بحیثیت انسانی جان کے دونوں میں فرق ہے، بحیثیت انسانی جان کے اسلام نے دونوں میں کوئی فرق نہیں رکھا (اس کی وضاحت ہم گزشتہ صفحات میں کر آئے ہیں) دیت کے فرق کو ہم اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ دو فوجوں کے درمیان ہونے والی جنگ کے آخر میں فریقین جب قیدیوں کا تبادلہ کرتے ہیں تو سپاہی کے بدلے میں سپاہی کا تبادلہ ہوتا ہے لیکن جرنیل کے بدلے میں سپاہی کا تبادلہ کبھی نہیں ہوتا حالانکہ بحیثیت انسانی جان کے ایک سپاہی اور جرنیل برابر ہیں لیکن میدان جنگ میں دونوں کی قدر (Value) ایک جیسی نہیں، لہٰذا ایک جرنیل کا تبادلہ بعض اوقات کئی صد یا کئی ہزار سپاہیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہی فرق شریعت میں مرد اور عورت کے دائرہ کار کو ملحوظ رکھتے ہوئے قائم کیا گیا ہے جو سراسر عدل و انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

ج- وراثت:

شریعت نے عورت کو ہر حال میں مالی تحفظ مہیا کیا ہے اگر وہ بیوی ہے تو اس کا سارا خرچ شوہر کے ذمہ ہے، ماں ہے تو بیٹے کے ذمہ ہے، بہن ہے تو بھائی کے ذمہ ہے، بیٹی ہے تو باپ کے ذمہ ہے، بیوی ہوتے ہوئے وہ نہ صرف ''مہر'' کی حق دار ہے بلکہ اگر کوئی عورت جاگیر کی مالک ہو اور شوہر فاقہ کش، تب بھی شرعاً بیوی گھر پر ایک پیسہ تک خرچ کرنے کی پابند نہیں، مرد کی ان ذمہ داریوں اور عورت کے ان حقوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام نے عورت کو وراثت میں مرد کے مقابلے میں نصف حصہ دیا

ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ (11:4)﴾ ''مرد کا حصہ دوعورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔''(سورہ نساء،آیت نمبر 11)

د- یادداشت اور نمازوں میں کمی:

ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''عورتو! صدقہ کیا کرو اور استغفار کیا کرو میں نے جہنم میں (مردوں کی نسبت) عورتوں کو زیادہ دیکھا ہے۔'' ایک عورت نے عرض کیا'' یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشادفرمایا'' تم لعنت زیادہ بھیجتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، ناقص العقل اور ناقص الدین ہونے کے باوجود مردوں کی مت مار دیتی ہو۔'' اس عورت نے پھر عرض کیا'' یا رسول اللہ ﷺ! عورت کی عقل اور اس کے دین میں کمی کس لحاظ سے ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشادفرمایا'' اس کی عقل (یادداشت) میں کمی کا ثبوت تو یہی ہے کہ دوعورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین میں کمی (کا ثبوت) یہ ہے کہ (ہر ماہ) تم چند دن نماز نہیں پڑھ سکتیں اور رمضان میں (چند دن) روزے بھی نہیں رکھ سکتیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ) حدیث شریف میں عورتوں کی عقل (یعنی یادداشت) اور دین میں کمی کی جو دلیل دی گئی ہے اس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ خالق کائنات نے قرآن مجید میں جابجا انسان کی فطری کمزوریوں کا ذکر فرمایا ہے مثلاً ﴿ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴾ ''انسان بڑا ہی ظالم اور ناشکرا ہے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 34) ﴿ كَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولاً ﴾ ''انسان بڑا جلد باز ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 11) ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴾ ''انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے۔'' (سورہ معارج، آیت نمبر 19) ﴿إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولاً ﴾ ''بے شک انسان بڑا ظالم اور جاہل ہے۔'' (سورہ احزاب، آیت نمبر 72) ان آیتوں میں انسان کا استخفاف یا استحقار مطلوب نہیں بلکہ اس کی فطری کمزوریوں کا بیان مقصود ہے۔ اسی طرح عورت کے بھولنے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے استخفاف کے لئے نہیں کیا بلکہ اس کی فطری کمزوری بتلانے کے لئے کیا ہے۔

مذکورہ حدیث سے کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ عورت کو مجموعی طور پر تمام پہلوؤں سے ناقص

العقل اور ناقص الدین کہا گیا ہے۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ ناقص العقل صرف یادداشت کے معاملہ میں ہے اور ناقص الدین صرف نمازوں کے معاملے میں ہے ورنہ کتنی خواتین ایسی ہیں جو شریعت کے احکام سمجھنے میں مردوں سے زیادہ ذہین اور فطین ہوتی ہیں اور کتنی خواتین ایسی ہیں جن کا دین ایمان، نیکی اور تقویٰ ہزاروں مردوں کے دین، ایمان، نیکی اور تقویٰ پر بھاری ہے۔عہدِ نبوی میں ازواج مطہرات اور صحابیات کی مثالیں اس کا واضح ثبوت ہیں۔

ہ- عقیقہ:

عقیقہ کے معاملہ میں بھی اسلام نے مرد اور عورت میں فرق رکھا ہے۔اغلب گمان یہی ہے کہ یہ فرق بھی مرد اور عورت کی قدر (Value) کے پیش نظر رکھا گیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم دیت کے تحت مفصل بحث کر چکے ہیں۔واللہ اعلم بالصواب!

ارشاد نبوی ہے:

''لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) دو بکریاں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔'' (ترمذی)

و- نکاح میں حق ولایت

عورت کو شریعت نے نہ تو از خود نکاح کرنے کی اجازت دی ہے نہ ہی عورت کو کسی دوسری عورت کے نکاح میں ولی بننے کی اجازت دی ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے ''کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کرے نہ ہی کوئی عورت اپنا نکاح خود کرے جو عورت اپنا نکاح خود کرے گی وہ زانیہ ہے۔'' (ابن ماجہ)

ز- حق طلاق:

اسلام نے طلاق دینے کا حق مردوں کو دیا ہے عورتوں کو نہیں (ملاحظہ ہو سورہ احزاب، آیت نمبر 49) شریعت کے ہر حکم میں کس قدر حکمت ہے اس کا اندازہ مغربی طرز معاشرت سے لگایا جا سکتا ہے، جہاں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی حق طلاق حاصل ہے۔وہاں طلاقیں اس کثرت سے واقع ہونے لگی ہیں کہ لوگوں نے سرے سے نکاح کو ہی ترک کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خاندانی نظام مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔خاندانی نظام کو تحفظ دینے کے لئے ضروری تھا کہ طلاق کا حق فریقین میں سے کسی ایک کو ہی دیا جاتا خواہ مرد کو یا

عورت کو، مرد کو اس کی ذمہ داریوں اور طبعی اوصاف کی بناء پر اس بات کا زیادہ مستحق سمجھا گیا ہے کہ طلاق کا حق صرف اسی کو دیا جائے البتہ حسب ضرورت عورت کو شریعت نے خلع کا حق دیا ہے۔

ح- نبوت، جہاد، امامت کبریٰ، امامت صغریٰ وغیرہ:۔

کار نبوت ، جہاد بالسیف اور ملکی قیادت و سیادت (امامت کبریٰ) تینوں کام زبردست مشکلات ، مصائب اور ابتلا و آزمائش کے متقاضی ہیں جس کے لئے زبردست قوت، جرأت، استقامت اور آہنی اعصاب کی ضرورت ہے، چنانچہ شریعت نے یہ تینوں کام صرف مردوں کے ذمہ لگائے ہیں، عورتوں کو ان سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ حتی کہ نماز میں مردوں کی امامت (امامت صغریٰ) سے بھی عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا آٹھ امور میں اسلام نے مرد کو عورت پر برتری (نیکی اور تقویٰ کے اعتبار سے نہیں بلکہ اس کی قدرتی صلاحیتوں اور طبعی اوصاف کے اعتبار سے) عطا فرمائی ہے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے مرد کے مقابلے میں عورت کو جس معاملے میں فضیلت عطا فرمائی ہے اس کا تذکرہ بھی یہاں کر دیا جائے، جو کہ درج ذیل ہے۔

④ عورت بحیثیت ماں:

ایک صحابی حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تیری ماں۔'' اس نے دوبارہ عرض کیا ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تیری ماں۔'' اس نے تیسری مرتبہ عرض کیا ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے سہ بار ارشاد فرمایا ''تیری ماں۔'' اس نے چوتھی بار عرض کیا ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تیرا باپ۔'' (بخاری)

خاندانی نظام میں عورت کو مرد پر تین درجہ کی یہ فضیلت، اسلام کا عطا کردہ وہ باعزت اور باوقار مقام ہے کہ دنیا بھر کی ''حقوق نسواں'' کی تنظیمیں صدیوں جدوجہد کرتی رہیں تب بھی انہیں دنیا کا کوئی ملک، کوئی مذہب اور کوئی قانون یہ مقام دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ مسلمان گھرانے میں عورت نکاح کے بندھن میں بندھ کر اپنی عملی زندگی میں قدم رکھتی ہے تو اسے مرد کا مضبوط سہارا میسر آ جاتا ہے، اس کی اولاد ہوتی ہے

تو اس کی عزت اور وقار میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے اور جب پوتے دوھتے ہو جاتے ہیں تو وہ صحیح معنوں میں ایک مملکت کی ''ملکہ'' بن جاتی ہے۔ ایک طرف اپنے شوہر کی نگاہوں میں اس کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے تو دوسری طرف چالیس یا پچاس سالہ بیٹا بھی اپنی امی جان کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں کر پاتا۔ گھر کے بڑے بڑے معاملات کے فیصلے مصلّے پر بیٹھی ''بڑی امی'' کے اشارہ ابرو سے طے ہو جاتے ہیں۔ نواسے، پوتے ہر وقت خدمت گاروں کی طرح دادی امی اور نانی امی کی دلجوئی پر کمر بستہ رہتے ہیں کہیں بڑی امی ناراض نہ ہو جائیں اور بڑی امی بھی اپنے گلشن کے پھولوں اور کلیوں کو دیکھ دیکھ کر صدقے اور واری جاتی ہیں کہ ان کی زندگی بے مقصد اور بے عبث نہیں تھی۔ فطرت کی عطا کردہ ذمہ داریوں کو انہوں نے پورا کیا اپنے سامنے زندگی کا تسلسل دیکھ کر بڑی امی کے چہرہ پر طمانیت اور سکون کا نور برسنے لگتا ہے۔ کاش! حقوق نسواں کے لئے جدوجہد کرنے والی تنظیموں کو اسلام کی طرف سے عورت کو عطا کئے گئے اس مقام و مرتبہ کے بارے میں سوچنے کی فرصت نصیب ہو؟ [1]

ہم نہ تو یہ اعتراف کرنے میں کوئی عار محسوس کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو بحیثیت ماں، مرد پر تین گنا برتری عطا فرمائی ہے نہ یہ لکھنے میں کوئی تامل ہے کہ اسلام نے مرد کو عورت پر آٹھ امور پر اس کے طبعی اوصاف کی بناء پر برتری عطا فرمائی ہے۔ جہاں تک ان حضرات کا تعلق ہے، جنہیں اسلام کے حوالے سے ہر قیمت پر عورت کو مرد کے مساوی ثابت کرنے کا مرض لاحق ہے ان سے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آخر دنیا کے کون سے مذہب اور کون سے قانون میں عورت کو عملاً مرد کے مساوی حقوق حاصل ہیں؟ اگر ایسا نہیں (اور واقعی نہیں) تو پھر ہم ان سے یہ گزارش کریں گے کہ دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح اگر اسلام نے بھی عورت کو مرد کے مساوی درجہ نہیں دیا تو اس میں ندامت یا خفت کی آخر بات ہی کیا ہے۔ مرد اور عورت کے حقوق کے بارے میں اسلام کی تقسیم دیگر تمام مذاہب کے مقابلے میں کہیں زیادہ عدل اور اعتدال پر مبنی ہے۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل عورت کو جو حقوق از خود عنایت فرما دیئے ہیں دیگر مذاہب اور قوانین ہزار کوششوں کے باوجود وہ حقوق آج بھی عورت کو دینے کے لئے تیار نہیں۔

[1] لمحہ بھر کے لئے مغرب کی چمک دمک سے بھرپور طرز معاشرت میں شب و روز بسر کرنے والی عورت کا تصور کیجئے جو نکاح کو مرد کی غلامی تصور کرتی ہے، بے نکاح رہ کر جوانی کا پرکشش عرصہ رونق محفل بنتی ہے۔ آج یہاں کل وہاں، جب جوانی ڈھلنے لگتی ہے تو نسوانی کشش بھی ماند پڑ جاتی ہے، محفلیں سونی سونی دکھائی دینے لگتی ہیں۔ اچانک اسے محسوس ہوتا ہے کہ رونق ماضی تو فقط ایک سراب یا خواب تھا۔ دائیں، بائیں، آگے پیچھے کوئی ہمدرد ہے نہ غمگسار۔ زندگی کے وسیع صحرا میں خزاں رسیدہ درخت تنہا تنہا۔ تب بڑھاپا گزارنے کے لئے اسے کسی بلی یا کتے کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔

⑤ سسر اور ساس کے حقوق:

ہمارے ملک کی نوے فیصد آبادی (یا اس سے بھی زائد) ان گھرانوں پر مشتمل ہے جو شادی کے فوراً بعد اپنے بیٹے اور بہو کو الگ گھر بنا کر دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ کچھ نہ کچھ عرصہ اور بعض صورتوں میں طویل عرصہ تک بہو بیٹے کو اپنے سسرال (یا والدین) کے ہاں رہ کر گزارا کرنا پڑتا ہے۔ ایسی مثالیں بھی ہمارے معاشرے میں عام ہیں کہ بیٹے کی شادی محض اس مقصد کے لئے کی جاتی ہے کہ گھر میں بوڑھے والدین کی خدمت کرنے والا کوئی دوسرا فرد موجود نہیں، بہو کی صورت میں گھر کو ایک سہارا مل جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ چند سال پہلے تک اگلی وضع قطع کے بزرگ لوگ اپنے بچوں کے رشتے طے کرتے وقت قرابت داری اور رشتہ داری کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ عموماً خالہ، پھوپھی، چچا، ماموں وغیرہ اپنی اولادوں کو باہمی مناکحت کی لڑی میں پرونے کی کوشش کرتے، ماں باپ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت نصیحت کرتے ''بیٹی! جس گھر میں تمہاری ڈولی جارہی ہے، اسی گھر سے تمہارا جنازہ اٹھنا چاہئے۔'' مطلب یہ ہوتا کہ اب عمر بھر کے لئے تمہارا جینا مرنا، دکھ سکھ، خوشی اور غمی اسی گھر کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس طرز عمل کا نتیجہ یہ نکلتا کہ بہو اپنے شوہر کے والدین کو اپنے ماں باپ جیسا احترام دیتی اور ان کی خدمت میں کوئی عار محسوس نہ کرتی اور یوں ساس بہو کی روایتی نوک جھونک کے باوجود لوگ پُرسکون اور مطمئن زندگی بسر کرتے تھے۔ جب سے تہذیب مغرب کی تقلید کا ذوق وشوق عام ہوا ہے تب سے ایک نئی سوچ نے جنم لینا شروع کیا ہے، وہ یہ کہ شرعاً عورت پر سسرال کی خدمت واجب نہیں نیز یہ کہ شوہر کے لئے کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور دیگر گھریلو کام کرنا بھی بیوی پر واجب نہیں، نہ ہی شوہر ان باتوں کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے؟ آیئے نقلی اور عقلی دلائل کی روشنی میں جائزہ لیں کہ یہ ''فتویٰ'' اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے یا شریعت کے نام پر تہذیب مغرب کی تقلید کا شوق فراواں؟

جہاں تک شوہر کی خدمت کا تعلق ہے۔ اس بارے میں رسول اکرم ﷺ کے ارشادات اس قدر واضح اور کثیر تعداد میں ہیں کہ اس پر بحث کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہم یہاں صرف تین احادیث اختصار کے ساتھ نقل کررہے ہیں:

① شوہر، بیوی کی جنت اور جہنم ہے۔ (احمد، طبرانی، حاکم اور بیہقی)

② اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔(ترمذی)

③ عورتوں کی جہنم میں کثرت اس لئے ہوگی کہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔(بخاری)

یہ بات معلوم ہے کہ ازواج مطہرات رسول اکرم ﷺ کے لئے کھانا پکاتیں، آپ ﷺ کے لئے بستر بچھاتیں، آپ ﷺ کے کپڑے دھوتیں، حتی کہ آپ ﷺ کے سر مبارک پر کنگھی کرتیں، رسول اکرم ﷺ کے اقوال اور ازواج مطہرات کے تعامل کے بعد آخر وہ کون سی شریعت ہے جس سے یہ ثابت کیا جائے گا کہ شوہر کے لئے کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور دیگر گھریلو کام کرنا بیوی پر واجب نہیں؟ ﴿فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُوْنَ ○(185:7)﴾

جہاں تک سسرال (سسر اور ساس) کی خدمت کرنے کا تعلق ہے اس بارے میں کچھ عرض کرنے سے قبل یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ دین اسلام سراسر اخوت، مؤدت، محبت، رافت، رحمت، شفقت اور عزت واحترام کا دین ہے۔ایک ضعیف العمر شخص رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی غرض سے حاضر خدمت ہوا، حاضرین مجلس نے اس بوڑھے شخص کو راستہ دینے میں کچھ تاخیر کر دی تو رسول رحمت ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا))

''جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا، وہ ہم سے نہیں۔''

(ابوداؤد)

امام ترمذی نے اپنی سنن میں ایک حدیث روایت کی ہے کہ حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا اپنے سسر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لائیں تا کہ انہیں وضو کرائیں، حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا نے وضو کروانا شروع کیا تو ایک بلی آئی برتن سے پانی پینے لگی۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن بلی کے آگے کر دیا اور کہا : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بلی نجس نہیں ہے۔'' (ترمذی) اس حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ صحابیات میں سسرال کی خدمت کا تصور موجود تھا۔

سسرال کی خدمت کا ایک نہایت نازک اور اہم پہلو یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اولاد کے لئے اس کے ماں باپ کو اس کی جنت یا جہنم قرار دیا ہے۔(ابن ماجہ) جس کا مطلب یہ ہے کہ اولاد پر والدین کی خدمت کرنا، اطاعت کرنا اور ہر حال میں انہیں راضی رکھنا واجب ہے۔اس کے ساتھ ہی عورت کے لئے اس کے شوہر کو اس کی جنت یا جہنم قرار دے دیا، گویا پورے خاندان، والدین (سسر اور ساس)،

بیٹا (شوہر)، بیوی (بہو) کو باہم اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ پیوست کر دیا گیا ہے کہ ان کے دنیاوی اوراخروی معاملات ایک دوسرے سے الگ کرنا ممکن ہی نہیں۔ بیٹا اپنے والدین کی خدمت کرنے کا پابند ہے، بیوی اپنے شوہر کی خدمت کرنے کی پابند ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ بیٹا تو دن رات والدین کی خدمت پر کمر بستہ رہے اور بیوی ''شرعاً سسرال کی خدمت واجب نہیں'' کے فتوے کی چادر اوڑھ کر مزے کی نیند کرتی رہے؟ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ چونکہ شریعت اسلامیہ میں سسر اور ساس کے الگ حقوق کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا، لہٰذا بہو پر سسر اور ساس کی خدمت کرنا واجب نہیں تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ فلسفہ خاندان کو برباد کرنے میں کتنا اہم کردار ادا کرے گا۔اس کا سب سے پہلا ردِّعمل یہ ہوگا کہ شوہر اپنے سسر ساس (یعنی بیوی کے والدین) کو نظر انداز کرے گا اور بالآخر دونوں گھروں میں باہمی محبت ، مؤدت ،رافت، رحمت،عزت اوراحترام کی بجائے گستاخی، ناگواری، بے ادبی، بیزاری اورنفرت کے جذبات پیدا ہوں گے۔اس سے نہ صرف بزرگوں کی زندگی تلخ ہوگی بلکہ خود میاں بیوی کے درمیان ایک مستقل جھگڑے کی صورت حال پیدا ہوجائے گی۔ یہ فلسفہ مغربی طرز معاشرت میں تو قابل عمل ہوسکتا ہے، جہاں اولاد کو اولاً اپنے ماں باپ کا علم ہی نہیں ہوتا۔ثانیاً اگر علم ہوبھی تو بیٹا بھی اپنے والدین سے اسی قدر لاتعلق ہوتا ہے جس قدر بہو،لیکن اسلامی طرز معاشرت میں اس فلسفہ کے قابل عمل ہونے کا تصور کیسے کیا جاسکتا ہے؟

اسلام کا نظام تربیت:

افراد کے مجموعے کا نام معاشرہ ہے اورفرد معاشرے کا اٹوٹ انگ ہے۔اسلام معاشرے کی اصلاح کا آغاز فرد سے کرتا ہے تاکہ صالح اور نیک سیرت افراد تیار ہوکر ایک پاکیزہ معاشرہ تشکیل دے سکیں۔فرد کی اصلاح کے لئے اسلام کے نظام تربیت کو سمجھنے کے لئے انسانی زندگی کو چار ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

① پہلا دور ...... قرار حمل سے لے کر پیدائش تک
② دوسرا دور ...... پیدائش سے لے کر بلوغت تک
③ تیسرا دور ...... بلوغت سے لے کر نکاح تک
④ چوتھا دور ...... نکاح کے بعد تادم آخر

① پہلا دور......قرار حمل سے لے کر پیدائش تک:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اولاد کی سعادت یا شقاوت کا انحصار بڑی حد تک والدین کی دینداری، تقویٰ، صالحیت، اخلاق و کردار اور عادات و اطوار پر ہوتا ہے۔ والدین میں سے بھی والدہ کے نظریات، جذبات، ذہانت، عادات اور اخلاق کی چھاپ اولاد پر والد کی نسبت زیادہ گہری ہوتی ہے۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام نے نکاح کے وقت عورت کی دینداری کو بہت اہمیت دی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''عورت سے چار چیزوں کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے ① مال و دولت ② حسب و نسب ③ خوب صورتی ④ دینداری، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تمہیں دیندار عورت سے نکاح کرنے میں کامیابی حاصل کرنی چاہئے۔'' (بخاری)

ہم یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سبق آموز واقعہ بیان کرنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد مبارک کی بہترین عملی تفسیر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول مبارک تھا کہ رات کو شہر میں رعایا کا حال معلوم کرنے کے لئے گشت کیا کرتے۔ ایک رات گشت کرتے کرتے تھک گئے اور ایک مکان کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں مکان کے اندر سے ایک عورت کی آواز آئی جو اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی ''اٹھو اور دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈال دو۔'' لڑکی نے کہا ''ماں! امیر المؤمنین نے دودھ میں پانی ملانے سے منع کر رکھا ہے۔'' ماں نے جواب دیا ''یہاں کون سا امیر المؤمنین دیکھ رہے ہیں، اٹھ کر پانی ملا دو۔'' بیٹی نے کہا ''ماں! امیر المؤمنین تو نہیں دیکھ رہے، اللہ تو دیکھ رہا ہے۔'' صبح ہوتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیوی سے کہا ''جلدی سے فلاں گھر جاؤ اور دیکھو ان کی بیٹی شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ۔'' معلوم ہوا کہ بیٹی بیوہ ہے۔ آپ نے بلا تامل اپنے بیٹے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے اس کی شادی کر دی۔ اسی لڑکی کی اولاد سے پانچویں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز پیدا ہوئے۔

دوران حمل والدہ کے نظریات اور عادات کے علاوہ والدہ کے روزمرہ کے معمولات مثلاً زیر بحث رہنے والی گفتگو، زیر مطالعہ رہنے والے رسائل، جرائد، کتب، زیر سماعت رہنے والی کیسٹس یا دیگر پسندیدہ یا ناپسندیدہ آوازیں، زیر نظر رہنے والی اشیاء، خاکے، تصویریں وغیرہ سب کچھ زمانہ حمل میں بچے پر اثر انداز

ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسلام روز اول سے ہی اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو صنفی جذبات کے امڈتے طوفانوں میں بھی شیطان کے غلبہ سے محفوظ رکھا جائے اور رحمان سے تعلق اور رشتہ کسی بھی لمحے ٹوٹنے نہ پائے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ''شب عروسی میں پہلی ملاقات پر شوہر کو بیوی کے لئے یہ دعا مانگنی چاہئے''اے اللہ! میں تجھ سے اس (بیوی) کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جس فطرت پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس (بیوی) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جس فطرت پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (ابوداؤد) صحبت سے قبل میاں بیوی جذبات کی دنیا میں ہر چیز سے بے نیاز اور بے خبر ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی اسلام یہ چاہتا ہے کہ ان کے جذبات اور خواہشات بے لگام نہ ہوں اور وظیفہ زوجیت کو محض ایک جنسی لذت کے حصول کا ذریعہ نہ سمجھیں بلکہ ان کی نظر وظیفہ زوجیت کے اصل مقصد نیک اور صالح اولاد پر ہونی چاہئے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے''اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس چیز سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔'' (بخاری و مسلم) قرار حمل سے پہلے ہی میاں بیوی کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے، اللہ سے نیکی طلب کرنے اور شر سے پناہ مانگنے کی تعلیم دے کر اسلام دونوں میاں بیوی کے جذبات، خیالات اور خواہشات کو شر سے خیر کی طرف، گناہ سے نیکی کی طرف اور برائی سے اچھائی کی طرف موڑ دینا چاہتا ہے تاکہ دوران حمل میاں بیوی کے معمولات پر نیکی اور خیر غالب رہے اور آنے والی روح نیکی اور خیر کی صفات لے کر اس دنیا میں آئے۔

② دوسرا دور...... پیدائش سے لے کر بلوغت تک:

بچے کی پیدائش پر سب سے پہلے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنے کی ہدایت دی گئی ہے اور پھر کسی نیک اور علم دین شخص سے تحنیک [1] اور برکت کی دعا کروانا مسنون ہے۔ ساتویں روز بچے کی طرف سے اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا (عقیقہ کرنا) اور اچھا نام رکھنا مسنون ہے۔ [2] یہ سارے اقدام بچے کو ایک پاکیزہ، باسعادت اور صالح زندگی عطا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

[1] کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنے کو ''تحنیک'' (گڑھتی یا گھٹی) کہتے ہیں۔

[2] ماہر نفسیات کے نزدیک اچھے نام انسان کی شخصیت اور کردار پر بڑے گہرے اثرات ڈالتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔'' (مسلم)

ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دو، دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھے تو اسے مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے سونے کی جگہ (یعنی بستر یا کمرہ) الگ الگ کرو۔'' (بخاری) غور فرمایئے! رسول اکرم ﷺ کے اس ایک مختصر سے حکم میں بچہ کی تربیت کے کتنے اہم نکات شامل ہیں۔ نماز پڑھنے سے پہلے بچے کو رفع حاجت، غسل اور وضو کی ابتدائی باتیں بتائی جائیں گی۔ کپڑوں کی پاکیزگی اور پاک جگہ کا تصور دیا جائے گا، مسجد اور مصلی کا تعارف کروایا جائے گا، امامت اور جماعت کی تعلیم دی جائے گی، ان ساری باتوں سے قدرتی طور پر بچے کے اندر صاف ستھری اور نظم وضبط والی زندگی بسر کرنے کا شعور پیدا ہوگا۔

مذکورہ حدیث شریف کے آخری حصہ میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ دس سال کی عمر میں بچوں کے بستر (یا ممکن ہو تو کمرے) الگ الگ کردو، ہر آدمی جانتا ہے کہ دوران نیند میں انسان کی کیفیات کیا ہوتی ہیں، کمرے الگ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ بچوں کے اندر اللہ تعالیٰ نے فطری حیا کا جو جذبہ ودیعت فرمایا ہے وہ نہ صرف قائم ودائم رہے بلکہ مزید پروان چڑھے۔ آرام کے اوقات میں نابالغ بچوں کو بھی اپنے والدین کے پاس اجازت لے کر آنے کا حکم دے کر اسلام نے عصمت وعفت اور شرم وحیا کا ایک ایسا بلند معیار مقرر فرما دیا ہے جس کا کسی دوسرے مذہب میں تصور تک نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ضروری ہے کہ تمہارے غلام اور نابالغ بچے تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آئیں ① صبح کی نماز سے پہلے ② دوپہر کو، جب تم (آرام کے لئے) کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو ③ عشاء کی نماز کے بعد (جب تم سونے کے لئے بستر پر چلے جاؤ)'' (سورہ نور، آیت نمبر 59)

بلوغت کی عمر سے پہلے یہ تمام احکام بچے کے اندر صنفی جذبات پیدا ہونے کے مواقع کم سے کم کر دیتے ہیں اور بچہ قدرتی طور پر ایک پاکیزہ صاف ستھرے ماحول کا عادی بن جاتا ہے۔

③ تیسرا دور...... بلوغت سے نکاح تک:

بلوغت کی حدود میں داخل ہوتے ہی مرد عورت پر وہ تمام قوانین نافذ ہو جاتے ہیں جو اس سے پہلے نابالغ ہونے کی وجہ سے نافذ نہیں تھے۔ [1] بلوغت کے بعد مرد اور عورت میں صنفی جذبات بیدار ہونے لگتے ہیں۔ صنف مخالف کے لئے قدرتی طور پر کشش کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اسلام ان جذبات کو بتدریج

[1] یاد رہے لڑکوں کے لئے بلوغت کی علامت احتلام ہے اور لڑکیوں کی بلوغت کی علامت حیض کی ابتداء ہے۔

مختلف احکام کے ذریعے کمال حسن تدبیر اور حکمت کے ساتھ نکاح کے مرحلے تک جنسی آلائشوں سے پاک اور صاف رکھنے کا اہتمام کرتا ہے۔اس سلسلے میں دیئے گئے احکام درج ذیل ہیں:

(1) محرم اور غیر محرم رشتوں کی تقسیم:

مسلمان گھرانے میں آنکھ کھولنے والا بچہ شعور کی عمر تک پہنچنے سے پہلے یہ جان چکا ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ گھر کے اندر رہنے والے تمام افراد مثلاً دادا، دادی، والدین اور بہن بھائی ایسے مقدس اور محترم رشتے ہیں جہاں صنفی جذبات کا تصور بھی گناہ ہے، والدین اور بہن بھائیوں کے بعد کچھ دوسرے اعزہ و اقارب جن سے زندگی میں بکثرت میل جول رہتا ہے اور کسی حد تک انسان ان کے ساتھ گھل مل کر رہنے پر مجبور ہوتا ہے۔مثلاً چچا، ماموں، پھوپھی، خالہ وغیرہ۔ان کو بھی حرام رشتے [1] قرار دے کر شریعت نے ہر مرد و عورت کے گرد اعزہ و اقارب کا ایک ایسا حلقہ بنا دیا ہے جس میں انسان کے صنفی جذبات میں ہیجان پیدا ہونے کے مواقع نہ ہونے کے برابر رہ جاتے ہیں۔حرام رشتوں کے اس حلقہ سے باہر غیر محرم رشتہ داروں یا اجنبیوں کے لئے جہاں صنفی جذبات میں ہیجان پیدا ہونے کے مواقع ہر آن موجود رہتے ہیں، وہاں شریعت نے بعض دوسری تدابیر اختیار کی ہیں، جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

(2) ساتر لباس پہننے کا حکم:

گھر کی عام چوبیس گھنٹے کی زندگی میں اسلام نے مردوں اور عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ایسا لباس استعمال کریں کہ جس سے ان کا ستر ظاہر نہ ہو۔یاد رہے کہ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''مرد کا ناف کے نیچے اور گھٹنے سے اوپر (کا حصہ) سب چھپانے کے لائق ہے۔ (دارقطنی) جبکہ عورتوں کا ستر ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا جسم ہے۔عورتوں کو رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا ہے''جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہئے، سوائے چہرے اور کلائی کے جوڑ تک۔'' (ابوداؤد) ساتر لباس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لباس ایسا باریک، تنگ یا مختصر نہ ہو جس سے ستر کے اعضاء ظاہر ہو رہے ہوں۔ارشاد نبوی ﷺ ہے ''ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی رہتی ہیں، جنت میں داخل نہ ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی۔'' (مسلم)

---

[1] حرام رشتوں کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب ہذا کا باب ''حرام رشتے۔''

یاد رہے ساتر لباس کا یہ حکم گھر کے اندر محرم رشتہ داروں (دادا، باپ یا بھائی وغیرہ) کے لئے ہے۔ غیر محرم رشتہ داروں یا اجنبیوں سے حجاب کا حکم دیا گیا ہے جس کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا۔

③ گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم:

بالغ ہونے کے بعد گھر کے مردوں (باپ یا بھائی یا بیٹے) کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں۔[1] خاموشی کے ساتھ اچانک داخل نہ ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ گھر کی عورتیں (بیوی کے علاوہ) ایسی حالت میں ہوں جس میں انہیں دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو انہیں چاہئے کہ گھر میں اسی طرح اجازت لے کر آئیں جس طرح ان سے پہلے (گھر کے دوسرے بالغ) لوگ اجازت لے کر آتے ہیں۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 59) اپنے ہی گھر کی خواتین سے اس قدر ''پر تکلف'' طرز زندگی کا حکم دے کر شریعت مردوں اور عورتوں میں شرم وحیا کا جذبہ پختہ کر دینا چاہتی ہے تا کہ گھر سے باہر غیر محرم عورتوں اور مردوں کا ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلف گفتگو اور بے باکانہ میل ملاپ کا مزاج ہی نہ بننے پائے۔

④ حجاب کا حکم:

گھر کے اندر خواتین کو حکم یہ ہے کہ وہ اپنے ستر کے حصوں (ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ باقی سارا جسم) کو مکمل طور پر چھپا کر رکھیں۔ گھر سے باہر نکلتے ہوئے مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے چہرے کو بھی ڈھانپ کر رکھیں۔ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں صحابیات رضی اللہ عنہن اس حکم پر سختی سے عمل کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حج کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں کہ دوران حج قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم اپنی چادریں منہ پر لٹکا لیتیں جب وہ گزر جاتے تو چادریں منہ سے ہٹا لیتیں۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) یاد رہے حالت احرام میں عورتوں کو چہرے کا پردہ نہ کرنے کا حکم ہے جو کہ بذات خود چہرے کے پردے کا بڑا واضح ثبوت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث میں ''نَحْنُ'' (یعنی ہم صحابیات رضی اللہ عنہن) کے الفاظ اس بات پر شاہد ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں چہرے کا

---

[1] گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دروازے پر کھڑے ہو کر ''السلام علیکم'' کہا جائے۔ اندر سے ''وعلیکم السلام'' کی آواز آجائے تو آدمی اندر چلا جائے ورنہ انتظار کرے۔

پردہ صرف ازواج مطہرات میں ہی نہیں بلکہ تمام صحابیات میں مکمل طور پر رائج ہو چکا تھا۔

تہذیب مغرب کے دلدادہ حضرات نے چہرہ کے پردہ سے جان چھڑانے کے لئے قرآنی اور احادیث مبارکہ پر بڑی بڑی لمبی بحثیں کی ہیں۔ ہمارے نزدیک اصل مسئلہ دلائل کا نہیں بلکہ ایمان کا ہے، لہٰذا ہم علمی بحث سے صرفِ نظر کرتے ہوئے یہاں ایک جاپانی نومسلمہ ''خولہ لکاتا'' جوکہ جاپان میں پیدا ہوئی، فرانس میں تعلیم حاصل کی اور وہیں مسلمان ہوئی، مصر سعودی عرب کے مطالعاتی دورے کئے، حجاب کے موضوع پر اس کے شائع شدہ تاثرات کے بعض حصے من وعن نقل کر رہے ہیں۔ [1]

''قبولِ اسلام سے قبل میں چست پینٹ اور منی اسکرٹ پہنتی تھی لیکن اب میری لمبی پوشاک نے مجھے مسرور کر دیا۔ مجھے یوں لگا جیسے میں ایک شہزادی ہوں، پہلی مرتبہ میں نے حجاب پہننے کے بعد اپنے آپ کو پاکیزہ اور محفوظ سمجھا، مجھے احساس ہوا کہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگئی ہوں، میرا حجاب صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی نہیں تھا بلکہ میرے عقیدے کا برملا اظہار بھی تھا۔ حجاب پہننے والی مسلمان عورت جمِ غفیر میں بھی قابل شناخت ہوتی ہے (کہ وہ مسلمان ہے) جبکہ غیر مسلم کا عقیدہ صرف الفاظ کے ذریعے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔''

''منی اسکرٹ کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو میری ضرورت ہے تو مجھے لے جا سکتے ہیں، حجاب صاف طور پر بتاتا ہے کہ میں آپ کے لئے ممنوع ہوں۔''

''موسم گرما میں ہر شخص گرمی محسوس کرتا ہے لیکن میں نے حجاب کو اپنے سر اور گردن پر براہ راست پڑنے والی سورج کی کرنوں سے بچنے کا موثر ذریعہ پایا۔

''پہلے پہلے مجھے حیرت ہوتی تھی کہ مسلم بہنیں برقعے کے اندر کیسے آسانی سے سانس لے سکتی ہیں، اس کا انحصار عادت پر ہے جب عورت اس کی عادی ہو جاتی ہے تو کوئی دقت نہیں رہتی۔ پہلے بار میں نے نقاب لگایا تو مجھے بڑا اچھا لگا، انتہائی حیرت انگیز، ایسا محسوس ہوا گویا میں ایک اہم شخصیت ہوں مجھے ایک ایسے شاہکار کی مالکہ ہونے کا احساس ہوا جو اپنی پوشیدہ مسرتوں سے لطف اندوز ہو میرے پاس ایک خزانہ تھا جس کے بارے میں کسی کو معلوم نہ تھا، جسے اجنبیوں کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔''

''جب میں نے سردیوں کا برقعہ بنایا تو اس میں آنکھوں کا باریک نقاب بھی شامل کر لیا اب میرا پردہ

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ترجمان القرآن، مارچ 1997ء

مکمل تھا۔اس سے مجھے یک گونہ آرام ملا اب مجھے بھیڑ میں کوئی پریشانی نہ تھی۔ مجھے محسوس ہوا کہ میں مردوں کے لئے غیر مرئی ہوگئی ہوں۔آنکھوں کے پردے سے قبل مجھے اس وقت بڑی پریشانی ہوتی تھی جب اتفاقیہ طور پر میری نظریں کسی مرد کی نظروں سے ٹکراتی تھیں۔اس نئے نقاب نے سیاہ عینک کی طرح مجھے اجنبیوں کی گھورتی نگاہوں سے محفوظ کر دیا۔''

قابل احترام جاپانی نومسلمہ خاتون کے مذکورہ بالا خیالات میں جہاں مقلدین مغرب کے اعتراضات کے جواب موجود ہیں وہاں ان مسلم خواتین کے لئے درس نصیحت بھی ہے، جنہیں دوپٹے کا بوجھ اٹھانا بھی کسی بلائے جان سے کم نظر نہیں آتا۔ [1] امر واقعہ یہ ہے کہ معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی کا سرطان پھیلانے، صنف مخالف کے اندر جنسی ہیجان برپا کرنے اور جذبات میں آگ لگانے کا سب سے بڑا سبب بے پردگی اور بے حجابی ہی ہے جبکہ حجاب نہ صرف مسلم معاشرے کے کلچر کا اہم ترین جزو ہے بلکہ چوری چھپے آشنائیوں سے لے کر کھلے عام معاشقوں تک ہر فتنے کا موثر ترین سد باب بھی ہے لیکن افسوس وطن عزیز میں خواص سے لے کر عوام تک بے حجابی کا مرض اس قدر عام ہو چکا ہے کہ با حجاب خواتین اب ڈھونڈے سے نہیں ملتیں۔ اِلّا من شاء اللہ!

5 غض بصر:

معاشرے کو جنسی ہیجان اور انتشار سے پاک صاف رکھنے کے لئے حجاب ایک ظاہری تدبیر ہے جبکہ ''غض بصر'' کا حکم ایک باطنی تدبیر ہے جس پر تمام مرد اور عورتیں اپنے اپنے ایمان اور تقویٰ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔''غض بصر'' کا مطلب یہ ہے کہ مرد، عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے آنکھیں ملائیں نہ لڑائیں۔ایک دوسرے کو تاڑیں نہ تانکیں نہ جھانکیں۔کہا جاتا ہے آنکھیں شیطان کے تیروں

---

[1] یہاں ہم ایک پاکستانی خاتون شہناز لغاری کا ذکر بھی کرنا چاہیں گے جو 9 برسوں سے پاکستان میں برقعہ پہن کر بطور کیپٹن پائلٹ اور انسٹرکٹر کام کر رہی ہیں نیز ''پاکستان ویمن پائلٹ ایسوسی ایشن'' کی چیئر پرسن اور ''انٹرنیشنل حجاب تحریک'' کی سربراہ بھی ہیں۔انہوں نے ایک روزنامہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا ''جب میں پانچویں جماعت میں تھی تو مجھے والدین نے پردہ کروانا شروع کروادیا، لڑکیاں میرا مذاق اڑاتیں، لیکن میں نے برقعہ ترک نہیں کیا۔آج ساری دنیا کی لڑکیاں میرا حوالہ دیتی ہیں کہ اگر شہناز برقعہ پہن کر جہاز اڑا سکتی ہے تو ہم برقعہ پہن کر کوئی دوسرا کام کیوں نہیں کرسکتیں؟'' شہناز نے مزید بتایا کہ ''انہیں مختلف مسلم ممالک سے پرکشش آفرز ہو چکی ہیں کہ میں ان ممالک میں برقعہ پہن کر جہاز اڑاؤں۔'' (نوائے وقت 27 نومبر 1997ء) مذکورہ مثال سے یہ اعتراض بھی ختم ہو جاتا ہے کہ حجاب، خواتین کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔عشق و محبت کی داستانوں میں نگاہوں کے ملاپ، نگاہوں میں، اشاروں کنایوں اور نگاہوں ہی نگاہوں میں پیغام رسانی اور بول چال کی لذت کا اندازہ ہر بالغ مرد اور عورت کو ہوسکتا ہے۔نگاہوں کے اسی ملاپ کی لذت کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے آنکھ کا زنا قرار دیا ہے جس سے بچنے کے لئے مردوں کو یہ حکم دیا گیا ہے ''(اے محمد!) مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں (عورتوں کو دیکھنے سے) بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (یعنی شرمگاہوں کو عریاں نہ ہونے دیں اور زنا نہ کریں) یہی طریقہ پاکیزگی والا ہے۔'' (سورہ نور آیت نمبر 30) عورتوں کو غض بصر کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا ہے ''اے نبی! مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں (مردوں کو دیکھنے) سے بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 31) یاد رہے اچانک، غیر ارادی طور پر پڑنے والی نظر کو شریعت نے معاف رکھا ہے۔دوبارہ ارادے سے دیکھنا منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی ''اے علی! عورت پر پہلی نظر (یعنی غیر ارادی) کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا، کیونکہ پہلی معاف ہے، دوسری نہیں۔'' (ابوداؤد)

6 اختلاط مرد و زن کی ممانعت:

اختلاط مرد و زن، دونوں صنفوں میں آرائش حسن، جذبہ نمائش اور جلوہ آرائی جیسی فطری کمزوریوں کو بیدار کرنے کا بہت بڑا محرک ہے۔خصوصاً بلوغت کی عمر میں داخل ہونے کے بعد مخلوط محفلوں اور پروگراموں میں پرکشش چہرے نظروں ہی نظروں میں کتنی منزلیں طے کر لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد چوری چھپے نامہ و پیام، خفیہ ملاقاتوں اور عشق و محبت کے وعدوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو گھر سے فرار، اغوا، مقدمہ بازی، کورٹ میرج سے ہوتا ہوا انتقام اور قتل و غارت تک جا پہنچتا ہے۔یہ ساری فتنہ سامانیاں، بے پردگی اور مخلوط محفلوں کی پیدا کردہ ہیں لہٰذا اسلام معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلانے اور سوسائٹی کا سکون درہم برہم کرنے والے اس محرک کو زندگی کے ہر شعبہ میں ممنوع قرار دیتا ہے۔

اختلاط مرد و زن کو روکنے کے لئے شریعت نے خواتین کے لئے بعض اسلامی احکام تک بدل ڈالے ہیں۔مثلاً مردوں کے لئے نماز باجماعت واجب ہے، عورتوں سے یہ وجوب ساقط کر دیا گیا ہے۔ مردوں کے لئے مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے جبکہ عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

مردوں کے لئے نماز جمعہ واجب ہے، عورتوں کے لئے واجب نہیں۔ مردوں پر جہاد واجب ہے، عورتوں پر نہیں۔ نماز جنازہ مردوں کے لئے فرض (کفایہ) ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ اسلام کے ان احکام کو سامنے رکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جو شریعت معاشرے کو صنفی ہیجان اور جنسی انتشار سے بچانے کے لئے مخلوط عبادت کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں وہ شریعت مخلوط محفلوں، مخلوط ڈراموں، مخلوط کھیلوں، مخلوط تعلیم، مخلوط ملازمتوں اور مخلوط سیاست کی اجازت کیسے دے سکتی ہے؟ المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں زندگی کے تمام شعبوں میں جس دیدہ دلیری اور ڈھٹائی سے حکومت اور غیر حکومتی سطح پر شریعت کے اس حکم کی نافرمانی کی جارہی ہے وہ ساری قوم کو اللہ کے عذاب میں مبتلا کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اختلاط مرد و زن کی برائی معاشرے میں اس قدر سرایت کر چکی ہے کہ مرض کا علاج کرنے والے خود اس مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ تنزل اور انحطاط کے اس مقام سے قوم کی واپسی کا دور دور تک کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

7 بعض دیگر ہیجان انگیز اسباب کی ممانعت:

اسلام چونکہ معاشرے کو حتی الامکان صنفی ہیجان اور جنسی انتشار سے پاک اور صاف رکھنا چاہتا ہے لہٰذا جہاں شریعت فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے بڑے بڑے اسباب کا قلع قمع کرتی ہے وہاں بظاہر چھوٹے چھوٹے لیکن انتہائی خطرناک اسباب پر پابندیاں لگا کر ہر طرح کے چور دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔ ذیل میں ہم ایسے ہی بعض اسباب کا ذکر کر رہے ہیں:

(ا) خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت:

ارشاد نبوی ہے: ''جو عورت نماز کے لئے مسجد جانا چاہے وہ خوشبو (کا اثر ختم کرنے کے لئے اسی طرح) غسل کرے جس طرح جنابت سے غسل کرتی ہے۔'' (نسائی)

(ب) غیر محرم کے ساتھ ملنے کی ممانعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہر گز تنہائی میں نہ ملے الا یہ کہ اس کا محرم ساتھ ہو نہ ہی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔'' (مسلم)

ارشادِ نبوی ﷺ ہے : شوہروں کی غیر موجودگی میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ کیونکہ تم میں سے ہر کسی کے اندر شیطان اس طرح گردش کر رہا ہے جس طرح خون کرتا ہے۔'' (ترمذی)

(ج) غیر محرم کو چھونے کی ممانعت :

ارشادنبوی ﷺ ہے: ''غیر محرم عورت کو چھونے سے بہتر ہے کہ وہ مرد اپنے سر میں لوہے کی سیخ چبھو لے۔'' (طبرانی)

(د) ایک دوسرے کا ستر دیکھنے کی ممانعت:

ارشادِنبوی ﷺ ہے'' کوئی مرد دوسرے مرد کا اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کا ستر نہ دیکھے۔'' (مسلم)

(ھ) اکٹھا سونے کی ممانعت :

ارشادنبوی ﷺ ہے: ''کوئی مرد، دوسرے مرد کے ساتھ یا کوئی عورت، دوسری عورت کے ساتھ ایک چادر میں نہ سوئے۔'' (مسلم)

(و) غیر محرموں کے سامنے اظہار زینت کی ممانعت :

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''اے نبی ﷺ! مومن عورتوں سے کہو اپنی نگاہیں (مردوں کی نگاہوں میں ڈالنے سے) بچا کے رکھیں، اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔'' ''اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں ایسا نہ ہو کہ وہ زینت جو انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 31)

یاد رہے سوائے ہاتھوں اور چہرے کے جو از خود ظاہر ہونے والے حصے ہیں، عورت کا باقی سارا جسم سر سے لے کر پاؤں تک ستر ہے۔ جسے گھر کے اندر محرموں سے بھی (سوائے شوہر کے) چھپانا ضروری ہے۔ زینت سے مراد گھر کے اندر روز مرہ کے وہ معمولات ہیں، جن میں کنگھی کرنا، خوشبو، سرمہ، مہندی لگانا یا اچھے ملبوسات اور زیور وغیرہ پہننا شامل ہیں جس کا اظہار صرف محرموں کے سامنے جائز ہے۔ [1] غیر

---

[1] جن رشتہ داروں کے سامنے اظہار زینت جائز ہے، وہ یہ ہیں: باپ، دادا، نانا، پڑنانا، شوہر کا باپ، دادا، پڑدادا، نانا، پڑنانا وغیرہ۔ بیٹے، پوتے، پڑپوتے، نواسے، پڑنواسے وغیرہ۔ بھائی اور ان کے بیٹے، پوتے، پڑپوتے، نواسے اور پڑنواسے۔ بہنوں کے پوتے، پڑپوتے، نواسے اور پڑنواسے وغیرہ۔

محرموں کے علاوہ شریعت نے بے حیا اور اخلاق باختہ عورتوں کے سامنے بھی اظہار زینت کی اجازت نہیں دی تا کہ وہ سوسائٹی میں فتنے برپا نہ کرتی پھریں۔

(ذ) غیر محرم مردوں کو بلا ضرورت آواز سنانے کی ممانعت :

ارشادِ نبوی ﷺ ہے : ''دوران نماز کسی ضرورت کے لئے (مثلاً امام کی بھول وغیرہ) مرد سبحان اللہ کہیں لیکن عورتیں تالی بجائیں۔'' (بخاری و مسلم) اسی وجہ سے عورت کو اذان دینے کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔

(ح) گانے بجانے کی ممانعت :

مردوں اور عورتوں کے صنفی جذبات کو بھڑکانے کا سب سے موثر ذریعہ گانا بجانا اور موسیقی ہے۔ اگر اس گانے کے ساتھ متحرک تصویریں بھی ہوں تو یہ ایک ایسا دودھارا شیطانی ہتھیار بن جاتا ہے جو صنفی جذبات میں آگ لگا کر انسان کو حیوان بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ہر طرح کی موسیقی اور گانا سننے سے منع فرمادیا ہے اور ایسا کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب کی وعید سنائی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :''اس امت کے لوگوں پر زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور (آسمان سے (پتھروں کی بارش برسنے کا عذاب آئے گا۔'' کسی صحابی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب گانے، بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی، آلات موسیقی عام استعمال ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔'' (ترمذی)

(ط) مخرب اخلاق لٹریچر :

عورتوں کی عریاں اور نیم عریاں رنگین تصاویر پر مشتمل روزنامے ہفت روزے اور ماہنامے نیز ادب کے نام پر فحش گندے اور غلیظ ناول اور دیگر مخرب اخلاق لٹریچر معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کا ایک بہت بڑا شیطانی ہتھیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے مخرب اخلاق لٹریچر کی اشاعت پر قرآن مجید میں عذاب الیم کی خبر دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:''جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں فحاشی پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 19)

8 نکاح کا حکم:

فرد کے تزکیہ نفس اور اصلاح کی مختلف تدبیریں اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام نکاح کرنے کا حکم بھی دیتا ہے جو کہ نہ صرف خاندانی نظام کی مضبوط اور مستحکم بنیاد بنتا ہے بلکہ انسان کے اندر شرم وحیا اور عصمت وعفت کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے ''نکاح آنکھوں کو نیچا کرتا ہے اور شرمگاہ کو بچاتا ہے۔''(مسلم) نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''نکاح آدھا دین ہے۔''(بیہقی) نکاح کی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے نکاح کا طریقہ بڑا سہل اور آسان رکھا ہے، نہ مہر کی حد نہ جہیز کی پابندی نہ بارات کا تکلف، نہ زبان، رنگ ونسل، قوم اور قبیلہ کی قید صرف مسلمان ہونے کی شرط رکھی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں شادی کی اور رسول اکرم ﷺ کو خبر تک نہ ہوئی۔ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر زعفران کا رنگ دیکھ کر پوچھا ''یہ کیا ہے؟'' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں نے انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔''(بخاری) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک غزوہ سے واپسی پر نبی اکرم ﷺ کو بتایا ''یارسول اللہ ﷺ! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔'' پوچھا: ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''بیوہ سے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کنواری سے شادی کیوں نہیں کی، وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اُس سے کھیلتا۔''(مسلم) گویا نہ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے نکاح کی بروقت خبر دینا رسول اکرم ﷺ کو ضروری سمجھتے تھے نہ رسول اکرم ﷺ نے کبھی اس بات پر اظہار ناراضگی فرمایا کہ مجھے دعوت کیوں نہیں دی گئی؟ ایک صحابی کے پاس نکاح کے لئے کچھ بھی نہیں تھا حتی کہ مہر میں دینے کے لئے لوہے کی انگوٹھی بھی میسر نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا نکاح قرآن مجید کی آیات پر ہی کر دیا۔(بخاری) نہ مہر، نہ جہیز، نہ بارات، ان تمام سہولتوں کے باوجود اگر کوئی نکاح نہ کرے تو اس کے بارے میں ارشاد مبارک ہے۔ ''وہ مجھ سے نہیں۔''(مسلم)

9 روزہ......نکاح کا متبادل:

جب تک نکاح کے لئے حالات سازگار نہ ہوں اس وقت تک رسول اکرم ﷺ نے (حسب استطاعت) روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے روزے کا مقصد یہ بتایا ہے ''تاکہ تم لوگ پرہیزگار بن جاؤ۔''(سورہ بقرہ، آیت نمبر 183) رسول اکرم ﷺ نے بھی روزہ کا مقصد

بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے ''روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ بیہودہ اور فحش کاموں سے رکنے کا نام ہے۔'' (ابن خزیمہ) جس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کے اندر موجود شہوانی اور حیوانی جذبات کی شدت کو ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جو شخص نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہوں، اسے روزے رکھنے چاہئیں، روزہ اس کی خواہش نفس ختم کر دے گا۔'' (مسلم) یاد رہے کہ بلوغت سے قبل اسلام بچوں کو سختی سے نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ''نماز برائی اور فحش کاموں سے روکتی ہے۔'' (سورہ عنکبوت، آیت نمبر 45) نماز کے ان فوائد کے ساتھ روزہ کے حکم کا اضافہ گویا انسان کو صنفی انتشار سے محفوظ رکھنے کے لئے دوہری معاونت مہیا کرتا ہے۔

⑩ آخری چارہ کار:

اصلاح نفس اور تزکیہ نفس کی تمام ظاہری اور باطنی تدابیر کے باوجود اگر کوئی شخص اپنے شہوانی جذبات کو کنٹرول نہیں کرتا اور وہ کچھ کر گزرتا ہے جسے اسلام ہر صورت میں روکنا چاہتا ہے یعنی زنا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مرد یا عورت اسلامی معاشرہ میں رہنے کے قابل نہیں۔ ان پر انسانیت کی بجائے حیوانیت غالب ہے۔ ایسے مجرموں کو راہ راست پر لانے کے لئے اسلام نے آخری چارہ کار کے طور پر مجمع عام میں بلا رو رعایت سو کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''زنا کار عورت اور زنا کار مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور قانون الٰہی (نافذ کرتے وقت) تمہیں ان پر ہرگز ترس نہیں کھانا چاہئے۔ اگر تم واقعی اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو اور جب ان کو سزا دی جائے تو مسلمانون میں سے ایک جماعت ان کو دیکھنے کے لئے موجود رہے۔'' (سورہ نور آیت نمبر 1) زنا کے علاوہ کسی بے گناہ عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے کے لئے بھی شریعت نے اَسّی کوڑوں کی سزا مقرر کی ہے، جسے حد قذف کہا جاتا ہے۔ ایسے مفسد اور فتنہ پرور لوگوں کو مزید بے توقیر کرنے کے لئے یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ آئندہ ان کی کسی بھی معاملے میں گواہی تسلیم نہ کی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر (بدکاری) کا الزام لگائیں اور پھر چار گواہ پیش نہ کریں انہیں اَسّی کوڑے مارو اور آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو ایسے لوگ خود

ہی بدکار ہیں۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 1)

وضاحت : نکاح کے بعد زنا کی سزا سنگسار کرنا ہے جس کا ذکر اگلے صفحات میں آئے گا۔ان شاء اللہ!

④چوتھا دور......نکاح کے بعد تادمِ آخر:

نکاح کے بعد صنفی اعتبار سے انسان کے اندر سکون، قرار اور آسودگی کی کیفیت پیدا ہوجانی چاہئے تاہم اس کا انحصار بھی میاں بیوی کے باہمی روّیوں پر ہے۔اس لئے اس مرحلہ پر بھی اسلام فریقین کے جنسی جذبات کو بے راہ روہونے سے بچانے کے لئے پوری پوری راہنمائی کرتا ہے۔نکاح کے بعد میاں بیوی کے لئے اسلامی تعلیمات حسب ذیل ہیں:

① شوہر کے جنسی جذبات کا احترام:

عورت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے جنسی جذبات کا امکانی حد تک احترام کرے اور اس کی خواہش نفس پوری کرے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب شوہر، بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے تو وہ ذات جو آسمانوں میں ہے، ناراض رہتی ہے۔حتی کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہوجائے۔'' (مسلم) اسلام نے عورت کو شوہر کے جنسی جذبات کا خیال رکھنے کی اس حد تک تاکید کی ہے کہ اگر عورت نفلی روزہ رکھنا چاہے تو وہ بھی شوہر سے اجازت لے کر رکھے۔(بخاری)

②چار شادیوں کی اجازت :

اسلام چونکہ ہر قیمت پر معاشرے سے جنسی انارکی اور جنسی انتشار روکنا چاہتا ہے، لہٰذا اس نے مردوں کو حسب خواہش ایک سے زائد بیک وقت چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :''اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کرسکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین یا چار چار سے نکاح کرلو،لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان (بیویوں) کے درمیان عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی کرو۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 3) گویا اسلام کو یہ تو گوارا ہے کہ عدل وانصاف رکھتے ہوئے کوئی شخص دو یا تین حتی کہ چار عورتوں سے نکاح کرکے لطف اندوز ہولےلیکن یہ قطعاً گوارا نہیں کیا

کہ مرد حضرات غیر محرم عورتوں سے چوری چھپے آشنائیاں کرتے پھریں۔ غیر محرم عورتوں سے دل بہلائیں یا ان سے آنکھیں لڑائیں۔ نہ ہی یہ گوارا ہے کہ مرد خواتین بیوٹی پارلروں، سلمنگ سنٹروں، مینا بازاروں اور ناچ گھروں کی رونقیں بڑھائیں، نہ ہی یہ گوارا ہے کہ مرد حضرات نائٹ کلبوں، قحبہ خانوں اور طوائفوں کے ڈیروں کو آباد کریں، نہ ہی یہ گوارا ہے کہ معاشرے میں نابالغ بچیاں جنسی تشدد کا شکار ہوں، زنا کی کثرت ہو اور ایسے حرامی بچے پیدا ہوں، جنہیں اپنی ماں کا پتہ ہو نہ باپ کا!

ایک سے زائد شادیوں کے حوالے سے ہم یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ برصغیر ہندوپاک کے قدیم رسم و رواج اور طرز معاشرت کے مطابق ہمارے ہاں آج بھی نکاح ثانی کے بارے میں شدید نفرت اور کراہت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ حتی کہ بعض اوقات معقول وجہ (مثلاً عورت کی مستقل بیماری یا اولاد نہ ہونا وغیرہ) کے باوجود مرد کے نکاح ثانی کو قابل مذمت اور قابل ملامت سمجھا جاتا ہے۔ اسی رسم و رواج کے پیش نظر حکومت پاکستان نے یہ قانون نافذ کر رکھا ہے کہ مرد کے لئے نکاح ثانی سے قبل پہلی بیوی سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، جو کہ سراسر غیر اسلامی ہے۔ اسلام میں دوسری، تیسری یا چوتھی شادی کے لئے عدل کی شرط کے علاوہ کوئی دوسری شرط نہیں اور اس کی مصلحت اور حکمت کا ذکر گزشتہ سطور میں ہو چکا ہے۔ یہاں ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے بارے میں دل میں کراہت یا ناپسندیدگی محسوس کرتے ہوئے سو بار ڈرنا چاہئے کہیں اس وجہ سے عمر بھر کی ساری محنت اور کمائی ضائع نہ ہو جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَرِھُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ (9:47)﴾ ''چونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے، لہٰذا اللہ نے ان کے سارے اعمال ضائع کر دیئے۔'' (سورہ محمد، آیت نمبر 9)

③ شوهر کے سامنے غیر محرم عورتوں کا تذکرہ کرنے کی ممانعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ اس طرح (راز و نیاز کے ساتھ) نہ رہے کہ پھر (جا کر) اپنے شوہر سے اس کا حال یوں بیان کرے جیسے وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (بخاری)

④ جنسی زندگی کے راز افشا کرنے کی ممانعت :

ارشادنبوی ﷺ ہے: ''قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے براشخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کی راز کی باتیں دوسروں کو بتائے۔'' (مسلم)

⑤ شوہر کے رشتہ داروں سے پردہ کا حکم :

ایک بار رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمائی ''عورتوں کے پاس تنہائی میں نہ جاؤ۔'' ایک صحابی نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ خاوند کے رشتہ داروں کے بارے میں کیا حکم ہے؟'' آپ نے ارشادفرمایا ''وہ تو موت ہے۔'' (ترمذی)

یاد رہے کہ خاوند کے رشتہ داروں سے مراد اس کے حقیقی بھائیوں کے علاوہ قریبی اعزہ بھی ہیں۔ مثلاً چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، وغیرہ۔

⑥ آخری چارہ کار:

جو شخص نکاح ثانی کے باوجود زنا جیسے قبیح جرم کا ارتکاب کرے اس کے لئے شریعت نے واقعتاً ایسی کڑی سزا رکھی ہے کہ وہ دوسروں کے لئے نشان عبرت بن جاتا ہے۔ دیکھنے والے زنا کے تصور سے ہی کانپنے لگتے ہیں۔ دراصل شریعت نے اتنی کڑی سزا (سنگسار کرنا) مقرر ہی اس لئے کی ہے کہ ایک آدھ مجرم کو سزا دے کر پورے معاشرے کو اس گندگی اور غلاظت سے مکمل طور پر پاک اور صاف کر دیا جائے۔

معاشرتی زندگی کے بارے میں اسلام کے یہ ہیں وہ احکام جن پر عمل کر کے معاشرے کو نہ صرف جنسی ہیجان اور صنفی انتشار سے بچایا جاسکتا ہے بلکہ عورت پر ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کو ختم کر کے عزت اور عظمت کا مقام بھی دلایا جاسکتا ہے۔ جب تک ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر خلوص دل سے کتاب وسنت کے ان احکام پر عمل نہیں کرتے، ہمارا معاشرہ لاینحل مسائل کی آگ میں مسلسل جلتا رہے گا۔ اس آگ کو

ٹھنڈا کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ پوری عاجزی اور نیاز مندی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا جائے۔

قارئین کرام! گزشتہ صفحات میں ہم مغربی طرز معاشرت اور اسلامی طرز معاشرت کا مفصل جائزہ لے چکے ہیں۔ایک طائرانہ نظر میں دونوں تہذیبوں کا تقابل درج ذیل جدول میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

نمبر شمار	طرز معاشرت	مغرب	اسلام
1	نکاح	مردوں کی غلامی	سنت رسول/ خاندانی نظام کی بنیاد
2	شوہر کی اطاعت	آزادی نسواں میں رکاوٹ	واجب ہے
3	خاندان میں مرد کی حیثیت	عورت کے برابر	سربراہ خاندان
4	گھرداری	آیاؤں کی ذمہ	عورت کے ذمہ
5	معاشی ذمہ داری	مرد کی طرح عورت بھی ذمہ دار ہے	صرف مرد ذمہ دار ہے
6	عورت کا دائرہ کار	مرد کے دوش بدوش	صرف گھر کے اندر
7	تعداز ازواج	مضحکہ خیز تصور	چار تک اجازت ہے
8	گرل فرینڈ/ بوائے فرینڈ	جزو زندگی	قطعی حرام
9	گھر کے اندر ستر	تصور ہی بارگراں ہے	سر سے پاؤں تک سوائے ہاتھ اور چہرہ کے
10	گھر سے باہر حجاب	تاریک خیالی	عصمت وعفت کی علامت
11	عریانی	روشن خیالی	جہالت کی رسم
12	اختلاط مردوزن	جزو معاشرت	قطعی حرام
13	زنا	تفریح طبع اور دل لگی کا مشغلہ	قطعی حرام
14	شراب	جزو حیات	قطعی حرام
15	بن بیاہی اولاد	قانونی اولاد کے مقابلے میں قابل ترجیح	زندگی بھر کے لئے باعث ندامت وملامت
16	اولاد کی پرورش	لذات حیات میں سب سے بڑی رکاوٹ	والدین کے ذمہ ہے

17	والدین کی خدمت	بارگراں	عین عبادت وسعادت ہے
18	طلاق	مرد کی طرح عورت بھی دے سکتی ہے	صرف مرد دے سکتا ہے

جدول کو دیکھ کر یہ اندزہ لگانا مشکل نہیں کہ دونوں تہذیبیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ دونوں میں بُعد المشرقین ہے جو بات ایک تہذیب میں اچھی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے وہی بات دوسری تہذیب میں بُری نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ جو چیز ایک تہذیب میں روشن خیال تصور کی جاتی ہے، دوسری تہذیب میں وہ سراسر جہالت ہے۔

اہل مغرب کی شہادتیں:

مسلمانوں کا اسلامی طرز معاشرت کے بارے میں مثبت رائے رکھنا ایک فطری امر ہے کہ یہ ان کے ایمان اور عقیدے میں شامل ہے۔ ذیل میں ہم بعض ایسی شخصیتوں کے رائے پیش کررہے ہیں، جنہوں نے مغربی طرز معاشرت میں آنکھ کھولی، پرورش پائی، اسی طرز معاشرت میں تعلیم حاصل کی اور برسوں اسی طرز معاشرت کا حصہ بن کر رہے۔ لیکن جب اسلامی طرز معاشرت کا سنجیدگی سے جائزہ لیا تو اس نتیجہ پر پہنچنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی کہ اسلامی طرز معاشرت ہی دراصل وہ طرز معاشرت ہے جو بنی نوع انسان کے لئے راہ نجات ہے۔

① ''شہزادہ چارلس، ان دنوں قرآن پاک کی تفسیر وترجمہ کے علاوہ دیگر اسلامی کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں اور اکثر مسلمانوں کے دینی پروگراموں میں بھی شرکت کررہے ہیں۔ ان پروگراموں میں وہ مسلمانوں سے اپیل کررہے ہیں کہ دین اسلام کی لازوال تعلیمات کو عام کیا جائے اور دیگر اہل مذاہب میں اس کے متعلق موجود غلط فہمیوں کو دور کرنے کا کام جنگی پیمانہ پر کیا جائے۔ 19 مارچ 1996ء کو محمدی پارک لندن کی مسجد کی ایک تقریب میں انہوں نے ڈیڑھ گھنٹہ مسلمانوں کے درمیان گزارا۔ [1] یاد رہے شہزادہ چارلس 1993ء سے آکسفورڈ یونیورسٹی کے اسلامک سٹڈیز سنٹر کے سرپرست اعلیٰ بھی ہیں۔

[1] روزنامہ خبریں، 7 اپریل 1996ء

② آکسفورڈ کے اسلامک سٹڈیز سنٹر میں ساؤتھ افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے تقریر کرتے ہوئے کہا ''اسلام مکمل راہنمائی کرنے والا واحد فلسفہ حیات ہے۔ براعظم افریقہ میں لوگ جوں جوں اسلام کا عمیق نظر سے مطالعہ کریں گے تو ان کے دلوں میں اسلام کے متعلق پائی جانے والی بدگمانیوں کا ازالہ ناگزیر ہوگا۔ میں دعویٰ سے کہہ رہا ہوں کہ اب یہاں (مغرب میں) بھی اسلام کا بتدریج فروغ یقینی ہوگیا ہے۔''❶

③ مراکش میں متعین جرمن سفیر ولفریڈ ہوف مین نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی تعزیرات پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں چوری کی سزا، ہاتھ کاٹنا، قتل کا بدلہ قتل اور زنا کی سزا سنگسار کرنے پر بطور خاص روشنی ڈالی ہے اور ثابت کیا ہے کہ انسانیت کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے ان سزاؤں کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔❷

④ صدر نکسن کے سابق سیاسی مشیر ڈینس کلارک نے ایک مرتبہ صدر نکسن کو مشورہ دیا کہ امریکہ کو اسلام کے بارے میں اپنی رائے میں خوشگوار تبدیلی لانا ہوگی۔ صدر نکسن کے کہنے پر مسٹر ڈینس کو ہی یہ خوشگوار تبدیلی لانے کے لئے اسلام کا مطالعہ کرنا پڑا جس کے بعد ڈینس کلارک مسلمان ہوگئے۔❸

⑤ سابق امریکی صدر جارج واشنگٹن کے پڑپوتے جارج اشفون کو صحافتی امور سرانجام دینے کے لئے بیروت، مراکش، اریٹریا، افغانستان اور بوسنیا جانا پڑا، جہاں ان کی ملاقاتیں مسلمان ڈاکٹروں اور صحافیوں سے ہوئیں۔ اسلام کے مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کے بعد جارج اشفون نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کردیا۔ مطالعہ کے بعد اس نے اعتراف کیا کہ ''قرآن مجید پڑھنے کے بعد مجھے اپنے ان تمام سوالوں کا تسلی بخش جواب مل گیا ہے، جن کے لئے میں برسوں پریشان تھا اور جن کے لئے مجھے انجیل اور اس کے عالموں نے مایوس کردیا تھا۔'' چند دنوں بعد جارج اشفون امریکہ میں ہی ایک مسلمان کی وفات پر اس کی تجہیز و تکفین میں شرکت کے لئے گیا، تجہیز و تکفین کے عمل سے وہ اس قدر متاثر ہوا کہ میت کے غسل کے دوران ہی اس نے کلمہ شہادت پڑھ کر اپنے اسلام کا اعلان کردیا۔❹

---

❶ روزنامہ نوائے وقت، 13 جولائی 1997ء

❷ روزنامہ جنگ، 2 اپریل 1992ء

❸ روزنامہ جنگ، 28 مئی 1996ء

❹ الدعوۃ، الریاض، ربیع الاول 1418ھ

⑥ امریکن کانگریس کمیٹی کے رکن جیم مورن کا کہنا ہے کہ میں اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کی ہدایت کرتا رہتا ہوں۔ دین اسلام کے داعی حضرت محمد ﷺ ایک ایسی عظیم شخصیت تھے کہ تاریخ میں ان جیسی کوئی مثال نہیں ملتی مگر افسوس کہ ان کی تعلیمات کو نہ پڑھنے کی دو وجوہات ہیں۔ اولاً مسلمانوں کی ہٹ دھرمی، ثانیاً مسلمانوں کی کوتاہی۔ ❶

⑦ امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل ریمزے کلارک نے اپنے ایک انٹرویو میں اعتراف کیا ہے کہ اسلام دنیا کی ایک انتہائی موثر روحانی اور اخلاقی قوت ہے۔ امریکی جیلوں میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے بچے ہیں جن کے گھر بار ہیں، نہ ماں باپ، تعلیم سے بے بہرہ، منشیات کے عادی، بدعنوانیاں اور جرائم ان کی زندگیوں کا اوڑھنا بچھونا ہیں لیکن ان قیدیوں نے جب اسلام کی دعوت قبول کر لی تو اچانک ان کی زندگیوں میں خوشگوار تبدیلیاں آئیں۔ روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنے لگے، ذہنی و جسمانی خود نظمی انتہائی بلندیوں کو چھونے لگی۔ جیل میں ہنگامے ہوتے ہیں تو یہی لوگ دوسروں کی جانیں بچاتے نظر آتے ہیں۔ ❷

⑧ جاپانی نومسلمہ ''خولہ لکاتا'' جاپان میں اسلام کے تیزی سے بڑھتے ہوئے رجحان پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ''اب زیادہ سے زیادہ جاپانی عورتیں اسلام قبول کر رہی ہیں۔ مشکل حالات کے باوجود سروں تک کو چھپا رہی ہیں۔ وہ سب یہ تسلیم کرتی ہیں کہ وہ اپنے حجاب پر نازاں ہیں اور اسی سے ان کے ایمان کو تقویت ملتی ہے۔ میں پیدائشی طور پر مسلمہ نہیں ہوں، میں نے نام نہاد آزادی (نسواں) اور جدید طرز حیات کی دلفریبیوں اور لذتوں کو خیر باد کہہ کر اسلام کا انتخاب کیا ہے اگر یہ درست ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو عورتوں پر ظلم کر رہا ہے تو آج یورپ، امریکہ، جاپان اور دوسرے ممالک میں بہت سی خواتین اسلام کیوں قبول کر رہی ہیں۔ کاش! لوگ اس پر روشنی ڈالتے؟ ❸

مذکورہ بالا مثالوں سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اسلام کی آفاقی تعلیمات انسان کے مزاج اور فطرت کے عین مطابق ہیں ان میں اذہان وقلوب کو مسخر کرنے کی بدرجہ اتم قوت موجود ہے۔ اہل مغرب کی ان اعترافات اور شہادتوں میں اہل ایمان کے لئے بڑا سامان عبرت ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہئے کہ جب

❶ مجلّہ الدعوۃ، جون 1996ء

❷ ہفت روزہ تکبیر، 8 جنوری 1998ء

❸ ترجمان القرآن، (حجاب کے اندر) مارچ 1997ء

غیر مسلم اقوام صدیوں تک کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے کے بعد نجات کے لئے اسلام کی طرف پلٹ رہی ہیں تو پھر ہمیں بدرجہ اولیٰ شرح صدر کے ساتھ اسلام کی طرف پلٹ آنا چاہئے۔کاش! ہمارے ارباب حل و عقد اور دانشور طبقہ کو بھی اس حقیقت کا ادراک کرنے کی توفیق نصیب ہو!

والدین کی خدمت میں چند اہم گزارشات:

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔'' (بخاری) اس حدیث شریف سے اولاد کی تربیت کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اولاد کی تربیت کے معاملے میں ویسے تو والدین پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، لیکن ہم یہاں صرف ازدواجی زندگی کے حوالے سے چند گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

1 بلوغت کے مسائل:

بلوغت کی حدوں میں داخل ہونے والے لڑکوں اور لڑکیوں کو بلوغت کے مسائل سے آگاہ کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ہاں اس بارے میں دو متضاد انتہائیں پائی جاتی ہیں۔ایک طبقہ تو وہ ہے جو اپنی اولاد کے سامنے نہ خود ایسے مسائل کا ذکر کرنا پسند کرتا ہے نہ ہی بچوں کی زبان سے ان کا تذکرہ سننا پسند کرتا ہے۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جو مغربی طرز معاشرت کا اس حد تک دلدادہ ہے کہ اہل مغرب کی طرح سکولوں میں باقاعدہ جنسی تعلیم کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ یہ دونوں انداز فکر افراط وتفریط کے حامل ہیں۔اعتدال کا راستہ یہ ہے کہ بلوغت کے قریب پہنچتے ہوئے بچوں کے مسائل کا والدین خود احساس کریں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کی راہنمائی کریں ورنہ ذرائع ابلاغ کے فتنے، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، بازاری ناول، فحاشی پھیلانے والے روزنامے ہفت روزے، رسائل، جرائد اور دیگر لٹریچر کا سیلاب ناپختہ ذہن اور اٹھتی ہوئی جوانی کی عمر میں بڑی آسانی سے بچوں کو غلط راستے پر ڈال سکتا ہے۔

یاد رکھئے! بعض اوقات معمولی سی کوتاہی اور لغزش کی تلافی عمر بھر کی جدوجہد سے بھی ممکن نہیں رہتی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن بلوغت کے مسائل، طہارت، نجاست، جنابت، حیض، نفاس، استحاضہ وغیرہ، رسول اللہ ﷺ سے آ کر دریافت کرتے اور اللہ کے رسول ﷺ ساری مخلوق میں سے سب

سے زیادہ حیادار اور غیرت مند تھے، لیکن آپ ﷺ نے مسائل بتانے میں شرم یا جھجک محسوس نہیں کی، نہ صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ عنہم کو ایسے مسائل دریافت کرنے پر کبھی روکا یا ٹوکا بلکہ بعض اوقات اپنی ذاتی زندگی کے حوالے سے مسائل بتا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا انصاری خواتین کی اس بات پر بہت تعریف کیا کرتی کہ وہ دینی مسائل دریافت کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتیں۔ (مسلم)

② نکاح میں لڑکیوں کی رضامندی:

اس سے قبل ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ اسلام عورت کو بھی مرد کی طرح اپنا رفیق زندگی منتخب کرنے کی پوری آزادی دیتا ہے، لیکن ہمارے ہاں رواج یہ ہے کہ لڑکے کی پسند یا ناپسند کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ بعض اوقات لڑکے خود بھی ضد کر کے یا کسی نہ کسی طرح اپنے ردعمل کا اظہار کر کے اپنی بات منوا لیتے ہیں لیکن اس کے مقابلے میں لڑکیوں کی پسند یا ناپسند کو قطعاً کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ کچھ تو لڑکیوں میں قدرتی طور پر لڑکوں کی نسبت جھجک زیادہ ہوتی ہے اور وہ اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار نہیں کر پاتیں، کچھ مشرقی رسم و رواج ایسا ہے کہ اس معاملے میں لڑکی کا اظہار خیال ''بے شرمی'' کی بات سمجھی جاتی ہے اور والدین اپنی بیٹیوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ جہاں کہیں ان کے رشتے طے کر دیں بیٹیوں کو زبان بند کر کے وہاں چلی جانا چاہئے۔ شرعاً یہ طرز عمل درست نہیں۔ لڑکی کی مرضی کے بغیر کئے گئے نکاح کے معاملے میں رسول اکرم ﷺ نے لڑکی کو پورا پورا اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو نکاح باقی رکھے چاہے تو ختم کر دے۔ (ابوداؤد) لہٰذا نکاح سے قبل لڑکوں کی طرح لڑکیوں کو بھی اپنی پسند یا ناپسند کے اظہار کا پورا پورا موقع دینا چاہئے۔ اگر والدین لڑکی کے انتخاب کو کسی وجہ سے غلط سمجھتے ہوں تو اسے زندگی کے نشیب و فراز سے آگاہ کر کے یہ تو کر سکتے ہیں کہ اس کی پسند کو بدل دیں، لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ اس کی مرضی کے بغیر زبردستی کسی جگہ اس کا نکاح کر دیں۔ یہ طرز عمل نہ صرف شرعاً جائز نہیں بلکہ دنیاوی اعتبار سے بھی اس کے نتائج تکلیف دہ اور پریشان کن برآمد ہو سکتے ہیں۔

③ بے جوڑ رشتے:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے : ''عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال و دولت کی وجہ سے، اس کے حسب نسب کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں دیندار عورت سے نکاح کرنے میں کامیابی حاصل کر۔'' (بخاری) اس حدیث

شریف میں واضح طور پر اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ رشتہ طے کرتے وقت دینداری کا خیال ضرور رکھنا چاہئے۔اچھا خاندان، اچھی شکل، اچھی معیشت دیکھنا شرعاً منع ہے نہ عیب۔اگر یہ سب یا ان میں سے بعض میسر آ جائیں تو بہت اچھا ہے لیکن شریعت جس چیز کو ان سب پر مقدم رکھنے کا حکم دیتی ہے وہ دینداری ہے۔ بدقسمتی سے جب سے مادہ پرستی کی دوڑ شروع ہوئی ہے کتنے ہی دیندار گھرانے ایسے ہیں جو اپنی بیٹیوں کو کتاب و سنت کی تعلیم دلاتے ہیں۔پاکیزہ اور صاف ستھرے ماحول میں ان کی تربیت کرتے ہیں، لیکن نکاح کے وقت دنیا کی چمک دمک سے مرعوب ہو کر بیٹی کے اچھے مستقبل کی تمنا میں بے دین یا بدعتی یا مشرک گھرانوں میں اپنی بیٹیاں بیاہ دیتے ہیں اور یہ تصور کر لیتے ہیں کہ بیٹی نئے گھر میں جا کر اپنا ماحول خود بنا لے گی۔بعض باہمت، سلیقہ شعار اور خوش قسمت خواتین کی استثنائی مثالوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن عمومی حقائق یہی بتلاتے ہیں کہ ایسی خواتین کو بعد میں بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے خود والدین بھی زندگی بھر ہاتھ ملتے رہتے ہیں۔ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے مزاج میں دوسروں کو ڈھالنے کی بجائے خود ڈھلنے کی صفت غالب رکھی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اہل کتاب کی عورتیں لینے کی اجازت ہے، دینے کی نہیں۔کم از کم دیندار گھرانوں میں کفو دین کا اصول کسی قیمت پر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔رشتہ طے کرتے وقت یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ نیک مرد و عورت کا یہی دنیاوی نکاح قیامت کے روز جنت میں دائمی تعلق کی بنیاد بنے گا لیکن اگر فریقین میں سے ایک موحد نیک اور متقی ہو اور فریق ثانی اس کے برعکس تو اس دنیا میں تعلق نبھانے کے باوجود آخرت میں یہ تعلق ٹوٹ جائے گا اور جنت میں جانے والے مرد یا عورت کا کسی دوسرے موحد اور نیک عورت یا نیک مرد سے نکاح کر دیا جائے گا، لہٰذا نکاح کے وقت اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک یاد رکھنا چاہئے ﴿اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ﴾ ''خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے، پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد، پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 26)

4 جہیز کی رسم:

جہیز کا مادہ ''جھز'' ہے جس کا مطلب ہے سامان کی تیاری، اسی مادہ سے تجہیز کا لفظ بنا ہے جو میت کے لئے تکفین کے اضافے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب ہے میت کو قبر میں پہنچانے کے لئے سامان تیار کرنا۔جہیز اس سامان کو کہا جاتا ہے جو دلہن کو نیا گھر بنانے یا بسانے کے لئے والدین کی طرف

سے دیا جاتا ہے۔

گزشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ خاندانی نظم میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو قوام یا محافظ بنانے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مرد اپنے خاندان (یعنی بیوی بچوں) پر اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو سورہ نساء، آیت نمبر 33) جس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کے بعد اول روز سے ہی گھر بنانے اور چلانے کے تمام اخراجات مرد کے ذمہ ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے میاں بیوی کے حقوق متعین کرتے ہوئے یہ بات بیوی کے حقوق میں شامل فرمائی ہے کہ ان کا نان نفقہ ہر صورت میں مرد کے ذمہ ہے، خواہ عورت کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو (ملاحظہ ہو کتاب ہذا ''بیوی کے حقوق'') نکاح کے وقت شریعت نے مرد پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ وہ حسب استطاعت عورت کو ''مہر'' ادا کرے یہ بھی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام کی نظر میں مرد عورت پر خرچ کرنے کا پابند ہے، عورت خرچ کرنے کی پابند نہیں۔

زکاۃ کی ادائیگی میں بھی شریعت نے اسی اصول کو پیش نظر رکھا ہے۔ شوہر چونکہ قانونی طور پر بیوی کے نان نفقہ کا ذمہ دار ہے، لہٰذا مالدار شوہر اپنی بیوی کو زکاۃ نہیں دے سکتا جبکہ مالدار بیوی اپنے شوہر کو اس لئے زکاۃ دے سکتی ہے کہ وہ قانونی طور پر مرد کے اخراجات کی ذمہ دار نہیں۔ (ملاحظہ ہو صحیح بخاری، باب الزکاۃ علی الزوج)

رسول اکرم ﷺ نے اپنی چار صاحبزادیوں کی شادی کی۔ ان میں سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو کسی قسم کا جہیز دینا ثابت نہیں، البتہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک ہار دیا تھا جو جنگ بدر میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو چھڑوانے کے لئے بطور فدیہ بھجوایا تھا جسے رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کے بعد واپس بھجوا دیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہر میں ایک ڈھال دی تھی جسے فروخت کر کے رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گھر کا ضروری سامان، پانی کی مشک، تکیہ، ایک چادر وغیرہ بنا کر دیا۔ آپ ﷺ کے اس اسوہ حسنہ سے زیادہ سے زیادہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص نادار اور غریب ہو تو عورت کے والدین حسب استطاعت اپنے داماد سے تعاون کرنے کے لئے گھر کا بنیادی اور ضروری سامان دے سکتے ہیں۔

آج کل جس طرح نکاح سے قبل جہیز کے لئے مطالبات ہوتے ہیں اور پھر نکاح کے موقع پر جس اہتمام کے ساتھ اس کی نمائش ہوتی ہے، شرعاً حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ''اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے اور فخر کرنے والے آدمی کو پسند نہیں کرتا۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 8) حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے ایک بڑا عبرتناک واقعہ بیان

فرمایا ہے، جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک آدمی دو چادریں پہن کر اکڑ کر چل رہا تھا اور جی ہی جی میں (اپنے لباس پر) اِترا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔ [1] والدین کی اپنی رغبت اور مرضی کے بغیر مجبوراً ان سے جہیز بنوانا یقیناً باطل طریقے سے مال کھانے کے ضمن میں آتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: ''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 29) لہٰذا اگر کسی نے زبردستی جہیز حاصل کیا تو اس آیت کی رُو سے وہ قطعی حرام ہے، جسے واپس لوٹانا چاہئے یا معاف کروانا چاہئے۔ ایک حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر یہ ارشاد فرمایا ہے ہے کہ ایک مسلمان کا خون اس کا مال، اس کی عزت اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ (مسلم) ایک روایت میں ارشاد مبارک ہے ''ظلم، قیامت کے روز اندھیرا بن کر آئے گا۔'' (بخاری) بیٹی کے والدین سے زبردستی جہیز حاصل کرنا صریحاً ظلم ہے ایسا ظلم کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں دنیا کے اس معمولی لالچ کے بدلے میں آخرت کا عظیم خسارہ مول نہ لینا پڑ جائے، جہاں حقوق کی ادائیگی مال سے نہیں اعمال سے ہوگی۔ قرآن وحدیث کے ان احکام کے علاوہ ایسے جہیز کے دنیاوی مفسدات اس قدر ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ غریب والدین جو ایک بیٹی کا جہیز بنانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، ان کے ہاں اگر تین یا چار بیٹیاں پیدا ہو جائیں تو ان کے لئے باعث عذاب بن جاتی ہیں، ماں باپ کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔ والدین قرض لے کر جہیز بنانے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور وہی نکاح، جسے شریعت دو خاندانوں کے درمیان محبت، مؤدت اور رحمت کا ذریعہ بنانا چاہتی ہے، باہمی نفرت، عداوت اور دشمنی کا باعث بن جاتا ہے۔ وہی بیٹیاں جن کی پرورش اور نکاح پر جہنم سے رکاوٹ کی خوشخبری دی گئی ہے، معاشرے کی اس مذموم رسم کی وجہ سے نحوست کی علامت بن جاتی ہیں۔ بیٹیاں الگ ذہنی اذیت اور احساس کمتری کا شکار رہتی ہیں۔ ایک عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ایک کروڑ سے زائد لڑکیاں شادی کے انتظار میں بیٹھی ہیں۔ جن میں سے 40 لاکھ لڑکیوں کی شادی کی عمر گزر چکی ہے۔ والدین اپنی بچیوں کے ہاتھ پیلے کرنے کی فکر میں بوڑھے ہو چکے ہیں۔ [2]

جو لوگ زیادہ جہیز دینے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ زیادہ جہیز دینے کے عوض شوہر سے اس کی

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب اللباس ، باب تحریم التبختر فی المشی

[2] اردو نیوز، 17 اپریل 1996ء

استطاعت سے کہیں زیادہ حق مہر لکھوا لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ان کی بیٹی کا مستقبل محفوظ ہوجائے گا حالانکہ میاں بیوی کے رشتے کی اصل بنیاد باہمی خلوص، وفاداری اور اعتماد ہے۔ اگر یہ نہ ہوتو کروڑوں کے زروجواہر بھی اس کا متبادل نہیں بن سکتے اور اگر یہ چیز موجود ہوتو فاقہ کشی بھی اس نازک رشتے کو متزلزل نہیں کرسکتی۔ زیادہ جہیز دینا اور پھر زیادہ حق مہر لکھوانا میاں بیوی کے باہمی رشتے کو مضبوط تو نہیں بناتا البتہ دونوں کے تعلقات میں بال ضرور آجاتا ہے جو بسا اوقات مستقبل میں پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

جہیز کی اس مذموم رسم پر مسلمانوں کو اس پہلو سے بھی غور کرنا چاہئے کہ ہندوؤں کے ہاں بیٹیوں کو وراثت میں حصہ دینے کا قانون نہیں، لہٰذا وہ شادی کے موقع پر جہیز کی شکل میں بھی اپنی بیٹیوں کو زیادہ سے زیادہ سامان دے کر اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ہندوؤں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی نہ صرف جہیز کے معاملے میں بلکہ وراثت کے معاملے میں بھی ہندوؤں جیسا طرز عمل اپنانا شروع کردیا ہے بہت سے لوگ بیٹیوں کو جہیز دینے کے بعد یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان کا حق وراثت بھی ادا کردیا گیا ہے حالانکہ یہ سراسر شریعت کی خلاف ورزی اور کفار کی اتباع ہے جس سے مسلمانوں کو ہر حال میں بچنا چاہئے۔

ہم لڑکوں کے والدین سے گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ معاشرے میں اس خطرناک ناسور کو ختم کرنے کے لئے پہلا قدم وہی اٹھا سکتے ہیں اور انہیں ہی اٹھانا چاہئے۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جہیز کی رسم کے خلاف جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دنیا و آخرت میں بے پناہ انعامات سے نوازدے اور بعید نہیں کہ ظلم سے جہیز حاصل کرنے والوں کو کل کلاں خود اپنی ہی بیٹیوں کے معاملے میں بہت زیادہ پریشان کن اور تکلیف دہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑے۔ ﴿ وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ﴾ ''یہ تو زمانہ کے نشیب وفراز ہیں، جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 140)

❋❋❋

نکاح کے مسائل ہماری عملی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں ہم نے امکانی حد تک مسائل اور صحتِ احادیث کے سلسلے میں مختلف علمائے کرام سے راہنمائی حاصل کرنے کا پورا پورا اہتمام کیا ہے تاہم اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی پر ہم ممنون ہوں گے۔ ابتداً کتاب دو حصوں پر مشتمل تھی (1) نکاح کے مسائل اور (2) طلاق کے مسائل۔ کتاب کے صفحات زیادہ ہونے کی وجہ سے دونوں حصوں کو الگ الگ کرنا

پڑا۔امید ہے کہ اس سے کتاب کی افادیت پر ان شاء اللہ کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

واجب الاحترام علمائے کرام اور دیگر حضرات ،جنہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے کتاب کی تیاری میں تعاون فرمایا ہے،ان سب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں اپنے انعامات سے نوازے۔آمین!

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ ﴾

اے ہمارے پروردگار!ہماری اس خدمت کو قبول فرما تو یقیناً خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے۔

محمد اقبال کیلانی،عفی اللہ عنہ
جامعہ ملک سعود،الریاض
المملكة العربية السعودية
11 ذیقعدہ،1497ھ

تحریکات حقوق نسواں

کے نام!

⊙⊙⊙⊙

ہم پورے خلوص اور جذبہ ہمدردی کے ساتھ تمام تحریکات حقوق نسواں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے لائے ہوئے طرز معاشرت کا، عقیدہ کے طور پر نہ سہی، ایک اصلاحی تحریک کے طور پر ہی سہی، سنجیدگی سے مطالعہ کریں اور پھر بتائیں کہ......!

- بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کی سنگ دلانہ رسم کا خاتمہ کس نے کیا؟
- ایک ایک عورت کے ساتھ بیک وقت دس دس مردوں کے نکاح کی جاہلانہ رسم کس نے مٹائی؟
- عورتوں کو مردوں کے ظلم اور جبر سے بچانے کے لئے لامحدود

طلاقوں کا ظالمانہ قانون کس نے منسوخ کیا؟

- ۞ بیٹی کی پرورش اور تربیت پر جہنم کی آگ سے بچنے کا مژدہ جانفزا کون لے کر آیا؟
- ۞ عورت کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی بنیاد کس نے ڈالی؟
- ۞ عورت کی مرد کے ساتھ فطری مساوات کا علم کس نے بلند کیا؟
- ۞ عورت کو فکر معاش سے باعزت اور باوقار آزادی کس نے دلائی؟
- ۞ بیوہ اور مطلقہ عورتوں سے نکاح کر کے عورت کو عزت اور عظمت کس نے بخشی؟
- ۞ عورت کو عفت مآب زندگی بسر کرنے پر جنت کی ضمانت کس نے دی؟
- ۞ عورت کی عزت اور آبرو سے کھیلنے والے مجرموں کو سنگسار کرنے کا قانون کس نے نافذ کیا؟
- ۞ عورت کو بحیثیت ماں کے، مرد کے مقابلے میں تین گنا زیادہ حسن سلوک کا مستحق کس نے قرار دیا؟

۞ عورت کے بڑھاپے کو باعزت اور پُر وقار تحفظ کس نے عطا فرمایا؟

ہم پوری بصیرت اور فہم و شعور سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ......!

تاریخ انسانی میں پیغمبر اسلام، محسن انسانیت محمد ﷺ ہی وہ پہلے اور آخری شخص ہیں، جنہوں نے کائنات کی مظلوم ترین اور حقیر ترین مخلوق ......عورت......کو بے رحم، ظالم اور جابر جنسی درندوں کے چنگل سے نکال کر دنیائے انسانیت سے متعارف کرایا، عورت کے حقوق متعین کئے اور ان کا تحفظ فرمایا، اسے معاشرے میں بڑی عزت اور وقار کے ساتھ ایک قابل احترام مقام سے نوازا۔

حق بات یہ ہے کہ......!

عورت تا قیامت محسن انسانیت ﷺ کے احسانات کے بار گراں سے سبکدوش ہونا چاہے بھی تو نہیں ہو سکتی۔

﴿وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ﴾

اَلنِّیَّـــــــةُ

نیت کے مسائل

مَسئلہ 1 اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْاِلَى امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ’’اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہٰذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے دنیا ملے گی) یا جس نے عورت حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے عورت ہی ملے گی) پس مہاجر کی ہجرت اسی چیز کے لئے سمجھی جائے گی جس غرض کے لئے اس نے ہجرت کی۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

[1] مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث 1

فَضْلُ النِّكَاحِ
نکاح کی فضیلت

مَسئلہ 2 نکاح انسان میں شرم وحیا پیدا کرتا ہے۔

مَسئلہ 3 نکاح آدمی کو بدکاری سے بچاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا ''اے جوان لوگو! تم میں سے جو استطاعت رکھے وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح آنکھوں میں شرم پیدا کردیتا ہے اور شرمگاہ کو (زنا سے) بچاتا ہے اور جو شخص خرچ کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی خواہش نفس ختم کر دے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 4 نکاح جنسی آلودگی ،جنسی ہیجان اور شیطانی خیالات وافعال سے محفوظ رکھتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((إِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهِ فَلْيَعْمَدْ اِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کسی آدمی کو کوئی عورت خوبصورت لگے اور اس کے دل میں اس کی محبت آئے تو اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہیے اور اس سے صحبت کرنی چاہیے ایسا کرنے سے آدمی کے دل سے اس عورت کا خیال جاتا رہے گا۔'' اسے مسلم

[1] کتاب النکاح ، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه اليه
[2] کتاب النکاح ، باب ندب من رأى امرأةفوقعت فى نفسه......

نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِیْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1] **(صحيح)**

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب عورت (بے پردہ) سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو اسے چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 5 نکاح باہمی محبت اور اخوت کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنَ مِثْلَ النِّكَاحِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] **(صحيح)**

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہم نے محبت کرنے والوں کے لئے نکاح سے زیادہ کوئی چیز موثر نہیں دیکھی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 6 نکاح انسان کے لئے باعث راحت وسکون ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حُبِّبَ اِلَیَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِیْ فِی الصَّلاَةِ)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ [3] **(صحيح)**

حضرت انس ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(میرے دل میں) عورتوں اور خوشبو کی محبت ڈالی گئی ہے اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 7 نکاح سے دین مکمل ہوتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ

---

1. صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 925
2. صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1498
3. صحيح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3681

الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ)) رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ [1] (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی شخص نکاح کر لیتا ہے تو اپنا آدھا دین مکمل کر لیتا ہے لہٰذا اسے چاہیے کہ باقی آدھے دین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 8 جو شخص گناہ سے بچنے کے لئے نکاح کا ارادہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد فرماتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((ثَلاَ ثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنَهُمُ الْمَکَاتِبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ)) رَوَاہُ النِّسَائِیُّ [2] (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے ① وہ غلام جو آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنے مالک سے معاہدہ کرنا چاہے ② برائی سے بچنے کی نیت سے نکاح کرنے والا ③ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 9 نکاح نسل انسانی کی بقا کا ذریعہ ہے۔

مسئلہ 10 قیامت کے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی کثرت پر فخر فرمائیں گے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : اِنِّیْ اَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَ جَمَالٍ وَ اِنَّهَا لاَ تَلِدُ ،اَفَأَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ ((لاَ !)) ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَةَ فَنَهَاہُ ، ثُمَّ اَتَاہُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ ((تَزَوَّجُو الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ [3] (صحیح)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا

---

[1] مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، کتاب النکاح ، الفصل الثالث
[2] صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 3017
[3] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1705

''ایک خوبصورت اور اچھے حسب ونسب والی عورت ہے لیکن اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی کیا اس سے نکاح کروں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''نہ کرو'' پھر وہ دوسری مرتبہ حاضر ہوا آپ ﷺ نے پھر اسے منع فرمادیا پھر وہ تیسری مرتبہ (اجازت لینے) حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں اپنی امت کو تم لوگوں (یعنی مسلمانوں) کی وجہ سے بڑھانا چاہتا ہوں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ [1] (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں قیامت کے روز دوسرے انبیاء کے مقابلے میں تمہاری وجہ سے اپنی امت کی کثرت چاہتا ہوں۔'' اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

✡ ✡ ✡

[1] آداب الزفاف ، للالبانی ، رقم الصفحة 89

أَهَمِيَّـــــةُ النِّكَاحِ

نکاح کی اہمیت

مَسئلہ 11 نکاح نہ کرنے والا نکاح کی سنت کے اجر وثواب سے محروم رہتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷛ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَمَلِهٖ فِی السِّرِّ فَقَالَ : بَعْضُهُمْ لاَ اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لاَ آكُلُ اللَّحْمَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لاَ أَنَامُ عَلَى الْفِرَاشِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالَ كَذَا وَ كَذَا لٰكِنِّىْ اُصَلِّیْ وَ أَنَامُ وَ أَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ أَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ ﷡ نے ازواج مطہرات ﷳ سے نبی اکرم ﷺ کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا (پوچھنے کے بعد) ان میں سے ایک نے کہا ''میں عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا۔'' کسی نے کہا ''میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔'' کسی نے کہا ''میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔'' (نبی اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو) آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا ''ان لوگوں کو کیا ہوا جنہوں نے ایسی اور ایسی باتیں کہیں جب کہ میں (رات کو) نوافل پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں (نفلی) روزہ رکھتا ہوں ترک بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو شخص میرے طریقہ سے منہ موڑے گا وہ مجھ سے نہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 12 نکاح نہ کرنے سے معاشرے میں زبردست فتنہ وفساد برپا ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَ خُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ عَرِيْضٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] **(حسن)**

حضرت ابو ہریرہ ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا

---
[1] کتاب النکاح ، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه الیه
[2] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 865

پیغام بھیجے جس کے دین اوراخلاق سے تم مطمئن ہوتو اس (سے اپنی بیٹی) کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور زبردست فساد برپا ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 13 **نکاح نہ کرنے سے بدکاری میں پڑنے کا خدشہ ہے۔**

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 5 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 14 **نکاح کے بغیر دین نامکمل رہتا ہے۔**

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 7 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



أَنْوَاعُ النِّكَاحِ
نکاح کی اقسام

مسئلہ 15 نکاح کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں ① نکاح مسنون ② نکاح شغار ③ نکاح حلالہ ④ نکاح متعہ۔

(ا) أَلنِّكَاحُ الْمَسْنُوْنِ
(ا) نکاح مسنون

مسئلہ 16 ولی کی سرپرستی میں عمر بھر رفاقت نبھانے کی نیت سے کیا گیا نکاح مسنون کہلاتا ہے، جو کہ جائز ہے۔

مسئلہ 17 اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے مردوں سے اختلاط کی تمام قسمیں حرام ہیں۔

مسئلہ 18 عورت کے لئے بیک وقت ایک سے زائد مردوں سے نکاح کرنے کا طریقہ اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: اِنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلٰى أَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ : فَنِكَاحُ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهٗ اَوِ ابْنَتَهٗ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يُنْكِحُهَا وَ نِكَاحٌ آخَرُ : كَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِإِمْرَأَتِهٖ : اِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلاَنٍ فَاسْتَبْضِعِيْ مِنْهُ وَ يَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَ لاَ يَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِيْ نَجَابَةِ الْوَلَدِ ، فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ نِكَاحُ الْاِسْتِبْضَاعِ وَ نِكَاحٌ آخَرُ : يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُوْنَ الْمَرْأَةَ كُلُّهُمْ يُصِيْبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَ

وَضَعَتْ وَ مَرَّ لِيَالٍ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا اَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوْهَا عِنْدَهَا ، تَقُوْلُ لَهُمْ : قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِىْ كَانَ مِنْ اَمْرِكُمْ وَ قَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ اِبْنُكَ يَا فُلاَنُ ، تُسَمّٰى مَنْ اَحَبَّتْ بِاسْمِهٖ فَيَلْحَقُ بِهٖ وَلَدُهَا ، لاَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ ، وَ نِكَاحُ الرَّابِعُ : يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيْرُ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ لاَ تَمْنَعَ مَنْ جَاءَ هَا ، وَ هُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُوْنُ عَلَمًا لِمَنْ اَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَاِذَا حَمَلَتْ اِحْدَاهُنَّ وَ وَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوْا لَهَا وَ دَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ اَلْحَقُوْا وَلَدَهَا بِالَّذِىْ يَرَوْنَ فَالْتَاطَتْهُ بِهٖ وَ دُعِيَ اِبْنُهُ لاَ يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ ﷺ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ اِلاَّ نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح سے نکاح کئے جاتے تھے۔ پہلا طریقہ وہی ہے جس طریقہ سے آج بھی لوگ کرتے ہیں ایک مرد، دوسرے مرد(ولی) کی طرف اس کی بیٹی یا رشتہ دار عورت کے لئے نکاح کا پیغام بھیجتا، وہ(ولی) مہر مقرر کرتا اور(اپنی بیٹی یا اپنی رشتہ دار عورت سے)نکاح کر دیتا۔دوسرا طریقہ یہ تھا کہ عورت جب حیض سے پاک ہوجاتی تو شوہر اسے کہتا کہ فلاں (خوبصورت، بہادر اور خاندانی)مرد کو بلا کر اس سے زنا کروا۔اس کے بعد جب تک حمل کا پتہ نہ چل جاتا عورت کا شوہر اس سے الگ رہتا حمل واضح ہونے کے بعد اگر شوہر چاہتا تو خود بھی اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا۔یہ اس لئے کیا جاتا کہ اعلیٰ خاندان کی خوبصورت اولاد پیدا ہو۔اس نکاح کو نکاح استبضاع کہا جاتا ہے۔ [2] تیسرا طریقہ یہ تھا کہ دس کی تعداد سے کم آدمی مل کر ایک ہی عورت سے بدکاری کرتے۔حمل کے بعد جب وہ بچہ جنتی تو چند دنوں کے بعد وہ عورت ان سب مردوں کو بلا بھیجتی اور کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ آنے سے انکار کرے جب وہ سارے مرد اکٹھے ہوجاتے تو عورت ان سے کہتی ''جو کچھ تم نے کیا وہ خوب جانتے ہو اب میں نے یہ بچہ جنا ہے اور اے فلاں! یہ تمہارا بیٹا ہے۔'' عورت جس کا چاہتی نام لے دیتی اور بچہ (قانونی طور پر)اسی مرد کا ہوجاتا جس کا عورت نام لیتی اور مرد کے لئے مجال انکار نہ ہوتی۔نکاح کا چوتھا طریقہ یہ تھا کہ ایک عورت کے پاس بہت سے آدمی آتے جاتے ہر ایک اس سے بدکاری کرتا اور وہ عورت

---

1. كتاب النكاح ، باب من قال لا نكاح الا بولي
2. ہندوستان میں اب بھی جاہلیت کا یہ طریقہ رائج ہے جسے وہاں کے لوگ ''نیوگ'' کہتے ہیں۔ملاحظہ ہو الرحیق المختوم از صفی الرحمن مبارکپوری، ص62

کسی کو منع نہ کرتی یہ طوائفیں ہوتیں جو (علامت کے طور پر) اپنے گھروں پر جھنڈے لگا دیتیں جو چاہتا ان کے پاس (بدکاری کے لئے) آتا جاتا۔ جب ایسی عورت حاملہ ہو جاتی اور بچہ جن لیتی تو سارے مرد جو اس کے ساتھ بدکاری کرتے رہے تھے کس قیافہ شناس کو اس کے پاس بھیجتے وہ (اپنے علم قیافہ کی رو سے) جس مرد کو اس بچے کا باپ بتا تا بچہ اسی کا بیٹا قرار پاتا اور وہ مرد انکار نہ کر سکتا۔ جب حضرت محمد ﷺ دین اسلام لے کر آئے تو آپ ﷺ نے جاہلیت کے سارے نکاح حرام قرار دے دیئے صرف وہی نکاح باقی رکھا جو اب بھی رائج ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(ب) نِكَاحُ الشِّغَارِ

(ب) نکاح شغار

مَسئلہ 19 اپنی بیٹی یا بہن اس شرط پر کسی کے نکاح میں دینا کہ اس کے بدلہ میں وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن اس کے نکاح میں دے گا یا کسی کی بیٹی کو اس شرط پر اپنی بہو بنانا کہ وہ بھی اس کی بیٹی کو اپنی بہو بنائے گا، یہ نکاح شغار (وٹہ سٹہ) کہلاتا ہے ایسا نکاح کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(ج) نِكَاحُ الْحَلَالَةِ

(ج) نکاح حلالہ

مَسئلہ 20 اصغر اپنی بیوی اصغری کو طلاق دینے کے بعد دوبارہ اس (یعنی اصغری) سے نکاح کرنے کے لئے اکبر سے اس شرط پر نکاح کروا دے کہ اکبر ایک یا دو دن بعد اسے (یعنی اصغری کو) طلاق دے دے گا اور اصغر

[1] کتاب النکاح ، باب الشغار

دوبارہ اپنی اورا کبر کی مطلقہ (اصغری) سے شادی کرے گا اس نکاح کو نکاح حلالہ کہتے ہیں، یہ نکاح قطعی حرام ہے۔

مَسئلہ 21 حلالہ نکلوانے والا (اصغر) اور حلالہ نکالنے والا (اکبر) دونوں ملعون ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُحَلِّلَ وَ الْمُحَلَّلَ لَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ نکالنے والے اور نکلوانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(د) نِكَاحُ الْمُتْعَةِ

(د) نکاح متعہ

مَسئلہ 22 طلاق دینے کی نیت سے مختصر وقت (خواہ چند گھنٹے ہوں چند دن ہوں یا چند ہفتے ہوں یا چند مہینے) کے لئے کسی عورت سے مہر طے کر کے نکاح کرنا، نکاح متعہ کہلاتا ہے جو کہ حرام ہے۔

عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ سَبْرَةَ الْجُهْنِيِّ ﷺ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ آذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا وَ لاَ تَأْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ربیع بن سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کے بیان میں کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی

❶ صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 894

❷ كتاب النكاح ، باب نكاح المتعة

اجازت دی تھی ،لیکن اب اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک اسے حرام کر دیا ہے، لہٰذا اگر اس قسم کی کوئی عورت کسی کے پاس ہو تو وہ اسے چھوڑ دے اور جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے وہ ان سے واپس نہ لو‘‘۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے فتح مکہ سے پہلے تک نکاح متعہ جائز تھا جسے فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے حرام قرار دے دیا بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کا علم نہ ہو سکا وہ اسے جائز سمجھتے تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں جب سختی سے اس قانون پر عمل کروایا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی حرمت کا علم ہو گیا اور اس کے بعد کسی نے اسے جائز نہیں سمجھا۔

اَلنِّكَاحُ فِىْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ
نکاح،قرآن مجید کی روشنی میں

مَسئلہ 23 پاکدامن عورتوں کا نکاح پاکدامن مردوں سے اور بدکار عورتوں کا نکاح بدکار مردوں سے کرنے کا حکم ہے۔

﴿ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ○﴾ (26:24)

''بدکار عورتیں بدکار مردوں کے لیے ہیں اور بدکار مرد بدکار عورتوں کے لیے ہیں۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 26)

مَسئلہ 24 مطلقہ خاتون عدت کے بعد دوسرا نکاح کر لے اور دوسرا شوہر اپنی آزاد مرضی سے اسے طلاق دے دے تو مطلقہ خاتون عدت گزارنے کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 66 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 25 عورتوں کی وراثت زبردستی حاصل کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 26 شوہر کی وفات کے بعد بیوہ کو کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے سے روکنا منع ہے۔

مَسئلہ 27 عورت کی ناپسندیدہ شکل وصورت یا گفتگو یا عادات وغیرہ کو دیکھ کر فورا علیحدگی کا فیصلہ کرنے کی بجائے حتی الامکان صبر وتحمل اور درگزر سے کام لے کر تعلق ازدواج نبھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَ يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَ لاَ تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○﴾ (19:4)

اے لوگو! جو ایمان والے ہو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ زبردستی (بیوہ) عورتوں کے وارث بن بیٹھو (اور انہیں دوسرا نکاح نہ کرنے دو) نہ ہی یہ جائز ہے کہ انہیں تنگ کر کے اس مہر کا کچھ حصہ اڑا لینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلنی کی مرتکب ہوں (تو بدچلنی کی سزا دے سکتے ہو) ان کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہے۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 19)

مَسئلہ 28 خاندان کے نظم میں مرد سربراہ اور عورت ماتحت، مرد حاکم اور عورت محکوم، مرد مطاع اور عورت مطیع کا درجہ رکھتے ہیں۔

مَسئلہ 29 مرد گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے اپنے اہل و عیال کی تمام ضروریات زندگی مہیا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

مَسئلہ 30 شوہر کی اطاعت گزاری اور وفا شعاری، نیک خواتین کی صفات ہیں۔

مَسئلہ 31 مردوں کی عدم موجودگی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرنا مثالی بیویوں کی صفت ہے۔

مَسئلہ 32 سرکش عورتوں کو راہ راست پر لانے کے لئے پہلا اقدام انہیں سمجھانا بجھانا ہے۔ دوسرا اقدام خواب گاہوں کے اندر ان کے بستر الگ کر دینا ہے اگر پھر بھی شوہر کی بات نہ مانیں تو آخری چارہ کار کے طور پر ہلکی مار مارنے کی اجازت ہے۔

مَسئلہ 33 عورت شوہر کی اطاعت گزار بن جائے تو پھر اس پر کسی قسم کی زیادتی کرنا

منع ہے۔

﴿ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ط وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ○﴾ (34:4)

مرد عورتوں پر قوام ہیں اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بنا پر کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی مردوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ، خواب گاہوں میں ان کے بستر الگ کر دو اور مارو، اگر وہ مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لئے بہانے تلاش نہ کرو یقین رکھو کہ اللہ بڑا اور بالاتر ہے۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 34)

مسئلہ 34 دلی محبت اور رغبت کے اعتبار سے تمام بیویوں کے درمیان عدل قائم کرنا مرد کے بس کی بات نہیں البتہ نان ونفقہ اور دیگر حقوق کے معاملے میں تمام بیویوں کے درمیان عدل قائم کرنا ضروری ہے۔

﴿ وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلاَ تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ط وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○﴾ (129:4)

''بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا (محبت کے اعتبار سے) تمہارے بس میں نہیں ہے تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے لہٰذا قانون الٰہی کا تقاضا پورا کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ) ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو درمیان میں لٹکتا چھوڑ دو (کہ وہ نہ شوہر والی ہو نہ مطلقہ) اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 129)

وضاحت : اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنی بیویوں کے درمیان عدل قائم کرنے کی پوری کوشش کے باوجود غیر ارادی طور پر یا بشری تقاضوں کے باعث کمی بیشی کو اللہ معاف فرمائیں گے۔

مَسئلہ 35 شوہر کی وفات کے بعد عورت چار ماہ دس دن تک نہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے، نہ زیب وزینت کرسکتی ہے نہ گھر سے باہر رات گزار سکتی ہے شرعی اصطلاح میں اسے ''عدت'' کہتے ہیں۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ج فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ O﴾ (234:2)

''اور تم میں سے جو لوگ مر جائیں ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہوں تو وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دن روکے رکھیں پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو کریں تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 234)

وضاحت : نکاح کے بعد شوہر نے بیوی سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو دونوں صورتوں میں عدت چار ماہ دس دن ہے البتہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ یاد رہے جس عورت سے شوہر نے صحبت کی ہو اسے مدخولہ اور جس سے ابھی صحبت نہ کی ہو اسے غیر مدخولہ کہتے ہیں۔

مَسئلہ 36 مومن عورتوں کے نکاح مشرک مردوں کے ساتھ اور مومن مردوں کے نکاح مشرک عورتوں کے ساتھ کرنے منع ہیں۔

مَسئلہ 37 مومن لونڈی، آزاد مشرک عورت سے بہتر ہے۔

مَسئلہ 38 مومن غلام، آزاد مشرک مرد سے بہتر ہے۔

﴿ وَ لاَ تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ط وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَ لاَ تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ط وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ط اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ج وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ O﴾ (221:2)

تم مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرنا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن لونڈی مشرک سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا جب تک وہ

ایمان نہ لے آئیں ایک مومن غلام، مشرک مرد سے بہتر ہے اگر چہ وہ تمہیں بہت پسند ہو یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالی اپنے اذن سے تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔اللہ تعالی اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے عیاں کرتا ہے توقع ہے کہ وہ سبق حاصل کریں گے اور نصیحت قبول کریں گے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 221)

مَسئلہ 39 دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔

مَسئلہ 40 جنگ میں حاصل ہونے والی کافروں کی منکوحہ یا غیر منکوحہ عورتیں ان کے مالک مسلمانوں کے لئے نکاح کے بغیر حلال اور جائز ہیں۔

مَسئلہ 41 نکاح کا مقصد زنا، بدکاری، اور فحاشی کو ختم کر کے ناپاک، صاف اور ستھری زندگی بسر کرنا ہے۔

''اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں البتہ ایسی (غیر مسلم منکوحہ) عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہیں یہ اللہ تعالی کا قانون ہے جس کی پابندی کرنا تم پر لازم ہے مذکورہ عورتوں کے علاوہ جتنی بھی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال (یعنی مہر) کے ذریعہ حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیکہ حصار نکاح میں ان کو محفوظ کرو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔'' (سورہ نساء آیت نمبر 24)

وضاحت : مذکورہ آیت میں اللہ تعالی نے لونڈیوں سے بغیر نکاح کے گھر میں منکوحہ بیویوں کی طرح رکھنے کی اجازت دی ہے۔لونڈیوں کے بارے میں شریعت کے دیگر احکام یہ ہیں۔

① جنگ کے اختتام پر قیدی عورتوں کو صرف حکومت ہی سپاہیوں میں تقسیم کرنے کی مجاز ہے اس سے پہلے اگر کوئی سپاہی از خود کسی قیدی عورت سے صحبت کرے گا تو وہ زنا میں شمار ہوگا۔

② قیدی حاملہ عورت سے وضع حمل سے پہلے صحبت کرنا اس کے مالک کے لئے بھی منع ہے۔

③ قیدی عورت خواہ کسی بھی مذہب سے (علاوہ اسلام) ہو اس سے صحبت کرنا اس کے مالک کے لئے بھی جائز ہوگا۔

④ لونڈی کے مالک کے علاوہ دوسرا کوئی آدمی اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

⑤ لونڈی کے مالک سے پیدا ہونے والی اولاد کے حقوق وہی ہوں گے جو صلبی اولاد کے ہوتے ہیں اولاد پیدا ہونے کے بعد لونڈی کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور مالک کے مرتے ہی لونڈی از خود آزاد تصور کی جائے گی۔

⑥ لونڈی کا مالک اپنی لونڈی کو اولاد ہونے سے پہلے کسی دوسرے کے نکاح میں دے دے تو مالک کا شہوانی تعلق اس سے ختم

ہو جائے گا۔

⑦ کسی عورت کو حکومت کسی مرد کی ملکیت میں دے دے تو پھر حکومت اس عورت کو واپس لینے کی مجاز نہیں رہتی بالکل اسی طرح جس طرح ولی عورت کا نکاح کرنے کے بعد واپس لینے کا حقدار نہیں رہتا۔

⑧ حکومت کی طرف سے کسی آدمی کو جنگی قیدی کافر کے حقوق ملکیت عطا کرنا ویسا ہی جائز قانونی عمل ہے جیسا کہ نکاح میں ایجاب و قبول کے بعد مرد و عورت کا ایک دوسرے کے لئے حلال ہو جانا جائز اور قانونی عمل ہے۔ دونوں قانون ایک ہی شریعت اور ایک ہی شارع سبحانہ وتعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔

⑨ جنگی حالات کے عدم تعین کی بناء پر لونڈیوں کی بیک وقت ملکیت کی تعداد کا تعین بھی نہیں کیا گیا۔

⑩ لونڈیوں کا قانون اور حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ حسب حالات اور ضرورت قیامت تک کے لئے باقی اور نافذ العمل ہے۔ (ملخصًا از تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ)(340-341)

مَسئلہ 42 اہل کتاب کی پاکدامن عورتوں سے نکاح جائز ہے۔

﴿ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصِنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَ لاَ مُتَّخِذِىْ اَخْدَانٍ ط وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَ هُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O﴾ (5:5)

''اور وہ پاکدامن عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں جو اہل ایمان کے گروہ سے ہیں یا ان قوموں میں سے ہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے ان کے محافظ بنو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو اور جس کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا اس کے سارے (نیک) اعمال ضائع ہو جائیں گے اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہوگا۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 5)

وضاحت : ① اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے لیکن انہیں اپنی عورتیں نکاح میں دینے کی اجازت نہیں۔

② اہل کتاب کی عورتیں مشرک ہوں تو ان سے نکاح کرنا منع ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 46

مَسئلہ 43 جس بچے نے دو سال کی عمر تک یا اس سے پہلے پہلے کسی عورت کا دودھ پیا ہو اس کی حرمت رضاعت ثابت ہوگی دو سال کے بعد کسی عورت کا دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

﴿ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَ فِصٰلُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِىْ وَلِوَالِدَيْكَ ط اِلَىَّ الْمَصِيْرُ O﴾ (14:31)

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کے دودھ چھوٹنے میں لگے کہ تم میری اور میرے ماں باپ کی شکر گزاری کرو، تم سب کو میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 14)

وضاحت : دودھ پینے میں پانچ گھونٹ کی شرط ہے۔اس سے کم ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 227

مَسئلہ 44 منہ بولے رشتے سے حرمت نکاح ثابت نہیں ہوتی۔

﴿ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ط وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝﴾ (37:33)

''پھر جب زید رضی اللہ عنہ اس سے (یعنی زینب رضی اللہ عنہا سے) اپنی حاجت پوری کر چکا تو ہم نے اس (مطلقہ خاتون) کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی تنگی نہ رہے جبکہ وہ ان سے اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا حکم تو پورا ہونا ہی تھا۔'' (سورہ احزاب، آیت نمبر 37)

مَسئلہ 45 رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا جائز ہے۔

مَسئلہ 46 میاں بیوی ایک دوسرے کے راز دان ہیں۔

﴿ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۝﴾ (187:2)

''تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 187)

مَسئلہ 47 نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے عورت کے ہاتھ میں نہیں۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 82 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 48 نکاح انسان کے لئے باعث راحت وسکون ہے۔

مَسئلہ 49 نکاح کے بعد اللہ تعالیٰ فریقین میں محبت اور رحمت کے جذبات پیدا کر دیتے ہیں۔

﴿ وَ مِنْ آيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ (21:30)

''اوراس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رغبت پیدا کر دی یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔'' (سورہ روم، آیت نمبر 21)

مسئلہ 50 پاکدامن مرد یا عورت کا نکاح زانیہ عورت یا زانی مرد سے کرنا حرام ہے۔

﴿ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ز وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (3:24)

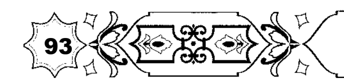
''زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک، اور یہ حرام کر دیا گیا ہے اہل ایمان پر۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 3)

مسئلہ 51 حیض آنے سے قبل کم سنی میں نکاح جائز ہے۔

﴿ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ط وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ﴾ (4:65)

''اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے معاملے میں اگر تمہیں کوئی شک ہے تو (معلوم ہونا چاہئے کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے اور یہی ان کا حکم ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے جو شخص اللہ سے ڈرے اسی کے معاملے میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔'' (سورہ طلاق، آیت نمبر 4)





اَحْكَـــــامُ النِّكَاحِ

نکاح کے احکام

مَسئلہ 52 مرد وعورت کا ایجاب وقبول نکاح کا رکن ہے اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ تْهُ اِمْرَأَةٌ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنِّىْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِىْ لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلاً فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ عِنْدَكَ شَىْءٌ؟)) قَالَ : مَا اَجِدُ شَيْئًا قَالَ ((إِلْتَمِسْ وَ لَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ)) فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَىْءٌ؟)) قَالَ : نَعَمْ ! سُوْرَةٌ كَذَا وَ سُوْرَةٌ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ النِّسَائِىُّ [1] (صحيح)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی میں اپنی جان آپ کو ہبہ کرتی ہوں (آپ ﷺ نے اس کی پیشکش قبول نہ کی اور خاموش رہے) وہ عورت دیر تک (جواب کے انتظار میں) کھڑی رہی (اتنے میں) ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اس کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے (یعنی مجھے قبول ہے) آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ''تیرے پاس کچھ ہے۔'' اس نے عرض کیا ''میرے پاس تو کچھ نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کوئی چیز تلاش کر کے لاؤ، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔'' وہ آدمی گیا اور اسے کوئی چیز نہ ملی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا ''کیا تجھے قرآن آتا ہے۔'' اس نے عرض کیا ''ہاں، یا رسول اللہ ﷺ ! فلاں فلاں سورہ آتی ہے۔'' اس آدمی نے ان سورتوں کے نام لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے قرآن مجید کی سورتوں کے بدلے میں اس عورت کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ لِاُمِّ حَكِيْمِ بِنْتِ قَارِظٍ أَ تَجْعَلِيْنَ اَمْرَكِ اِلَىَّ ؟

[1] صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3149

قَالَتْ: نَعَمْ ! فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُکِ. ذَکَرَهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے پوچھا ’’کیا تو مجھے اپنے نکاح کے بارے میں اختیار دیتی ہے۔‘‘ام حکیم نے کہا ’’ہاں!‘‘ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا ’’میں نے تجھے قبول کیا۔‘‘(اور نکاح ہو گیا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَطَاءٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ : لِيَشْهَدْ اَنِّیْ قَدْ نَکَحْتُکِ . ذَکَرَهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عطا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مرد کو گواہوں کے سامنے یوں کہنا چاہیے ’’میں نے تجھ سے نکاح کیا۔‘‘ (یعنی تجھے قبول کیا) بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مَسئلہ 53 دینداری میں کفو کا لحاظ رکھنا واجب و فرض ہے

مَسئلہ 54 حسب ونسب شکل وصورت اور مال و دولت میں کفو کا لحاظ رکھنا منع نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا ، وَلِحَسْبِهَا وَ لِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاکَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ’’عورت سے چار چیزوں کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال و دولت کی وجہ سے یا اس کے حسب ونسب کی وجہ سے یا اسکی خوبصورتی کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (اے انسان!) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، دیندار عورت سے نکاح کرنے میں کامیابی حاصل کر۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 55 نکاح کے لئے کم از کم دو پرہیز گار اور عادل گواہوں کی شہادت و گواہی ضروری ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَحِلُّ نِكَاحٌ اِلاَّ بِوَلِیٍّ وَ صِدَاقٍ وَ شَاهِدَیْ عَدْلٍ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ[4] (صحیح)

[1] كتاب النكاح ، باب اذا كان الولی هو الخاطب
[2] كتاب النكاح ، باب اذا كان الولی هو الخاطب
[3] كتاب النكاح ، لا ينكح الاب وغيره البكر والثيب الا برضاهما
[4] ارواء الغليل ، الجزء السادس ، رقم الصفحة 269

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ولی، حق مہر اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لاَ نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 56 نکاح کے بعد کسی جائز طریقے سے نکاح کا اعلان کرنا چاہئے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلاَلِ وَالْحَرَامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِيْ النِّكَاحِ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[2]

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حلال اور حرام نکاح کے درمیان فرق کرنے والی چیز دف بجانا اور اس کا اعلان کرنا ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 57 شب عروسی بیوی کو ہدیہ دینا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَعْطِهَا شَيْئًا)) قَالَ : مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ ، قَالَ ((أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ؟)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[3] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں کہا ''علی! فاطمہ کو کوئی چیز (ہدیہ) دو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میرے پاس تو کوئی چیز نہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟'' (یعنی وہی دے دو)۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 58 نکاح سے قبل طے کی گئی جائز شرائط پر نکاح کے بعد عمل کرنا واجب ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهِ مَا

---

[1] صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 881

[2] صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الثانى ،رقم الحديث 1865

[3] صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الثانى ،رقم الحديث 1865

اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جن شرائط پر تم نے شرم گاہوں کو حلال بنایا ہے انہیں پورا کرنا دیگر شرائط کی نسبت زیادہ ضروری ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 59 غیر شرعی اور ناجائز شرائط طے کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَلَهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ (اپنے نکاح کے لئے) اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے اور اس کا برتن خالی کردے اس کی قسمت میں جو کچھ ہے وہ اسے مل جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 60 حد استطاعت سے باہر پوری نہ کرنے کی نیت سے شرائط تسلیم کرنا یا کروانا حرام ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 61 بیٹی کو گھر بنانے کے لئے سامان مہیا کرنا (جہیز دینا) سنت سے ثابت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

❀❀❀

[1] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1857
[2] مختصر صحيح بخاری ،للزبيدی ، رقم الحديث 1852
[3] صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1060

اَلْــــــوَلِیُّ فِی النِّکَاحِ

نکاح میں ولی کی موجودگی

مَسئلہ 62 نکاح کے لئے ولی کی موجودگی ضروری ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لاَ نِکَاحَ اِلاَّ بِوَلِیٍّ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] **(صحیح)**

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 63 اگر اقرب ولی، لڑکی کا واقعی خیر خواہ نہ ہو تو اس کا حق ولایت از خود ختم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اقرب رشتہ دار ولی بننے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

مَسئلہ 64 اقرب ولی نہ ہونے پر ابعد ولی یا سلطان (قاضی یا حاکم مجاز) ولی ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لاَ نِکَاحَ اِلاَّ بِإِذْنِ وَلِیٍّ مُرْشِدٍ اَوْ سُلْطَانٍ)) رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ[2] **(صحیح)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''خیر خواہ ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے غیر مسلم جج یا کافر ملک کی عدالت مسلمان عورت کی ولی نہیں بن سکتی۔

(ا) حُقُوْقُ الْوَلِیِّ

ولی کے حقوق

مَسئلہ 65 عورت اپنا نکاح خود نہیں کرسکتی۔

---

1. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 879
2. ارواء الغلیل ، الجزء السادس ، رقم الصفحۃ 239

مسئلہ 66 ولی کو عورت کی مرضی کے خلاف جبراً کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔

﴿ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ ○ ﴾(232:2)

''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو پھر انہیں اپنے (پچھلے) خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو، تمہارے لئے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے کہ اس سے باز رہو اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 232)

وضاحت : آیت مذکورہ میں نکاح کے لئے خطاب عورت کو نہیں کیا گیا بلکہ ولی کو کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت (کنواری ہو یا مطلقہ) از خود نکاح نہیں کر سکتی۔

مسئلہ 67 ولی کی اجازت و رضا کے بغیر کیا گیا نکاح سراسر باطل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا وہ نکاح باطل ہے وہ نکاح باطل ہے وہ نکاح باطل ہے (۔پھر ناجائز نکاح کے بعد) اگر مرد نے ہمبستری کی تو اس پر مہر ادا کرنا فرض ہے جس کے عوض اس نے عورت کی شرمگاہ (اپنے لئے) حلال کرنا چاہی ۔ اگر ولی آپس میں اختلاف کریں تو یاد رکھو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی بادشاہ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① عورت کا باپ اس کا ولی ہے باپ نہ ہو تو بھائی یا چچا یا دادا یا نانا یا ماموں ولی بن سکتے ہیں۔ یاد رہے اقرب کی موجودگی میں ابعد ولی نہیں بن سکتا۔

② اولیاء میں اختلاف کی صورت یہ ہے کہ ولایت کا پہلا حق رکھنے والا (خواہ باپ ہو یا بھائی یا چچا ہو) بے دین ہو یا ظالم ہو

[1] صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 880

اور وہ زبردستی کسی بے دین یا فاسق وفاجر سے نکاح کرنا چاہتا ہو جبکہ ولایت کا دوسرا یا تیسرا حق رکھنے والے اسے ایسا نہ کرنے دیں، ایسی صورت میں ظالم یا بے دین ولی کا حق ولایت ازخود ختم ہو جاتا ہے اور گاؤں کی پنچایت یا شہر کا دیندار حاکم یا شہر کی عدالت اپنا حق ولایت استعمال کر سکتی ہے۔

مَسئلہ 68 کنواری اور بیوہ دونوں کے نکاح کے لئے ولی کا ہونا ضروری ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَلْأَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَلِیِّھَا وَ الْبِکْرُ تُسْتَأْذَنُ فِیْ نَفْسِھَا وَاِذْنُھَا صَمَاتُھَا)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ’’بیوہ عورت اپنے نکاح (کے تمام معاملات مثلاً مہر، جہیز، ولیمہ وغیرہ) میں (فیصلہ کرنے کا) اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ جبکہ کنواری عورت سے (اس کے ولی کے ذریعہ) اجازت لی جائے اور کنواری کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بیوہ کا بیٹا اس کا ولی بن سکتا ہے۔

مَسئلہ 69 عورت کسی دوسری عورت کی ولی نہیں بن سکتی۔

مَسئلہ 70 ولی کے بغیر عورت ازخود اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔

مَسئلہ 71 ولی کے بغیر نکاح کرنے والی عورت زانیہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لاَ تَزَوِّجُ الْمَرْأَۃُ الْمَرْأَۃَ وَ لاَ تَزَوِّجُ الْمَرْأَۃُ نَفْسَھَا فَاِنَّ الزَّانِیَۃَ ھِیَ الَّتِیْ تَزَوِّجُ نَفْسَھَا)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کرائے نہ کوئی عورت اپنا نکاح (ولی کے بغیر) خود کرے جو عورت اپنا نکاح خود کرے گی وہ زانیہ ہے۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(ب) مَا یَجِبُ عَلَی الْوَلِیِّ
ولی کے فرائض

---

1. كتاب النكاح ، باب استيذان الثيب في النكاح بالنطق والبكر بالسكوت
2. صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1528

مَسئلہ 72 ولی کو عورت کی مرضی کے خلاف جبراً کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 66 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 73 کنواری یا بیوہ کے ولی کو ان کی اجازت اور رضا کے بغیر نکاح نہیں کرنا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لاَ تُنْكَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَ لاَ تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ)) قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كَیْفَ اِذْنُهَا ؟ قَالَ ((اَنْ تَسْكُتَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ’’بیوہ کا پوچھے بغیر نکاح نہ کیا جائے اور کنواری عورت سے اجازت لئے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کنواری عورت کی اجازت کیا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ خاموش رہے (اور انکار نہ کرے) تو یہی اس کی اجازت ہے۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 74 ولی کو عورت کی مرضی کے خلاف نکاح کرنے کے لئے زبردستی نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَةُ فِیْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَ اِنْ اَبَتْ فَلاَ جَوَازَ عَلَیْهَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[2] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ’’کنواری عورت اپنے نکاح کے لئے پوچھی جائے گی اگر (جواب میں) خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے اگر انکار کر دے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے۔‘‘ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : لڑکا یا لڑکی اگر نا سمجھی کے باعث کوئی غلط فیصلہ کر رہے ہیں تو ولی ان کو غلط فیصلہ کے برے نتائج سے آگاہ کر کے فیصلہ بدلنے پر آمادہ کر سکتا ہے لیکن زبردستی نکاح نہیں کر سکتا۔

---

1. كتاب النكاح ، لا ينكح الاب وغيره البكر والثيب الا برضاهما
2. صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1843

مَسئلہ 75 عورت چاہے تو اپنی مرضی کے برعکس زبردستی کیا گیا نکاح عدالت سے منسوخ کرا سکتی ہے۔

عَنْ خُنَسَاءَ بِنْتِ حَزَامٍ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت خنساء بنت حزام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیوہ تھی اور اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا جب کہ وہ اسے ناپسند کرتی تھی چنانچہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی (اور اس کا ذکر کیا) رسول اکرم ﷺ نے باپ کا (پڑھایا ہوا) نکاح توڑ دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنَّ جَارِيَةً بِكْرٌ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے اختیار دے دیا (یعنی چاہے تو نکاح باقی رکھو چاہے تو ختم کر دو)۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 76 مرد اور عورت رجعی طلاق کے بعد عدت گزرنے پر دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہوں تو ولی کو روکنا نہیں چاہئے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ﷺ قَالَ : كَانَتْ لِيْ اُخْتٌ تُخْطَبُ اِلَيَّ فَأَتَانِيْ ابْنُ عَمٍّ لِيْ ، فَانْكَحْتُهَا اِيَّاهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، فَلَمَّا خَطَبَتْ اِلَيَّ اَتَانِيْ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ : لَا وَاللّٰهِ ! لَا اُنْكِحُهَا اَبَدًا ، قَالَ : فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ...... ﴾ قَالَ : فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَانْكَحْتُهَا اِيَّاهُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❸ (صحيح)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری ایک بہن تھی جس کے لئے نکاح کا پیغام آیا، پھر میرا

---

❶ کتاب النکاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهی کارهة فنکاحه مردود
❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1845
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1838

چچازاد بھائی آیا تو میں نے اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دیا (کچھ دیر بعد) اس نے میری بہن کو (رجعی) طلاق دے دی اور چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی جب میری بہن کے لئے (کسی دوسری جگہ سے) پیغام نکاح آیا تو چچازاد بھائی بھی نکاح کا پیغام لے کر آ گیا تو میں نے کہا ''واللہ اب میں کبھی بھی تمہارے ساتھ اس کا نکاح نہیں کروں گا۔'' تب میرے معاملے میں یہ آیت نازل ہوئی ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو پھر تم انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ معروف طریقہ سے باہم رضامند ہوں۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 232) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (آیت نازل ہونے کے بعد) میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور اپنی بہن کا نکاح چچازاد بھائی سے (دوبارہ) کر دیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

اَلصَّدَاقُ

حق مہر کے مسائل

مَسئلہ 77 بیوی کو حق مہر ادا کرنا فرض ہے۔

﴿ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً ۝﴾ (24:4)

''پھر جو ازدواجی زندگی کا لطف تم ان سے اٹھاؤ اس کے بدلے میں ان کے مہر بطور فرض کے ادا کرو۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 24)

مَسئلہ 78 عورت اپنی خوشی سے سارا مہر یا مہر کا کچھ حصہ معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

﴿ آتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَـكُمۡ عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓـئًا مَّرِيۡٓـئًا ۝﴾ (4:4)

''اور عورتوں کے مہر خوش دلی کے ساتھ (فرض جانتے ہوئے) ادا کرو، البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے مہر کا کوئی حصہ تمہیں معاف کر دیں تو تم اسے مزے سے کھا سکتے ہو۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 4)

مَسئلہ 79 فریقین کی باہمی رضامندی سے عورت کا حق مہر نکاح کے وقت ادا کرنا (مہر معجّل) یا موخر کرنا (مہر مؤجل) دونوں جائز ہیں۔

مَسئلہ 80 نکاح سے پہلے فریقین مہر طے نہ کر سکیں تو نکاح کے بعد بھی طے کیا جا سکتا ہے۔

مَسئلہ 81 نکاح کے بعد، اگر صحبت کرنے سے پہلے جبکہ مہر بھی ابھی ادا نہ ہوا ہو، کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس پر مہر ادا کرنا واجب نہیں البتہ اپنی استطاعت کے مطابق عورت کو کچھ نہ کچھ ہدیہ دینا چاہئے۔

مَسئلہ 82 نکاح کے بعد، اگر صحبت کرنے سے پہلے جبکہ مہر طے ہو چکا ہو، کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اس پر نصف مہر ادا کرنا واجب ہے۔

﴿ لاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ج وَ مَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهُ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا م بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَ اَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَ لاَ تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○﴾ (2:236-237)

''تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو، اس صورت میں انہیں کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہئے خوش حال آدمی اپنی استطاعت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی استطاعت کے مطابق معروف طریقہ سے دے۔ یہ حق ہے نیک آدمیوں پر اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہو لیکن حق مہر مقرر کیا جا چکا ہو تو اس صورت میں نصف حق مہر دینا ہوگا یہ اور بات ہے کہ عورت درگزر سے کام لے (اور مہر نہ لے) یا وہ مرد جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے درگزر سے کام لے (اور پورا مہر دے) اور تم (یعنی مرد) درگزر سے کام لو تو یہ تقویٰ سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو۔ اللہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 236-237)

مَسئلہ 83 حق مہر کی مقدار مقرر نہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَ لَوْ بِخَاتِمٍ مِنْ حَدِيْدٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا ''نکاح کر خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی دے کر۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ قَالَ : سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صِدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَتْ : كَانَ صِدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ

[1] کتاب النکاح ، باب المهر بالعروض و خاتم من حدید

عَشَرَةَ اُوْقِيَةً وَ نِشًّا قَالَتْ : أَ تَدْرِىْ مَا النِّشُّ ؟ قَالَ : قُلْتُ لاَ ! قَالَتْ : نِصْفُ اُوْقِيَةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صِدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَزْوَاجِهٖ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ”رسول اللہ ﷺ (کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) کا حق مہر کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ اور ایک نش پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ”جانتے ہو نش کتنا ہوتا ہے۔“ ابوسلمہ رحمہ اللہ نے کہا ”نہیں!“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”نصف اوقیہ اور یہ سارا (یعنی ساڑھے بارہ اوقیہ) پانچ سو درہم بنتا ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا حق مہر تھا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی یا پانچ سو درہم موجودہ حساب سے ساڑھے دس ہزار روپے بنتا ہے۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ ﷺ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِىُّ النَّبِىَّ ﷺ وَ اَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ آلاَفٍ وَ بَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مَعَ شَرَحْبِيْلِ ابْنِ حَسَنَةَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[2] (صحيح)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عبیداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں عبیداللہ (ہجرت مدینہ کے بعد) حبشہ میں فوت ہو گئے نجاشی نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم ﷺ سے نکاح کر دیا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے چار ہزار (درہم) مہر مقرر کیا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 84 کم مہر مقرر کرنا افضل ہے

مَسئله 85 نبی اکرم ﷺ کی بیویوں اور بیٹیوں کا مہر بارہ اوقیہ (تقریباً دس ہزار روپے) تھا۔

عَنْ اَبِى الْعَجْفَاءِ السَّلَمِىِّ ﷺ قَالَ : خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ : أَلاَ لاَ تَغَالُوْا بِصُدُقِ النِّسَآءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِى الدُّنْيَا أَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلاَكُمْ بِهَا النَّبِىَّ ﷺ مَا اَصْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِمْرَاَةً مِنْ نِسَآءِهٖ وَ لاَ اَصْدَقَ امْرَاَةً مِنْ بَنَاتِهٖ اَكْثَرُ

[1] كتاب النكاح ، باب الصداق و جواز كونه تعليم قرآن و خاتم حديد

[2] صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1853

مِنْ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ اُوْقِیَةً . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❶

حضرت ابوعجفاء سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا ''لوگو! سنو، عورتوں کا مہر زیادہ مقرر نہ کروا گر زیادہ مہر مقرر کرنا دنیا میں عزت کا باعث ہوتا اور اللہ کے ہاں تقوے کا موجب ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے کے سب سے زیادہ حقدار تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا نہ ہی اپنی بیٹیوں کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر فرمایا'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَیْرُ النِّكَاحِ اَیْسَرُهٗ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(حق مہر کے اعتبار سے) بہترین نکاح وہ ہے جو آسان ہو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 86 مہر کے لئے کوئی چیز بھی مقرر کی جاسکتی ہے حتیٰ کہ مرد کا اسلام قبول کرنا یا عورت کو کتاب وسنت کی تعلیم دینا یا اسے آزاد کرنا بھی مہر مقرر کیا جا سکتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَیْنَهُمَا الْاِسْلَامُ ، اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَبْلَ اَبِیْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ : اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَیْنَهُمَا. رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا تو ان کا مہر اسلام تھا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائیں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پیغام نکاح بھیجا تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا میں اسلام لا چکی ہوں اگر تم بھی اسلام لے آؤ تو میں تم سے نکاح کرلوں گی چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور اسلام ہی ان دونوں کے درمیان حق مہر تھا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1853

❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1859

❸ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3132

وضاحت : دوسری حدیث مسئلہ نمبر 52 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 87 اگر شوہر نکاح کے بعد اور ہمبستری سے پہلے فوت ہو جائے تو عورت پورے حق مہر کی مستحق ہوگی اور وراثت سے بھی اسے پورا حصہ ملے گا۔

مَسئله 88 حق مہر نکاح کے وقت ادا کرنا ضروری نہیں۔

مَسئله 89 نکاح کے وقت فریقین حق مہر طے نہ کرسکیں تو نکاح کے بعد بھی طے کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) ﷛ فِیْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَ لَمْ یَدْخُلْ بِهَا وَ لَمْ یَفْرِضْ لَهَا الصِّدَاقَ . فَقَالَ : لَهَا الصِّدَاقُ كَامِلاً وَ عَلَیْهَا الْعِدَّةُ وَ لَهَا الْمِیْرَاثُ ، فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سَنَانٍ ﷛ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی بِهٖ فِیْ بِرْوَعِ بِنْتِ وَاشِقٍ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور مر گیا۔ عورت سے ہمبستری کی نہ حق مہر طے کیا۔ حضرت عبداللہ ﷛ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ عورت کے لئے پورا حق مہر ہے اس پر عدت (گزارنا بھی واجب) ہے اور وراثت میں بھی اس کا حصہ ہے۔ حضرت معقل بن سنان ﷛ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 90 بتیس (32) روپے حق مہر مقرر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

☺☺☺

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1857

خُطْبَةُ النِّكَاحِ
خطبہ نکاح کے مسائل

مَسئلہ 91 نکاح کے وقت درج ذیل خطبہ پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ ((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوْذُ بِهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ ، وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ ، وَ اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا وَ رَسُوْلُهُ ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهِ وَالْاَرْحَامُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○﴾ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوْتُنَّ اِلاَّ وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ○﴾ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ ﴾)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنِّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ[1]

(صحیح)

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں (درج ذیل) خطبہ حاجت سکھایا ''بے شک حمد اللہ ہی کے لئے ہے ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی سے مغفرت چاہتے ہیں اپنے نفس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں ۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اس اللہ سے جس کے نام سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور ڈرو رحم کے رشتے توڑنے سے بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر نگہبان

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1860

ہے۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 1) ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اس کے مطیع وفرماں بردار ہو۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 102) ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور بات سیدھی سیدھی کہو، اس طرح وہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا، تمہارے گناہ معاف کر دے گا، جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔'' (سورہ احزاب، آیت نمبر 70-71) اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

&&&

اَلْــــــوَلِيْمَةُ
ولیمہ کے مسائل

مَسئله 92 ولیمہ کی دعوت کرنا سنت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَآی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه اَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ ((مَا هٰذَا ؟)) قَالَ : اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، قَالَ ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اُوْلِمْ وَ لَوْ بِشَاةٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے کپڑوں پر) زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا ''یہ کیا ہے؟'' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں نے ایک نوات سونے کے بدلے عورت سے شادی کی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تجھے برکت دے ولیمہ کر خواہ ایک بکری سے ہی ہو۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نواۃ کی مقدار تقریباً 3 گرام کے برابر ہے۔

مَسئله 93 دعوت ولیمہ کو قبول کرنا واجب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَ اِنْ شَاءَ تَرَكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے، چاہے تو کھانا کھائے چاہے نہ کھائے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 94 جس دعوت ولیمہ میں عام آدمیوں کو نہ بلایا جائے خواص کی دعوت کی جائے وہ بدترین ولیمہ ہے۔

---
[1] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 899
[2] كتاب النكاح ، باب الامر باجابة الداعي الى دعوة

مَسئلہ 95 بلا عذر دعوت قبول نہ کرنے والا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيْهَا وَ يُدْعٰى اِلَيْهَا مِنْ بَابِهَا وَ مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ولیمہ کے کھانوں میں سے سب سے بدترین کھانا وہ ہے جس میں آنے کے خواہشمندوں کو نہ بلایا جائے اور انکار کرنے والوں کو بلایا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے گویا اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 96 جس دعوت میں حرام کام (ناچ گانا وغیرہ) یا حرام اشیاء (مثلاً شراب وغیرہ) کا اہتمام کیا گیا ہو اس میں شرکت کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلاَ يَقْعُدُ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب رکھی گئی ہو۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

دَعَا ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَبَا اَيُّوْبَ فَرَاٰى فِی الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَآءُ مَنْ كُنْتُ اَخْشٰى عَلَيْهِ فَلَمْ اَكُنْ اَخْشٰى عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لاَ اَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ . ذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ[3]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت پر بلایا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے گھر میں دیوار پر تصویر والا پردہ دیکھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ''عورتوں

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 827
[2] ارواء الغلیل ، للالبانی 6/7
[3] کتاب النکاح ، باب هل یرجع اذا رای منکر فی الدعوة

نے ہمیں (یہ پردہ لگانے پر) مجبور کردیا'' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے'' مجھے خدشہ تھا شاید یہ کوئی دوسرا شخص ایسا کام کرے گا لیکن تم سے یہ توقع نہ تھی واللہ! میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا'' اور (یہ کہہ کر کھانا کھائے بغیر) واپس پلٹ گئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 97 ریا، تکبر، فخر اور بڑائی ظاہر کرنے والے لوگوں کی دعوت میں شرکت کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الطَّعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُؤْكَلَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں'' نبی اکرم ﷺ نے باہم فخر جتلانے والوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ΩΩΩ

[1] صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3193

اَلنَّظْرُ اِلَی الْمَخْطُوْبَةِ
منگیتر کو دیکھنے کے مسائل

مَسئلہ 98 نکاح سے قبل منگیتر کو دیکھنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى مَا يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ❶ (حسن)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی شخص عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو عورت کو ایک نظر دیکھ لے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 99 گھر کی روزمرہ زندگی میں آپ سے آپ ظاہر ہونے والے اعضاء یعنی ہاتھ اور چہرہ کے علاوہ منگیتر کے باقی کسی حصہ کو دیکھنا یا دکھانا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَ نَظَرْتَ اِلَيْهَا؟)) فَقَالَ : لَا ، قَالَ ((فَاذْهَبْ فَانْظُرْ فَاِنَّ فِیْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میری موجودگی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں!“ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”جا اور اسے دیکھ انصار کی عورتوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 100 غیر محرم عورت (منگیتر) سے تنہائی میں ملاقات کرنا، گفتگو کرنا یا پاس

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1832
❷ کتاب النکاح ، باب ندب من اراد نکاح امرأة الی ان ینظر الی وجهها و کفیها

بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ ((أَلْحَمْوُ الْمَوْتُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عقبہ بن عامر ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملاقات کرنے سے باز رہو۔'' ایک انصاری نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! دیور (یا جیٹھ) کے بارے میں کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ موت ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : عربی زبان میں ''حمو'' کا لفظ شوہر کے تمام قریبی اعزہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ شوہر کے حقیقی بھائی، چچازاد بھائی، ماموں زاد بھائی وغیرہ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷛ قَالَ : لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلاَّ كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ جمع نہیں ہوتا مگر ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 101 غیر محرم عورت (منگیتر) سے ہاتھ ملانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ اِلاَّ اَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ ، قَالَ ((اِذْهَبِيْ فَقَدْ بَايَعْتُكِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت عائشہ ﷝ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک کبھی کسی عورت سے نہیں لگا البتہ آپ زبان سے عورتوں سے بات کرتے جب عورتیں زبان سے (قبول اسلام کا) قول واقرار کرلیتیں تو آپ ﷺ فرماتے ''جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 جب عورت بناؤ سنگھار کر کے بے پردہ مردوں کے سامنے آتی ہے تو شیطان کے لئے فتنہ پیدا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

1. كتاب النكاح ، باب لا يخلون رجل بامراة لا ذو محرم
2. صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 937
3. كتاب الامارة ، باب كيفيه بيعة النساء

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] **(صحیح)**

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورت (پوری کی پوری) ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے اچھا (حسین وجمیل) کر کے دکھاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

☝ ☝ ☝

[1] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 936

مُبَاحَاتُ النِّكَاحِ

نکاح میں جائز امور

مَسئلہ 103 عید کے مہینوں میں نکاح کرنا جائز ہے۔

مَسئلہ 104 نکاح اور رخصتی الگ الگ کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَوَّالٍ وَ بَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَآءَ هَا فِيْ شَوَّالٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شوال کے مہینہ میں نکاح کیا اور شوال کے مہینہ میں میرے ساتھ صحبت کی (یعنی رخصتی ہوئی) اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن میں سے کون سی مجھ سے زیادہ خوش نصیب تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند کرتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں کی شادی شوال میں ہی ہو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 105 بلوغت سے قبل بیٹی کا نکاح کرنا جائز ہے۔

مَسئلہ 106 بڑی عمر کے آدمی کا چھوٹی عمر کی عورت سے یا چھوٹی عمر کے مرد کا بڑی عمر کی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَ هِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ زُفَّتْ اِلَيْهِ وَ هِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَ لُعَبُهَا مَعَهَا وَ مَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ .رَوَاهُ

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 822

مُسْلِمٌ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جب وہ سات برس کی تھیں اور صحبت کی جب وہ نو برس کی تھیں اور (رخصتی کے وقت) ان کی گڑیاں ان کے ساتھ تھیں۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یادرہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 54 برس تھی۔

❄ ❄ ❄

---

[1] **كتاب النكاح ، باب جواز تزويج الاب البكر الصغيرة**

مَمْنُوْعَاتُ فِی النِّکَاحِ

نکاح میں ممنوع امور

مَسئلہ 107 جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا گیا اور اس نے اسے قبول کر لیا ہو تو اسے کسی دوسرے شخص کی طرف سے نکاح کا پیغام بھجوانا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ ، وَلاَ یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی شخص اپنے بھائی کی فروخت شدہ چیز پر اپنی چیز نہ بیچے اور کوئی شخص ایسی عورت کو نکاح کا پیغام نہ بھیجے جسے کسی دوسرے شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا ہو اور اس نے اسے قبول کر لیا ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 108 حالت احرام میں نکاح کرنا یا نکاح کروانا یا نکاح کا پیغام بھجوانا منع ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَ لاَ یُنْکَحُ وَ لاَ یَخْطُبُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''محرم نکاح کرے نہ نکاح کروایا جائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

[1] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 906
[2] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 814

مَایَجُوْزُ عِنْدَ الْفَرْحِ
خوشی کے موقع پر جائز امور

مَسئله 109 مردوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کی خوشبو نمایاں ہو لیکن رنگ نمایاں نہ ہو جبکہ عورتوں کو ایسی خوشبو لگانی جائز ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو نمایاں نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَ خَفِیَ لَوْنُهٗ وَ طِیْبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَ خَفِیَ رِیْحُهٗ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ ﷛ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو نمایاں ہو لیکن رنگ نمایاں نہ ہو، عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو نمایاں نہ ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 110 فتنہ کا ڈر نہ ہو تو چھوٹی بچیاں خوشی کے موقع پر دف کے ساتھ ایسے اشعار پڑھ سکتی ہیں جو کفر و شرک، فسق و فجور، عورت کے حسن و جمال اور جنسی جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والے نہ ہوں۔

عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : جَاءَ النَّبِیُّ ﷺ یَدْخُلُ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَنَا یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَ یُنْدِبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِیْ یَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَ فِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ ((دَعِیْ هٰذِهٖ وَ قُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

---

1. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2238
2. کتاب النکاح ، باب ضرب الدف فی النکاح و الولیمة

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب میرا نکاح ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جیسے تم (یعنی راوی) بیٹھے ہو اس وقت ہماری چند بچیاں دف بجا رہی تھیں اور بدر کے شہید ہونے والے بزرگوں کا (اشعار میں) ذکر کر رہی تھیں ان بچیوں میں سے ایک نے کہا ''ہمارے درمیان ایسا نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا ''یہ مصرعہ چھوڑ دو جو پہلے پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 111 خواتین کے لئے سونے کا زیور اور ریشمی لباس پہننا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اُحِلَّ الذَّهَبُ وَ الْحَرِيْرُ لِإِنَاثَاتِ اُمَّتِیْ وَ حُرِّمَ عَلٰی ذُكُوْرِهَا)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے جائز کیا گیا ہے جب کہ مردوں کے لئے حرام ٹھہرایا گیا ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 112 سفید بالوں میں مہندی یا وسمہ لگانا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهٖ هٰذَا الشَّيْبُ الْحَنَّاءُ وَالْكَتَمُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ''بڑھاپے (کے سفید بالوں) کو بدلنے کے لئے مہندی اور وسمہ لگانا بہترین چیز ہے۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

☪ ☪ ☪

[1] صحیح سنن النسائی، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4754
[2] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3542

مَا لاَ يَجُوْزُ عِنْدَ الْفَرَحِ
خوشی کے موقع پر ناجائز امور

مَسئلہ 113 بالوں میں جوڑا یا وگ لگانے والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

مَسئلہ 114 اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کے معاملے میں عورت پر شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتْ اِبْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَأْسِهَا فَجَاءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِهَا فَقَالَ : لاَ ، اِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوْصِلاَتُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اس کے سر کے بال (بیماری کی وجہ سے) گر چکے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئی اور عرض کیا ”میرے شوہر نے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے بالوں میں جوڑا لگاؤں (سو کیا حکم ہے؟“) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ایسا نہ کرنا بالوں میں جوڑا لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 115 سونے یا چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں (کھایا) پیا اس نے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اتاری۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---
1. كتاب النكاح ، باب لا تطيع المراة زوجها فى معصية
2. كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم استعمال اوانى الذهب والفضة

مَسئلہ 116 سونے کی انگوٹھی پہننے والا مرد اپنے ہاتھ میں آگ کا انگارہ پہنتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَ قَالَ ((يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ سے وہ انگوٹھی اتاری اور دور پھینک دی پھر فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے اور وہ (سونے کی) انگوٹھی پہن لیتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 117 ٹخنوں سے نیچے تک پہنا ہوا کپڑا مرد کو جہنم میں لے جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ دوزخ میں جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 118 دوسروں کے مقابلے میں اپنی بڑائی اور فخر جتلانے کی سزا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِيْ فِيْ بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک شخص دو چادریں پہن کر اکڑ کر چل رہا تھا اور اپنے جی میں (ان قیمتی چادروں پر) اترا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ اب قیامت تک مسلسل زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1372
[2] کتاب اللباس ، باب ما اسفل الکعبین فھو فی النار
[3] کتاب اللباس ، باب تحریم التبختر فی المشی مع اعجابه بثیابه

مَسئلہ 119 مردوں کے لئے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 111 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 120 مشین کے ساتھ جسم پر بیل بوٹے بنوانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

مَسئلہ 121 خوبصورتی کے لئے چہرے سے بال اکھاڑنے یا اکھڑوانے والی عورت پر اللہ کی لعنت ہے۔

مَسئلہ 122 خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے یا کروانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی ، مَالِیَ لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِیُّ ﷺ ؟ وَ ھُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ ﴿ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَ مَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا﴾ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے گوندنے اور گندوانے والی عورتوں پر، چہرے سے بال اکھاڑنے والی عورتوں پر، خوبصورتی کے لئے دانت کشادہ کرنے یا کروانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے پھر کیا وجہ ہے جن عورتوں پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت کی ہے ان پر میں لعنت نہ کروں۔(رسول اللہ ﷺ کی لعنت اللہ کی لعنت ہونے کی دلیل) قرآن مجید کی یہ آیت ہے ''رسول جو کچھ تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ۔'' (سورہ حشر، آیت نمبر 7) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مہندی سے خواتین اپنے ہاتھوں پر بیل بوٹے بنا سکتی ہیں۔

مَسئلہ 123 قیامت کے روز سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ (بْنِ عَبَّاسٍ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [2]

---

1. کتاب اللباس ، باب المتفلجات للحسن
2. کتاب اللباس ، باب عذاب المصورین یوم القیامة

حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت ترین عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 124 ایسا تنگ لباس جس سے جسم کے حصے نمایاں ہوتے ہوں یا ایسا باریک لباس جس سے جسم نظر آئے ، پہننے والی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مِنْهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهِمَا النَّاسَ وَ نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَمِيْلاَتٌ مَائِلاَتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَ لاَ يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَ اِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَ كَذَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جہنمیوں کی دو قسمیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھیں ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیل کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے دوسری قسم ان عورتوں کی جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہیں،سیدھی راہ سے گمراہ ہونے والی اور دوسروں کو گمراہ کرنے والی ہیں ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ٹیڑھے ہوئے ہیں، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو لمبے فاصلے سے آتی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 125 مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر اور عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ[2] **(صحیح)**

[1] کتاب اللباس ، باب النسآء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات

[2] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2235

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں اور مردوں میں سے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔اسے احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 126 شراب خریدنے، پینے اور پلانے والے سب افراد پر لعنت کی گئی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلٰى عَشْرَةِ اَوْجُهٍ بِعَيْنِهَا وَ عَاصِرِهَا وَ مُعْتَصِرِهَا وَبَائِعِهَا وَ مُبْتَاعِهَا وَ حَامِلِهَا وَالْمَحْمُوْلَةِ اِلَيْهِ وَ آكِلِ ثَمَنِهَا وَ شَارِبِهَا وَ سَاقِيْهَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت نازل ہوتی ہے۔① حاصل کرنے والے پر② کشید کرنے والے پر③ کشید کروانے والے پر ④ بیچنے والے پر⑤ خریدنے والے پر⑥ اٹھا کر لے جانے والے پر⑦ جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جائے⑧ شراب کی قیمت کھانے والے پر⑨ شراب پینے والے پر اور⑩ شراب پلانے والے پر۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 127 عورتوں کو خوشبو لگا کر مردوں کے درمیان سے گزرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[2] (حسن)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو عورت عطر لگائے اور اس لئے لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ زانیہ ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 128 داڑھی منڈانا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَ اِعْفَاءِ اللُّحٰى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (صحيح)

---

[1] صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 2725

[2] صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 4737

[3] صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 2218

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 129 چالیس یوم سے زیادہ ناخن بڑھانا منع ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَ اَخْذَ الشَّارِبِ وَ حَلْقَ الْعَانَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ناخن کاٹنے مونچھیں کتروانے اور زیر ناف بال مونڈنے کے لئے چالیس دنوں کی مدت مقرر فرمائی ہے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 130 عورتوں کا مردوں کے سامنے بے پردہ آنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 102 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 131 عورتوں کا پاؤں میں گھنگھرو باندھنا منع ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ ((لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جُلْجُلٌ وَ لاَ جَرَسٌ وَ لاَ تَصْحَبُ الْمَلاَئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[2] (حسن)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ’’جس گھر میں گھنگھرو اور گھنٹے ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے نہ ہی فرشتے ان لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں جو گھنٹے استعمال کرتے ہیں۔‘‘ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 132 کفر و شرک، فسق و فجور، عورت کے حسن و جمال اور جنسی جذبات کو بھڑکانے والے اشعار پڑھنا یا سننا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ اِذْ

---

[1] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2215

[2] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4718

عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خُذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ کے ساتھ عرج کے مقام (مدینہ منورہ سے تقریبا ایک سوکلومیٹر کے فاصلہ پر) سے گزر رہے تھے کہ ایک شاعر اشعار پڑھتے ہوئے سامنے آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' پکڑو اس شیطان کو (یا فرمایا روکو اس شیطان کو) پھر فرمایا (ایسے گندے) اشعار منہ میں ڈالنے کی بجائے پیپ ڈالنا زیادہ بہتر ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 133 مردوں اور عورتوں کو کالے رنگ کا خضاب لگانا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لاَ يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النِّسَائِيُّ [2] **(صحيح)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکیں گے۔'' اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 134 عورتوں اور مردوں کی مخلوط مجالس کا اہتمام کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 135 موسیقی اور گانا بجانا، سننا کانوں کا زنا ہے۔

مَسئلہ 136 غیر محرم مردوں، عورتوں کا ایک دوسرے سے بات چیت کرنا، ایک دوسرے کو چھونا اور آپس میں گھلنا ملنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ لاَ مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلاَمُ ، وَ الْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَى ، وَالْقَلْبُ يَهْوِىْ وَ يَتَمَنّٰى وَ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ

---

[1] كتاب الشعر، باب في إنشاد والاستعار و بيان اشعر الكلم و ذم الشعر

[2] صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3548

الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (''اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے) ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ بہر صورت کر کے رہے گا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم کبھی غلط نہیں ہو سکتا) آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو دیکھنا) ہے کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا (اور چھونا) ہے پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے، دل کا زنا خواہش کرنا ہے۔ شرم گاہ ان باتوں کو یا تو سچ کر دکھاتی ہے یا جھوٹ۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 137 موسیقی، گانا بجانا اور ناچ رنگ کرنے والوں پر یا عذاب آئے گا یا اللہ! انہیں بندر اور سور بنا دے گا۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيَ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا يُعْزَفُ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ بِالْمُعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَ يَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] **(صحيح)**

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے ان کے ہاں آلات موسیقی (طبلہ سرنگی وغیرہ) بجیں گے مغنیات گانے گائیں گی اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَتٰى ذٰلِكَ ؟ قَالَ ((اِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمُعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] **(صحيح)**

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس امت کے لوگوں پر زمین میں دھنسانے، شکلیں مسخ ہونے اور (آسمان سے) پتھروں کی بارش برسنے کا عذاب آئے گا۔''

---

1. كتاب الامارت ، باب كيفيه بيعة النساء
2. كتاب الفتن ، باب العقوبات (3247/2)
3. صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3247

مسلمانوں میں سے کسی آدمی نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ ! یہ کب ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جب گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی، آلات موسیقی عام استعمال ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

نکاح سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

① نکاح سے قبل منگنی کی رسم ادا کرنا۔

② لڑکے والوں کا لڑکی والوں کے لئے ''بد'' لے کر جانا۔

③ منگنی کے وقت لڑکے کو سونے کی انگوٹھی پہنانا۔

④ مہندی اور ہلدی کی رسم ادا کرنا۔

وضاحت : دولہن کو مہندی لگانا جائز ہے لیکن اس کے لئے اجتماع کرنا اور گانے بجانے کا اجتماع کرنا جائز نہیں۔

⑤ لڑکے اور لڑکی کو سلامیاں دینا۔

⑥ نکاح سے قبل منگیتر کو محرم سمجھنا۔

⑦ 32 روپے حق مہر مقرر کرنا نیز مرد کی حیثیت سے بڑھ کر حق مہر مقرر کرنا۔

⑧ بیٹی کو گھر بنانے کے لئے (جہیز) سامان مہیا کرنا۔

⑨ جہیز کا مطالبہ کرنا۔

⑩ دولہا کو سہرا باندھنا۔

⑪ بارات میں کثیر تعداد لے جانا۔

⑫ بارات کے ساتھ بینڈ باجے لے جانا۔

⑬ خطبہ نکاح سے قبل لڑکے اور لڑکی کو کلمہ شہادت پڑھوانا۔

⑭ نکاح کے بعد حاضرین مجلس میں چھوہارے لٹانا۔

⑮ دولہا کے جوتے چرانا اور پیسے لے کر واپس آنا۔

⑯ لڑکی کو قرآن کے سائے میں گھر سے رخصت کرنا۔

⑰ منہ دکھائی اور گود بھرائی کی رسم ادا کرنا۔

18. مائیاں پڑنے کی رسم ادا کرنا۔
19. محرم اور عید کے مہینوں میں شادی نہ کرنا۔
20. اپنی حیثیت سے بڑھ کر ولیمہ کی دعوت کرنا۔
21. یونین کونسل میں رجسٹریشن کے بغیر نکاح (یا طلاق) کو غیر موثر سمجھنا۔
22. ناچ گانے کا اہتمام کرنا۔
23. مردوں، عورتوں کی الگ الگ یا مخلوط محفلوں کی تصاویر بنانا اور ویڈیو فلمیں تیار کرنا۔
24. قرآن مجید سے نکاح کرنا۔[1]
25. نکاح کے وقت مسجد کے لئے کچھ روپے وصول کرنا۔
26. لڑکے والوں سے پیسے لے کر ملازموں کو ''لاگ'' دینا۔
27. طلاق کی نیت سے نکاح کرنا۔
28. دوران حمل نکاح کرنا۔
29. نکاح ثانی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت حاصل کرنا۔

❀❀❀

---

[1] یادر ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ایک صوبے، سندھ میں جاگیردار اور وڈیرے آج بھی وہی سوچ رکھتے ہیں جو چودہ سو سال پہلے زمانہ جاہلیت میں عربوں میں پائی جاتی تھی جس کا قرآن مجید نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے ''وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ'' ''جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کے چہرے پر سیاہی چھا جاتی ہے اور وہ خون کا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ اس بری خبر کے بعد کیا کسی کو منہ دکھائے سوچتا ہے کہ ذلت کے ساتھ بیٹی کو لئے رہے یا مٹی میں دبا دے؟ (سورہ نحل، آیت نمبر 58-59) چنانچہ وڈیرے اور جاگیردار اپنی جاگیروں کو تحفظ دینے کے لئے اور کسی کو اپنا داماد بنانے کی ''ذلت'' سے بچنے کے لئے اپنی بیٹیوں کا نکاح قرآن سے کر دیتے ہیں جس کے لئے لڑکی کو باقاعدہ ہار سنگھار کر کے سرخ عروسی جوڑا پہنایا جاتا ہے، مہندی لگائی جاتی ہے، گیت گائے جاتے ہیں لڑکی کا گھونگھٹ نکال کر سہیلیوں کے جھرمٹ میں بٹھایا جاتا ہے اور اس کے برابر ریشمی جزداں میں سجا ہوا قرآن رحل پر رکھا جاتا ہے ''مولوی صاحب'' کچھ الفاظ پڑھتے ہیں تب بڑی بوڑھیاں قرآن اٹھا کر دلہن کی گود میں رکھ دیتی ہیں دلہن قرآن کو بوسہ دیتی ہے اور اقرار کرتی ہے کہ اس نے اپنا حق (نکاح) قرآن کو بخش دیا۔ اس پر حاضرین مجلس ظالم باپ اور مظلوم بیٹی کو مبارکباد دیتے ہیں، اپنا حق نکاح قرآن کو بخشنے کے بعد اس لڑکی کا نکاح کسی مرد سے حرام پاتا ہے دلہن لڑکی سے ''بی بی'' بن کر روحانیت کے درجہ پر فائز ہو جاتی ہے یوں جاگیردار اپنی جاگیریں اور ''عزت'' تو بچا لیتا ہے لیکن بیٹی کے ارمانوں کو ہمیشہ کے لئے درگور کر دیتا ہے ظلم کی ریت وہی ہے صرف طریق واردات بدلا ہے۔ عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر 29 جون، 1995ء قرآن سے شادی کی ایک ظالمانہ رسم)

اَلْاَدْعِيَةُ فِى الزِّوَاجِ
نکاح سے متعلق دعائیں

مَسئلہ 138 نکاح کے بعد زوجین کو یہ دعا دینی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانُ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكُمَا وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِىْ خَيْرٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نکاح کرنے والے آدمی کو ان الفاظ سے دعا دیتے ''اللہ تجھے اور تم دونوں کو برکت عطا فرمائے اور تمہارے درمیان بھلائی پر اتفاق پیدا فرمائے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 139 پہلی ملاقات پر شوہر کو بیوی کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ((اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَةً اَوْ اِشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلْ [أَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ])) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [2] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی آدمی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو یوں دعا کرے ''اے اللہ! میں تجھ سے اس (عورت) کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جس طبیعت پر اس (عورت) کو پیدا کیا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس (عورت) کے شر سے اور جس طبیعت پر اس کو پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1866
[2] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1892

آدَابُ الْمُبَاشَرَةِ

ہم بستری کے آداب

مَسئلہ 140 ہمبستری سے قبل درجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا أَرَادَ اَنْ یَأْتِیَ اَهْلَهٗ قَالَ [بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا] فَاِنَّهٗ اَنْ یُقَدَّرَ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم لوگوں میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یوں کہے ''اللہ کے نام سے یا اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس چیز سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے پس اگر ہمبستری کے دوران میاں بیوی کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 141 گناہ سے بچنے کی نیت سے بیوی سے صحبت کرنا باعث اجر وثواب ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! أَ یَأْتِیْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَ یَکُوْنُ لَهٗ فِیْهَا اَجْرٌ ؟ قَالَ ((أَرَأَیْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ أَ کَانَ عَلَیْهِ فِیْهَا وِزْرٌ ؟ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَهٗ اَجْرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم میں سے کوئی (اپنی بیوی سے ہمبستری کر کے) شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اس کے لئے ثواب ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''بتاؤ، اگر وہ حرام طریقے سے شہوت پوری کرے

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 828
[2] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 545

تو اس پر گناہ ہوگا یا نہیں۔انہوں نے کہا ’’ہوگا۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا ’اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے شہوت پوری کرتا ہے تو اس کے لئے ثواب ہے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 142 دوبارہ صحبت کرنے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوسعید خدری ﷜ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس صحبت کرنے کے لئے آئے اور دوبارہ صحبت کرنا چاہے، تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 143 جمعہ کی رات صحبت کرنا مستحب ہے۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ غَسَّلَ وَ بَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَ دَنَا وَاسْتَمَعَ وَ اَنْصَتَ کَانَ لَهُ بِکُلِّ خُطْوَةٍ یَخْطُوْھَا اَجْرُ سَنَةٍ صِیَامِھَا وَ قِیَامِھَا)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [2] (صحیح)

حضرت اوس بن اوس ﷜ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور (بیوی سے صحبت کر کے اسے بھی) غسل کرائے، (جمعہ پڑھنے کے لئے) جلدی (مسجد میں) آئے اور خطبہ کے شروع میں شریک ہو، خطیب کے قریب بیٹھے، خطبہ غور سے سنے اور خاموش بیٹھا رہے تو اسے (مسجد میں جانے اور آنے والے) ہر قدم کے بدلے میں ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام کے برابر ثواب ملتا ہے۔‘‘ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 144 بچے کو دودھ پلانے کے عرصہ میں بیوی سے ہم بستری کرنا جائز ہے۔

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَھْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِیْ نَاسٍ وَ ھُوَ یَقُوْلُ : لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَنْھٰی عَنِ الْغِیْلَةِ فَنَظَرْتُ فِی الرُّوْمِ وَ فَارِسَ فَاِذَا ھُمْ یَغْلِبُوْنَ اَوْلَادَھُمْ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَھُمْ شَیْئًا . رَوَاہُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 164

[2] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 410

[3] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 835

حضرت جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں لوگوں کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے ارادہ کیا تھا کہ لوگوں کو غیلہ (دوران رضاعت جماع کرنا) سے منع کردوں، لیکن میں نے دیکھا کہ روم اور فارس کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا (تو میں نے منع کرنے کا ارادہ ترک کردیا)۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 145 بیوی سے دن کے وقت ہمبستری کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لاَ تَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 146 ہمبستری کے بعد میاں بیوی کا ایک دوسرے کے بھید ظاہر کرنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 216 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 147 بیوی سے اگلی یا پچھلی سمت سے قُبل میں صحبت کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِی الْمُنْكَدِرِ رحمہ اللہ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ : كَانَتِ الْیَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَی الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرٍ فِیْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ ﴿ نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ [2:223] ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابن منکدر رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ یہودی کہتے جب آدمی اپنی بیوی کی پچھلی سمت سے جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ۔" (سورہ بقرہ، آیت نمبر 223) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 غسل جنابت سے پہلے سونا ہو تو وضو کر لینا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اَنْ یَنَامَ وَ هُوَ جُنُبٌ

---

[1] مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1860

[2] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 829

غَسَلَ وَجَهَهُ وَ تَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ دھو کرنماز کی طرح وضوفرماتے اور سوجاتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 149 طبی ضرورت کے تحت عزل کی رخصت ہے ورنہ نہیں۔

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اُخْتِ عُكَاشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَتْ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ اُنَاسٍ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزَلِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَاكَ الْوَأْدُ الْخَفِیّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت جذامہ بنت وھب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی لوگ موجود تھے انہوں نے عزل کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' یہ (بچہ کو) خفیہ زندہ درگور کرنا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : ذُكِرَ الْعَزْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ : وَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ وَ لَمْ يَقُلْ فَلاَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا''لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟'' آپ نے یہ نہیں فرمایا''لوگ ایسا نہ کریں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بیوی سے صحبت کرتے ہوئے انزال سے پہلے الگ ہوجانا عزل کہلاتا ہے۔

مَسئلہ 150 دوران حیض یا دوران نفاس صحبت کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَأَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدَ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جوشخص حائضہ سے صحبت کرے یا عورت کی دبر میں جماع کرے یا نجومی کے پاس آئے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ تعلیمات کا انکار کیا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الغسل ، باب الجنب يتوضا لم ينام
❷ مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 835
❸ كتاب النكاح ، باب حكم العزل
❹ صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 116

مسئلہ 151 حیض یا نفاس ختم ہونے کے بعد لیکن غسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَ اِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(حیض یا نفاس والی عورت کے) خون کا رنگ جب سرخ ہو تو (جماع کرنے کا کفارہ) ایک دینار سونا ہے اور اگر خون کا رنگ زرد ہو (یعنی خون آنا رک چکا ہو لیکن ابھی غسل نہ کیا ہو) تو (جماع کرنے کا کفارہ) نصف دینار سونا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایک دینار کا وزن چار گرام کے برابر ہے۔

مسئلہ 152 بیوی سے دُبر (پاخانے والی جگہ) میں صحبت کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَى امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس کی دبر (پاخانے والی جگہ) میں صحبت کرے وہ ملعون ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلاً اَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو (اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے) مرد کے پاس آئے یا عورت کے ساتھ دبر (پاخانے والی جگہ) میں صحبت کرے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 153 شوہر بیوی کو ہمبستری کے لئے بلائے تو بیوی کو شرعی عذر کے بغیر انکار نہیں کرنا چاہئے۔

---

1. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 118
2. مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3193
3. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 930

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 170 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 154 غسل جنابت کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ وَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَآءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِيْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ ثُمَّ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلاَثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے پھر وضو فرماتے جس طرح نماز کے لئے وضو فرماتے اس کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے تین لپ پانی سر میں ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے (آخر میں ایک دفعہ) پھر دونوں پاؤں دھوتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

☺☺☺

[1] صحیح مسلم ، کتاب الحیض ، باب صفة غسل الجنابة

صِفَاتُ الزَّوْجِ الْاَمْثِلَ

مثالی شوہر کی خوبیاں

مَسئلہ 155 بیوی سے حسن سلوک کرنے والا مرد بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَ اَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے اچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل وعیال کے لئے اچھا ہوں۔ جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کی بری باتیں کرنا چھوڑ دو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِلنِّسَاءِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ[2] (صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے اچھا ہے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 156 بیوی کو نہ مارنے والا شخص بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَادِمًا وَ لاَ امْرَأَةً قَطُّ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[3] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''رسول اللہ ﷺ نے کسی خادم یا عورت کو کبھی نہیں مارا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

1. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3057
2. صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3311
3. صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4003

مَسئلہ 157 آزمائش اور مصیبت میں صبر کرنے والا شخص بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص بیٹیوں کی وجہ سے آزمایا گیا اور اس نے ان پر صبر کیا تو وہ بیٹیاں اس (باپ) کے لئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 158 بیٹیوں کو دینی تعلیم دلوانے اور اچھی تربیت کرنے والا شخص بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا اور اس نے ان کے ساتھ نیکی کی (یعنی اچھی تعلیم و تربیت کی) وہ اس شخص کے لئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 159 بیوی کے معاملے میں درگزر کرنے والا، نرمی سے کام لینے والا، نیز بیوی کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرنے والا شخص اچھا شوہر ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَ إِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَ إِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر

---

[1] صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 154

[2] كتاب البر والصلة ، باب فضل الاحسان الى البنات

[3] كتاب النكاح ، باب الوصية بالنساء

ایمان رکھتا ہے اسے جب کوئی معاملہ درپیش ہو تو بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔لوگو! عورتوں کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو (یاد رکھو!) عورتیں پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں سے سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر کی پسلی ہے۔(یعنی جتنے اونچے خاندان کی عورت ہوگی اتنی زیادہ ٹیڑھی ہوگی) اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر ویسے ہی چھوڑ دیا تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی رہے گی لہٰذا ان کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 160 اہل وعیال پر خوشدلی سے خرچ کرنا اچھے شوہر کی صفت ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰی اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (1) (صحیح)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''آدمی کا اپنے اہل پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَ دِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْكِیْنٍ وَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِکَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِکَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(اگر) ایک دینار تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک غلام کو آزاد کرانے میں خرچ کیا، ایک مسکین پر صدقہ کیا اور ایک اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا، تو اجر کے لحاظ سے وہ دینار سب سے افضل ہے جو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 161 گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانے والا شوہر بہترین شوہر ہے۔

عَنِ الْاَسْوَدِ ﷺ قَالَ : سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَصْنَعُ فِیْ اَهْلِهٖ قَالَتْ كَانَ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَامَ اِلَی الصَّلاَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (3)

(1) صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث 4003

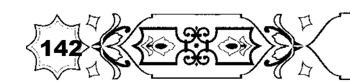
(2) کتاب الزکاة ، باب فضل النفقة علی العیال والمملوک

(3) کتاب الادب ، باب کیف یکون الرجل فی اهله

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا ''رسول اکرم ﷺ ! گھر میں کیا کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''آپ گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے ہیں اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوسری روایت میں ہے کہ آپ بازار سے سودہ سلف خرید لایا کرتے اور اپنا جوتا وغیرہ خود مرمت فرما لیا کرتے۔

❀❀❀



أَهَمِيَّةُ الزَّوْجَةِ الصَّالِحَةِ

نیک بیوی کی اہمیت

مَسئلہ 162 رفیقہ حیات کے انتخاب کے لئے زبردست احتیاط کی ضرورت ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَ اِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز (یعنی پُرکشش) ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے تم کو (زمین میں) خلیفہ بنایا ہے تاکہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو پس (اس میٹھی اور پرکشش) دنیا سے بچ کر رہو اور عورتوں سے بھی محتاط رہو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورت کی وجہ سے پیدا ہوا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 163 نیک، پرہیزگار اور وفادار بیوی دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ كتاب النكاح ، باب ما يتقى من شئوم المرأة
❷ مشكوة المصابيح ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3086
❸ كتاب النكاح ، باب خير متاع الدنيا المراة الصالحة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 164 نیک بیوی خوش بختی کی علامت ہے اور بری بیوی بدبختی کی علامت ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِیْءُ وَاَرْبَعٌ مِنَ الشِّقَاءِ اَلْمَرْأَةُ السُّوْءُ وَالْجَارُ السُّوْءُ اَلْمَرْكَبُ السُّوْءُ وَالْمَسْكَنُ الضَّيِّقُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ [1] (حسن)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ''چار چیزیں خوش بختی کی علامت ہیں ① نیک بیوی ② کھلا گھر ③ نیک ہمسایہ ④ اچھی سواری اور چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں ① بری بیوی ② برا ہمسایہ ③ بری سواری ④ تنگ گھر۔'' اسے احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 165 ناقص العقل ہونے کے باوجود عورتیں اچھے بھلے مردوں کی مت مار دیتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ! تَصَدَّقْنَ وَ اَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتَغْفَارِ فَاِنِّیْ رَأَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ ، جَزْلَةٌ وَ مَا لَنَا ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ ؟ قَالَ ((تُكْثِرْنَ اللَّعَنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَ دِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِیْ لُبٍّ مِنْكُنَّ)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَ الدِّيْنِ؟ قَالَ ((اَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ ، فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ وَ تَمْكُثُ اللَّيَالِیَ مَا تُصَلِّیْ وَ تُفْطِرُ فِیْ رَمَضَانَ فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الدِّيْنُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورتو! صدقہ کیا کرو اور زیادہ سے زیادہ استغفار کیا کرو میں نے جہنم میں عورتوں کو زیادہ دیکھا ہے۔'' عورتوں میں سے ایک سمجھ دار

[1] سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 282
[2] صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 3234

عورت نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم لعنت زیادہ بھیجتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ ناقص العقل اور ناقص الدین ہونے کے باوجود میں نے تم سے زیادہ مردوں کی عقل کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا۔'' اس عورت نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! عورت میں عقل اور دین کی کمی کونسی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عقل کی کمی (کا ثبوت) تو یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ نے) دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر رکھی ہے اور دین میں کمی (کا ثبوت) یہ ہے کہ تم (ہر ماہ) چند دن نماز نہیں پڑھ سکتیں اور رمضان کے مہینے میں کچھ روزے بھی نہیں رکھ سکتیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنتیوں میں عورتوں کی تعداد بہت کم ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 بیوی انسان کے لئے سخت آزمائش ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ فِيْ مَالِ الرَّجُلِ فِتْنَةً وَ فِيْ زَوْجَتِهٖ فِتْنَةً وَ وَلَدِهٖ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ[2] **(صحيح)**

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آدمی کے لئے اس کے مال و اولاد اور اس کی بیوی میں فتنہ ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے

❁ ❁ ❁

1. كتاب الذكر والدعاء، باب اكثر اهل الجنة والنار
2. صحيح الجامع الصغير ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 2133

صِفَاتُ الزَّوْجَةِ الْاَمْثِلَةِ

مثالی بیوی کی خوبیاں

مَسئلہ 167 کنواری، شیریں گفتار، خوش مزاج، قناعت پسند، شوہر کا دل لبھانے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَدِيْمِ بْنِ سَاعَدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَاِنَّهُمْ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت عبدالرحمٰن بن سالم بن عتبہ بن عدیم بن ساعدہ انصاری رحمہ اللہ اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کنواری عورتوں سے نکاح کرو کہ وہ شیریں گفتار ہوتی ہیں زیادہ بچے جنتی ہیں اور تھوڑی چیز پر جلد خوش ہو جاتی ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنِّىْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ ، قَالَ ((تَزَوَّجْتَ)) قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ ((أَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟)) قُلْتُ : بَلْ ثَيِّبًا ، قَالَ ((فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم واپس ہوئے تو مدینہ کے قریب میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔'' آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''کیا تو نے شادی کی ہے؟'' میں نے عرض کیا ''ہاں!'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے عرض کیا ''بیوہ سے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کنواری سے شادی کیوں نہیں کی وہ

[1] صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1508
[2] مشكوة المصابيح ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3088

تیرے ساتھ کھیلتی اور تو اس کے ساتھ کھیلتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 168 شوہر کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور اس کی عزت کی محافظ نیز اپنے شوہر کی اطاعت گزار اور وفادار خاتون بہترین بیوی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلاَمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ النِّسَاءِ مَنْ تَسُرُّكَ اِذَا بَصَرْتَ وَ تُطِيْعُكَ اِذَا اَمَرْتَ وَ تَحْفَظُ غَيْبَتَكَ فِيْ نَفْسِهَا وَ مَالِكَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بہترین بیوی وہ ہے جس کی طرف تو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور جب تو کسی بات کا حکم دے تو بجا لائے اور تیری عدم موجودگی میں تیرے مال اور اپنی ذات کی حفاظت کرے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 169 اولاد سے محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے تمام معاملات کی امین خاتون بہترین بیوی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ أَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَ اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی ہیں بچوں پر نہایت شفقت اور مہربانی کرنے والیاں ہیں اور اپنے شوہروں کے مال و دولت کی محافظ اور امین ہوتی ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 170 شوہر کے جنسی جذبات کا احترام کرنے والی خاتون پر اللہ تعالیٰ راضی رہتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْا اِمْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهَا فَتَابٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

---

1. صحيح الجامع الصغير و زيادة ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3294
2. كتاب الفضائل ، باب فى نساء قريش
3. كتاب النكاح ، باب تحريم امتناعها من فراش زوجها

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کر دے تو وہ ذات جو آسمانوں میں ہے ناراض رہتی ہے حتیٰ کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو جائے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 171 شوہر سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور بہت زیادہ بچے جننے والی عورت بہترین رفیقہ حیات ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 21 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 172 پانچ نمازوں کی پابندی کرنے والی ، رمضان کے روزے رکھنے والی ، پاکدامن اور شوہر کی اطاعت گزار خاتون بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ[1] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے اسے (قیامت کے روز) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 173 شوہر کو خوش رکھنے، شوہر کی اطاعت کرنے اور اپنی جان و مال شوہر کے حوالے کرنے والی خاتون بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَیُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ ؟ قَالَ ((اَلَّتِیْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَ تُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَ لاَ تُخَالِفُهُ فِیْ نَفْسِهَا وَ مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ[2] (حسن)

---

[1] صحيح جامع الصغير و زيادة ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 673

[2] صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3030

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عرض کیا گیا ''یارسول اللہ ﷺ! بہترین عورت کون سی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ عورت کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کردے جب کسی بات کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرے نیز عورت کی جان اور مال کے معاملے میں شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 174 ہر معاملے میں شوہر کی آخرت کا خیال رکھنے والی، ایمان والی ہونا مثالی بیوی کی صفت ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ مَا نَزَلَ ، قَالُوْا : فَأَيُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ ؟ قَالَ عُمَرُ : فَأَنَا اَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ ، فَأَوْضَعَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَأَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَ اَنَا فِيْ اَثَرِهٖ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ ؟ فَقَالَ ((لِيَتَّخِذْ اَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا ، وَ لِسَانًا ذَاكِرًا ، وَ زَوْجَةً مُؤْمِنَةً ، تُعِيْنُ اَحَدَكُمْ عَلٰى اَمْرِ الْاٰخِرَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سونے چاندی کے بارے میں آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں کہا ''پھر ہم کون سا مال جمع کریں؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں تمہارے لئے ابھی اس سوال کا جواب دریافت کرتا ہوں۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں (یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! ہم کون سا مال جمع کریں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم میں سے ہر ایک کو شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، مومنہ بیوی، جو آخرت کے بارے میں تمہاری مددگار ثابت ہو، حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 175 مثالی بیوی بننے کے لئے چار قابل تقلید مثالیں۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَرْبَعٌ مَرْيَمُ بِنْتِ عِمْرَانَ وَ خَدِيْجَةُ بِنْتِ خُوَيْلَدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَ آسِيَةُ اِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ

---

[1] صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1505

وَالطِّبْرَانِیُّ[1] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کائنات کی بہترین خواتین چار ہیں ① حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ② حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد ③ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ④ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا۔'' اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

✠ ✠ ✠

[1] صحیح جامع الصغیر و زیادۃ ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3323

اَهَمِيَّةُ حُقُوقِ الزَّوْجِ
شوہر کے حقوق کی اہمیت

مَسئلہ 176 جوعورت اپنے شوہر کا حق ادانہیں کرسکتی وہ اللہ کا حق بھی ادانہیں کرسکتی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لاَ تُؤَدِّی الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا وَ لاَ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَ هِیَ عَلٰی قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] **(صحیح)**

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادانہیں کرسکتی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے عورت اگر پالان (گھوڑے یا اونٹ پر بیٹھنے کے لئے استعمال کی جانے والی گدی) پر سوار ہو اور مرد اسے بلائے تو عورت کو انکار نہیں کرنا چاہئے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 177 کسی عورت کے لئے اپنے شوہر کے حقوق کما حقہ ادا کرنا ممکن نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰی زَوْجَتِهٖ اَنْ لَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَالدَّارُ قُطْنِیُّ وَ الْبَيْهَقِیُّ[2] **(صحیح)**

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''شوہر کا بیوی پر حق اس قدر ہے کہ اگر شوہر کو زخم آ جائے اور بیوی اس کو چاٹ لے تب بھی شوہر کا حق ادانہیں کرسکتی۔'' اسے حاکم، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 178 شوہر کے حقوق ادا نہ کرنے والی بیوی کے لئے جنت کی حوریں بددعا کرتی

[1] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1533
[2] صحیح جامع الصغیر و زیادة ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3143

ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُؤْذِیْ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لاَ تُؤْذِیْهِ قَاتَلَکِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ اَوْشَکَ اَنْ یُفَارِقَکِ اِلَیْنَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل ﷺ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لئے تمہارے پاس ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

[1] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1637

حُقُوقُ الزَّوْجِ
شوہر کے حقوق

مَسئلہ 179 خاندانی نظم کے اعتبار سے (ایمان اور تقویٰ کے اعتبار سے نہیں) شوہر کی برتر حیثیت (قوامیت) کو تسلیم کرنا بیوی پر واجب ہے۔

وضاحت : مسئلہ نمبر 34 ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 180 اپنی ہمت اور بساط کے مطابق شوہر کی اطاعت اور خدمت کرنا بیوی پر واجب ہے۔

مَسئلہ 181 شوہر، بیوی کی جنت یا جہنم ہے۔

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ : حَدَّثَتْنِیْ عَمَّتِیْ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ ، فَقَالَ ((اَیُّ هٰذِهِ أَذَاتُ بَعْلٍ ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ ((كَيْفَ أَنْتِ لَهُ ؟)) قُلْتُ : مَا آلُوْهُ اِلَّا مَا عَجِزْتُ عَنْهُ ، قَالَ ((فَانْظُرِیْ ، أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ ؟ فَاِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ وَ نَارُكِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطِّبْرَانِیُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِیُّ[1] (صحیح)

حضرت حصین بن محصن سے روایت ہے کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا ''یہ کون عورت (آئی) ہے؟ کیا شوہر والی ہے؟'' میں نے عرض کیا ''ہاں!'' پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا ''تیرا اپنے شوہر کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟'' میں نے عرض کیا ''میں نے کبھی اس کی اطاعت اور خدمت کرنے میں کسر نہیں چھوڑی سوائے اس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا یہ بتاؤ اس کی نظر میں تم کیسی ہو؟ یاد رکھو! وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے۔'' اسے احمد، طبرانی حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

[1] آداب الزفاف ، للالبانی ، رقم الصفحة 285 (الطبعة الثالث)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اگر میں (اللہ کے علاوہ) کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جس معاملے میں شوہر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا حکم دے اس معاملے میں شوہر کی اطاعت واجب نہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے معاملہ میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔'' (مسند احمد)

مَسئلہ 182 شوہر کی ہر جائز خواہش کا احترام کرنا بیوی پر واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ ، وَ لَا تَأْذَنُ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَ مَا اَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَدّٰی اِلَيْهِ شَطْرُهٗ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورت کے لئے اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں نہ ہی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی (مرد یا عورت) کو گھر میں آنے کی اجازت دینا جائز ہے۔ جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (گھر کے ماہانہ) خرچ سے اللہ کی راہ میں دے گی اس سے شوہر کو بھی آدھا ثواب ملے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْيَأْتِهٖ ، وَ اِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[3] (صحیح)

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب مرد بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے تو اسے چاہئے کہ فوراً حاضر ہو جائے خواہ تنور پر (روٹی ہی پکا رہی) ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 183 شوہر کی غیر حاضری میں اس کے مال ومتاع کی حفاظت کرنا بیوی پر واجب ہے۔

---

1. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 926
2. کتاب النکاح ، باب لا تاذن المراۃ فی بیت زوجها لاحد الا باذنه
3. صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 827

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ ﷛ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((فِیْ خُطْبَةِ عَامِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لاَ تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلاَّ بِاِذْنِ زَوْجِهَا)) قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَلاَ الطَّعَامَ ؟ قَالَ ((ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (حسن)

حضرت ابوامامہ باہلی ﷛ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا ''عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا کھانا بھی نہ کھلائے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' کھانا تو ہمارے مالوں میں سے بہترین مال ہے(یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر کھانا بھی نہ کھلائے)۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 184 بیوی اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے تو پہلے مرحلے میں اسے سمجھانے، دوسرے مرحلے میں اپنی خوابگاہ میں بستر الگ کرنے اور تیسرے مرحلے میں ہلکی مار مارنے کی اجازت ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 24 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 185 شوہر کی غیر حاضری میں اس کی عزت کی حفاظت کرنا بیوی پر واجب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷛ فِیْ خُطْبَةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ عَلَيْهِنَّ اَنْ لاَ يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت جابر ﷛ خطبہ حجۃ الوداع بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! عورتوں پر زیادتی کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی ضمانت پر حاصل کیا ہے اوران کا ستر تمہارے لئے اللہ کے حکم پر جائز ہوا، تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر (یعنی گھر میں) کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرو، اگر وہ ایسا کریں تو انہیں ایسی مار مارنے کی اجازت ہے

---

1. صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 538
2. کتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ

جس سے انہیں سخت چوٹ نہ لگے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 186 اچھے برے، تمام حالات میں اپنے شوہر کا احسان منداور شکر گزار رہنا بیوی پر واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَ رَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ)) قَالُوْا : لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((بِكُفْرِهِنَّ)) قِيْلَ : يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ ؟ قَالَ ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَ يَكْفُرْنَ لِاِحْسَانٍ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا)) قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں نے آگ دیکھی اور آج جیسا ہولناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا، جہنم میں میں نے عورتوں کی اکثریت دیکھی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''کیوں یارسول اللہ ﷺ؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ان کی ناشکری کی وجہ سے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''(نہیں بلکہ) وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور ان کا احسان نہیں مانتیں، عورتوں کا حال یہ ہے کہ اگر عمر بھر تم ان کے ساتھ احسان کرتے رہو پھر تمہاری طرف سے کوئی معمولی سی تکلیف بھی انہیں آ جائے تو کہیں گی میں نے تو تجھ سے کبھی سکون پایا ہی نہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب النکاح ، باب کفران العشیر وھو الزواج

اَهَمِيَّةُ حُقُوقِ الزَّوْجَةِ

بیوی کے حقوق کی اہمیت

مَسئلہ 187 عورت کے حقوق کی قانونی حیثیت وہی ہے جو مرد کے حقوق کی ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ ﷺ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاثْنٰى عَلَيْهِ وَ ذَكَرَ وَ وَعَظَ وَ ذَكَرَ فِى الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ ((أَلاَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ ...... أَلاَ اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَاءِ كُمْ حَقًّا وَ لِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا......)) اَلْحَدِيْثُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (حسن)

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں جو کہ حجۃ الوداع میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے (ایک خطبہ میں) اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! سنو، عورتوں کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں، خبردار رہو! مردوں کے عورتوں پر حقوق (ویسے ہی) ہیں (جیسے) عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 188 عورت کے حقوق ادا کرنا واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! اَلَمْ اُخْبِرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ ؟)) قُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ ((فَلاَ تَفْعَلْ وَ اَفْطِرْ وَ نَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! مجھے

❶ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 929

❷ كتاب النكاح ، باب لزوجك عليك حق

بتایا گیا ہے کہ تم دن کو مسلسل روزے رکھتے ہو؟ اور رات کو مسلسل قیام کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا ''ہاں، یا رسول اللہ ﷺ! ایسا ہی کرتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایسا نہ کر، روزہ بھی رکھ اور ترک بھی کر رات کو قیام بھی کر اور آرام بھی کر، تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 189 عورت کے حقوق ادا نہ کرنا باعث ہلاکت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَفٰى اِثْمًا اَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ مَنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آدمی کو (ہلاک کرنے کے لئے) اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمہ ہے اسے خرچ نہ دے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 190 عورت کے حقوق ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ ، اَلْيَتِيْمِ وَالْمَرْأَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے اللہ! میں دو ضعیفوں کا حق (مارنا) حرام کرتا ہوں یتیم کا اور عورت کا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 191 بیوی کے غصب شدہ حقوق کی ادائیگی قیامت کے روز شوہر کو کرنی پڑے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز تمہیں ایک دوسرے کے حقوق ضرور ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ (اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ بکری کو مارا ہوگا تو) سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کا بدلہ بھی لیا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

1. كتاب الزكاة ، باب فضل النفقة على العيال والمملوك
2. صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2968
3. كتاب البر والصلة ، باب تحريم الظلم

وضاحت : جانوروں کے لئے اگرچہ عذاب اور ثواب نہیں لیکن قیامت کے روز ایک دوسرے کے حقوق دلوانے کے لئے ایک بار جانوروں کو زندہ کیا جائے گا، اس سے حقوق العباد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

مَسئلہ 192 بیوی پر ظلم کرنے سے بچنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا تَصْعَدُ اِلَی السَّمَآءِ كَاَنَّهَا شَرَارَةٌ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مظلوم کی دعا سے بچو مظلوم کی دعا (اس تیزی سے) آسمانوں پر پہنچتی ہے جس تیزی سے آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

☝ ☝ ☝

[1] صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 117

حُقُوقُ الزَّوْجَةِ

بیوی کے حقوق

مَسئلہ 193 نان ونفقہ عورت کا حق ہے جسے برضا ورغبت ادا کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ ؟ قَالَ ((اَنْ يَطْعَمَهَا اِذَا طَعِمَ وَ اَنْ يَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسٰى وَ لاَ يَضْرِبُ الْوَجْهَ وَ لاَ يُقَبِّحُ وَ لاَ يَهْجُرُ اِلَّا فِي الْبَيْتِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت حکیم بن معاویہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا ''بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تو خود کھائے تو اسے بھی کھلائے جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے ، چہرے پر نہ مارے ، گالی نہ دے (کبھی الگ کرنے کی ضرورت پڑے تو) اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ الگ نہ کرے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 194 مہر عورت کا حق ہے جسے ادا کرنا شوہر کے ذمہ واجب ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 77 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 195 والدین کے بعد سب سے زیادہ حسن سلوک کی حقدار بیوی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایمان کے لحاظ سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لئے بہتر ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

[1] صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1500

[2] صحيح سنن الترمذى ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 928

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دِيْـنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دِيْنَارٌ اَنْـفَـقْـتَـهٗ فِـیْ رَقَبَةٍ وَ دِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِکَ ، اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِکَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’(اگر!) ایک دینار تم نے اللہ کی راہ میں دیا ایک غلام آزاد کروانے میں دیا ایک دینار مسکین کو دیا اور ایک اپنے گھر والوں پر خرچ کیا، ان سب میں سے ثواب کے اعتبار سے گھر والوں پر خرچ کیا گیا دینار سب سے افضل ہے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ ((مَا اَعْطَى الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهٗ فَهُوَ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (صحيح)

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’شوہر بیوی پر جو خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔‘‘ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَـنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَـالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَـفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’کوئی مومن شخص کسی مومن عورت سے بد گمانی نہ کرے اگر عورت کی ایک عادت ناپسند ہوگی تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہوگی۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ ﷺ قَـالَ : لاَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَأَتَهٗ جِلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِیْ آخِرِ الْيَوْمِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[4]

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ’’کوئی آدمی اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارے اور پھر رات کو اس سے ہمبستری کرنے لگے۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 196 عورت کے جنسی حقوق ادا کرنا مرد پر واجب ہے۔

[1] كتاب الزكاة ، باب فضل النفقة على العيال و المملوک
[2] كتاب النكاح ، باب الوصية بالنساء
[3] كتاب النكاح ، باب الوصية بالنساء
[4] كتاب النكاح ، باب ما يكره من ضرب النساء

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ ﷛ يَقُوْلُ : رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنَ ﷛ اَلتَّبَتُّلَ وَ لَوْ اَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت سعید بن میسّب ﷫ کہتے ہیں میں نے سعد بن ابی وقاص ﷛ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ''رسول اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون ﷛ کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ ﷺ حضرت عثمان ﷛ کو اجازت دے دیتے تو ہم (کوئی دوا وغیرہ کھا کر) اپنے آپ کو نامرد کر لیتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اس بارے میں مزید احکام جاننے کے لئے کتاب الطلاق میں ایلاء کے مسائل مسئلہ نمبر 127 تا 132 کا ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 197 بیوی کو قرآن و حدیث کی تعلیم دینا اور اللہ سے ڈرتے رہنے کی تاکید کرتے رہنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَنْفِقْ عَلٰی عَيَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَ لَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَ اَخِفْهِمْ فِی اللّٰهِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[2]

حضرت معاذ بن جبل ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اپنی استطاعت کے مطابق اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو اور انہیں تعلیم دینے کے لئے چھڑی سے بے نیاز نہ رہو اور انہیں اللہ سے ڈرنے کی تاکید کرتے رہو۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ﷛ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ﴿ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا(6:66)﴾ قَالَ : عَلِّمُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمُ الْخَيْرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ[3]

حضرت علی بن ابی طالب ﷛ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔'' (سورہ تحریم، آیت نمبر 6) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور اپنے اہل وعیال کو بھی سکھلاؤ۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

---

1. كتاب النكاح ، باب ما يكره من التبتل
2. نيل الاوطار، كتاب النكاح ، باب احسان العشيرة و بيان حق الزوجين
3. منهج التربية النبوية للطفل ، للشيخ محمد نور بن عبدالحفيظ السويد ، رقم الصفحه 26

مَسئلہ 198 بیوی کی عزت اور ناموس کی حفاظت کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلاَثَةٌ لاَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَ رَجُلَةُ النِّسَاءِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے ① والدین کا نافرمان ② دیوث ③ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد۔'' اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دیوث اس شخص کو کہتے ہیں جس کی بیوی کے پاس غیر محرم مرد آئیں اور اسے غیرت محسوس نہ ہو۔

قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مَعَ امْرَأَتِيْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَ تَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ ؟ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَ اللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''اگر میں اپنی بیوی کو کسی غیر محرم کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اس کی گردن اڑا دوں۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کیا تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ (یعنی وہ بہت غیرت مند انسان ہے) لیکن میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں (اور اللہ تعالیٰ) کوئی حرام کام پسند نہیں کرتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 199 اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ اِلٰى اِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ شِقُّهُ مَائِلٌ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❸ (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف جھک جائے (یعنی دونوں میں عدل سے کام نہ لے) وہ قیامت کے روز اس حال میں (قبر سے اٹھ کر) آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا (یعنی فالج زدہ) ہوگا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحيح الجامع الصغير و زيادته ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3058

❷ كتاب النكاح ، باب الغيرة

❸ صحيح سنن ابى داؤد، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 1867

أَلْحُقُوقُ الْمُشْتَرَكَةُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ

میاں بیوی کے ایک دوسرے پر مشترک حقوق

مَسئلہ 200 خیر اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کو تاکید کرتے رہنا دونوں پر واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَ اَيْقَظَ اِمْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ رَشَّ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ، رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ اَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى رَشَّتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اس مرد پر اللہ رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور نوافل ادا کرے اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نوافل ادا کرے اور اگر بیوی اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے ۔اللہ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کے وقت اٹھے اور نفل پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور وہ بھی نفل پڑھے اور اگر شوہر اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔‘‘ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 201 ازدواجی زندگی کے راز افشانہ کرنا دونوں پر واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِیْ اِلٰى اِمْرَأَتِهٖ وَ تُفْضِیْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’قیامت کے دن اللہ کے نزدیک

---

[1] سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1099

[2] كتاب النكاح ، باب تحريم افشاء سد المرأة

سب سے زیادہ برا شخص وہ ہوگا، جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کی راز کی باتیں لوگوں کو بتائے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 202 اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا دونوں پر واجب ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَ وَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر حاکم ہے پس ہر شخص حاکم ہے اور اپنی اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❀ ❀ ❀

[1] كتاب النكاح ، باب المرأة راعية فى بيت زوجها

اِسْلَامُ اَحَدِ الزَّوْجَیْنِ

غیر مسلم میاں، بیوی میں سے کسی ایک کا مسلمان ہونا

مَسئلہ 203 کافر میاں بیوی میں سے جب کوئی ایک فریق مسلمان ہو جائے تو ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے مسلمان عورت کافر شوہر کے لئے حلال نہیں رہتی اور مسلمان مرد کے لئے کافر عورت حلال نہیں رہتی۔

مَسئلہ 204 جو منکوحہ عورت مسلمان ہو کر دارالکفر سے دار الاسلام میں ہجرت کر آئے اس کا نکاح اپنے آپ ٹوٹ جاتا ہے اور وہ جب چاہے عدت گزارے بغیر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

مَسئلہ 205 دارالکفر سے آنے والی منکوحہ عورتیں جو مسلمان ہو کر آئیں، اسلامی حکومت کو ان عورتوں کے مہر کافر شوہروں کو واپس کرنے چاہئیں اور مسلمانوں کی منکوحہ کافر عورتیں جو دارالکفر میں رہ گئی ہوں ان کے مہر کفار سے واپس لینے چاہیں۔

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝﴾(10:60)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو (ان کے مومن

ہونے کی) جانچ پڑتال کرواور ان کے ایمان کی حقیقت اللہ جانتا ہے، پھر جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو، نہ وہ کفار کے لئے حلال ہیں نہ کفار ان کے لئے حلال ہیں۔ ان کے کافر شوہروں نے جو مہر ان کو دیئے تھے وہ انہیں واپس کردو اور ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ تم ان کو ان کے مہر ادا کردو تم خود بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رکھو اور جو مہر تم نے اپنی کافر بیویوں کو دیئے تھے وہ تم واپس مانگ لو اور جو مہر کافروں نے اپنی بیویوں کو (جو مسلمان ہو چکی ہیں) کو دیئے انہیں وہ واپس مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے۔''
(سورہ الممتحنہ، آیت نمبر 10)

وضاحت : ① دارالکفر سے آنے والی مسلمان خواتین کو نکاح کے وقت اس مہر سے الگ مہر ادا کرنا ہوگا جو اسلامی حکومت دارالکفر کے کافر شوہروں کو واپس کرے گی۔
② اگر مسلمان ہونے والے شوہر کی بیوی عیسائی یا یہودی (یعنی اہل کتاب میں سے) ہو اور وہ اپنے دین پر قائم رہے تب بھی میاں بیوی کا نکاح باقی رہے گا۔

مَسئلہ 206 مشرک یا کافر میاں بیوی بیک وقت دونوں مسلمان ہو جائیں یا آگے پیچھے کچھ وقفے سے مسلمان ہوں تو ان کا ازدواجی تعلق ایام جاہلیت کے نکاح پر ہی قائم رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ اِبْنَتَهُ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سَنَتَيْنِ بِنِكَاحِهَا الْاَوَّلِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کو (ان کے شوہر) حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس دو سال کے بعد (جب وہ مسلمان ہوئے) پہلے نکاح کی بنیاد پر ہی واپس لوٹایا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❶ صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1635

أَلنِّكَاحُ الثَّانِيُ
نکاح ثانی کے مسائل

مَسئلہ 207 بیک وقت زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔

مَسئلہ 208 چار بیویوں کی اجازت عدل کے ساتھ مشروط ہے، عدل کرنا کسی وجہ سے ممکن نہ ہوتو پھر صرف ایک بیوی رکھنے کا حکم ہے۔

﴿ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝﴾

(3:4)

''اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین یا چار چار سے نکاح کرو لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا ان لونڈیوں پر قناعت کرو جو تمہارے قبضہ میں آئی ہیں یہ زیادہ قریب ہے اس بات کے کہ تم ناانصافی نہ کرو۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 3)

مَسئلہ 209 کنواری عورت کے ساتھ دوسرا نکاح کیا ہو تو اس کے ساتھ مسلسل سات دن رات رہنے کی اجازت ہے اس کے بعد دونوں کی مساوی باری مقرر کرنی چاہیئے۔

مَسئلہ 210 بیوہ عورت سے دوسرا نکاح کیا ہو تو اس کے پاس مسلسل تین دن رات رہنے کی اجازت ہے اس کے بعد دونوں کی مساوی باری مقرر کرنی چاہیئے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا

وَ قَسَمَ وَ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا ثُمَّ قَسَمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سنت یہ ہے کہ جب آدمی بیوہ سے نکاح کرنے کے بعد (اس کی موجودگی میں) کنواری سے نکاح کرے تو کنواری کے پاس مسلسل سات دن رات رہے اور پھر باری مقرر کرے اور جب کنواری کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح بیوہ سے کرے تو اس کے پاس مسلسل تین دن رات قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔ بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 211 اپنی سوکن کو جلانے کے لئے کوئی ایسی بات کہنا جو خلاف حقیقت ہو جائز نہیں۔

عَنْ اَسْمَاءَ (بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِیْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَيْرَ الَّذِیْ يُعْطِيْنِیْ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلاَبِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کا دل جلانے کے لئے جھوٹ موٹ کہوں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں فلاں چیزیں دی ہیں؟'' تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص ایسی چیزیں ملنے کا دعویٰ کرے جو درحقیقت اسے نہیں ملیں وہ شخص جھوٹ کا لباس اوڑھنے والا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 212 اگر ایک بیوی باہمی افہام و تفہیم کی خاطر از خود اپنا کوئی حق شوہر کو معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَ يَوْمِ سَوْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❸

❶ كتاب النكاح ، باب اذا تزوج الثيب على البكر
❷ كتاب النكاح ، باب المتشبع بما لم ينل و ما ينهى من افتخار العزة
❸ كتاب النكاح ، باب المراة تهب يومها من زوجها لضرتها و كيف يقسم ذلك

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا دونوں کی باری کا دن قیام فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 213 مساویانہ حقوق والے معاملہ میں کسی ایک بیوی کے حق میں فیصلہ کرنا مشکل ہو تو تمام بیویوں کی رضامندی سے بذریعہ قرعہ فیصلہ کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَائِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان (کسی ایک کو ساتھ لے جانے کے لئے) قرعہ ڈالتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 214 کسی ایک بیوی کے ساتھ زیادہ محبت ہونا قابل مذمت نہیں جب تک تمام بیویوں کے باقی حقوق (مثلاً رہنا سہنا، کھانا، پہنانا، خرچ دینا، مقررہ باری پر قیام کرنا وغیرہ) مساویانہ طریقے سے ادا ہوتے رہیں۔

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلٰی حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ : یَا بُنَیَّةُ ! لَا یَغُرَّنَّکِ هٰذِهِ الَّتِیْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَ حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِیَّاهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (اپنی بیٹی اور ام المومنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا ''اے میری بیٹی ! اس خاتون (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں بھول میں نہ رہنا جسے اپنے حسن و جمال اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر فخر ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 215 نکاح ثانی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت لینا سنت سے ثابت نہیں۔

❀❀❀

[1] کتاب النکاح ، باب القرعة بین النساء

[2] کتاب النکاح ، باب حب الرجل بعض نسائه افضل من بعض

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے

مَسئلہ 216 رسول اکرم ﷺ اور ازواج مطہرات کے باہمی پیار و محبت کا ایک دلچسپ واقعہ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَتَحَدَّثُ ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَلاَ تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَ اَرْكَبُ بَعِيْرَكِ تَنْظُرِيْنَ وَ اَنْظُرُ ، فَقَالَتْ : بَلٰى ، فَرَكِبَتْ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَ عَلَيْهِ حَفْصَةُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتّٰى نَزَلُوْا وَ افْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَ تَقُوْلُ : يَا رَبِّ ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ ، وَ لاَ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ شَيْئًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر پر روانہ ہوتے تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں قرعہ ڈالتے ایک بار قرعہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں کا نام نکلا (تو دونوں ساتھ ہو گئیں) دوران سفر رسول اکرم ﷺ (کا معمول مبارک تھا کہ) رات کے وقت چلتے چلتے (زوجہ محترمہ سے) باتیں کیا کرتے (اس سفر میں) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (از راہ مذاق) کہا ''آج رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں ذرا تم بھی دیکھو (کیا ہوتا ہے) اور میں بھی دیکھتی ہوں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ رسول اکرم ﷺ رات کے وقت (حسبِ معمول) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف تشریف لائے حالانکہ اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہا (لیکن پہچان

[1] مختصر صحيح بخاری ، للزبيدی، رقم الحديث 1862

نہ پائے)اور چلتے گئے حتی کہ اپنی منزل پر پہنچ گئے اور یوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس رات) آپ ﷺ کی رفاقت سے محروم رہ گئیں چنانچہ جب منزل پر پڑاؤ کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈالے اور فرمانے لگیں ''یا اللہ! کوئی سانپ یا بچھو بھیج دے جو مجھے کاٹ کھائے انہیں (یعنی رسول اکرم ﷺ کو) تو میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 217 میاں بیوی کے راز کی بات۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً ، وَ اِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَاضِبَةً)) قَالَتْ : فَقُلْتُ : مِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ ؟ فَقَالَ ((اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ لاَ وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَاضِبَةً قُلْتِ لاَ وَ رَبِّ اِبْرَاهِیْمَ)) قَالَتْ : قُلْتُ : اَجَلْ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَکَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ''جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تب بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تب بھی پتہ چل جاتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''وہ کیسے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو مجھ سے یوں بات کرتی ہو ''محمد ﷺ کے رب کی قسم! اور جب ناراض ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو ''ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''ہاں یا رسول اللہ ﷺ! واللہ میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں (ناراضگی کی حالت میں)۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 218 اظہار محبت کا ایک انوکھا انداز۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ وَ اَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِیْ رَأْسِیْ وَ اَنَا اَقُوْلُ : وَ رَأْسَاهُ ، فَقَالَ ((بَلْ اَنَا ، یَا عَائِشَةُ ! وَرَأْسَاهُ ، ثُمَّ قَالَ : مَا ضَرَّکِ لَوْ مِتِّ قَبْلِیْ فَقُمْتُ عَلَیْکِ فَغَسَّلْتُکِ وَ کَفَّنْتُکِ وَ صَلَّیْتُ عَلَیْکِ وَدَفَنْتُکِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] **(حسن)**

[1] مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 1868

[2] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1198

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ قبرستان بقیع سے (ایک جنازہ پڑھ کر) واپس تشریف لائے تو میرے سر میں شدید درد تھا میں نے کہا ''ہائے میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تمہارا نہیں بلکہ میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔'' پھر فرمایا ''عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگئی تو تمہارے سارے کام میں خود کروں گا تجھے غسل دوں گا تجھے کفن پہناوں گا تمہاری نماز جنازہ پڑھاؤں گا اور خود تمہاری تدفین کروں گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ اَشْرَبُ وَ اَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَ اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَ اَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی اور برتن نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی، آپ ﷺ برتن سے اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ رکھ کر پیا ہوتا، ہڈی سے گوشت کھا کر نبی اکرم ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اسی جگہ سے کھاتے تھے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 219 کاشانہ نبوی ﷺ میں سوکناپے کی ناز برداری۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ ، فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَ يَقُوْلُ : غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا ، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَ اَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كُسِرَتْ فِيْهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی (باری کے مطابق) ایک زوجہ محترمہ کے ہاں مقیم تھے اتنے میں ایک دوسری زوجہ محترمہ نے ایک برتن میں کھانا بھیجا۔ گھر والی بیوی صاحبہ نے (کھانا

[1] کتاب الحيض ، باب جواز غسل الحيض راس زوجها

[2] كتاب النكاح ، باب الغيرة

لانے والے) خادم کے ہاتھ پر چوٹ ماری اور برتن نیچے گر گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ، نبی اکرم ﷺ نے برتن کے ٹکڑے جمع کئے اور پھر کھانا اکٹھا کرنے لگے اور (وہاں موجود لوگوں کو مخاطب کر کے) فرمایا ''تمہاری ماں کو (سوکناپے کی) غیرت آ گئی پھر آپ ﷺ نے خادم کو روکا اور برتن توڑنے والی بیوی کے گھر سے نیا برتن لے کر خادم کے حوالے کیا اور ٹوٹا ہوا برتن اسی گھر میں رہنے دیا جہاں وہ ٹوٹا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن انہیں کے ہاں مقیم تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابھی کھانا پکا رہی تھیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا یا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کھانا پکا کر بھجوا دیا جو حضرت عائشہ کو ناگوار گزرا۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : بَلَغَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : اِنَّهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَ هِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ ((مَا يُبْكِيْكِ ؟)) قَالَتْ: قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ اِبْنَةُ يَهُوْدِيٍّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنَّكِ لَاِبْنَةُ نَبِيٍّ وَ اِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَ اِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ؟ ثُمَّ قَالَ : اِتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] **(صحیح)**

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (ام المومنین) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ (ام المومنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (یہ سن کر) رونے لگیں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں آپ ﷺ نے پوچھا ''صفیہ ! کیوں رو رہی ہو؟'' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''حفصہ نے مجھے کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں۔'' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم تو نبی کی بیٹی ہو (مراد ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام) اور تمہارے چچا نبی ہیں (مراد ہیں حضرت ہارون علیہ السلام) اور تم نبی کی بیوی ہو (مراد ہیں خود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس قدر فضیلت کے باوجود) آخر وہ (یعنی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کس بات پر تم سے فخر جتلاتی ہے پھر آپ ﷺ نے (حضرت حفصہ کو مخاطب کر کے) فرمایا ''حفصہ ! اللہ سے ڈرو (آئندہ ایسی بات مت کہنا)۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا یہودی سردار حیی بن اخطب کی صاحبزادی تھیں۔

مسئلہ 220 ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی نازک مزاجی کا لحاظ۔

[1] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، رقم الحدیث 3055

عَنْ اَنَسٍ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَتٰی عَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَ سَوَّاقٌ یَّسُوْقُ بِهِنَّ یُقَالُ لَهٗ اَنْجِشَةُ ، فَقَالَ ((وَیْحَکَ یَا اَنْجِشَةُ ! رُوَیْدًا سُوْقَکَ بِالْقَوَارِیْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (دوران سفر) اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لائے۔اونٹوں کو ہانکنے والا شخص اونٹوں کو (تیز تیز) ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا ’’انجشہ ! تیرے لئے خرابی ہو،اونٹوں کو آہستہ آہستہ چلا (سوار خواتین کو) آبگینے سمجھ کر (کہیں ٹوٹ نہ جائیں)۔‘‘اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

☝ ☝ ☝

---

[1] كتاب الفضائل ، باب رحمته صلى عليه وسلم و اماره بالرفق بهن والنساء

اَلْمُحَرَّمَاتُ

حرام رشتے

مَسئلہ 221 حرام رشتے دوطرح کے ہیں (ا) مستقل حرام رشتے (ب) عارضی حرام رشتے۔

(ا) اَلْمُحَرَّمَاتُ الدَّائِمَةُ

(ا) مستقل حرام رشتے

مَسئلہ 222 مستقل حرام رشتوں کے اسباب تین ہیں ① نسب (خونی تعلق) ② مصاہرت (سسرالی تعلق) ③ رضاعت (دودھ پلانا)

مَسئلہ 223 نسبی (خونی تعلق کے باعث) حرام ہونے والے رشتے سات ہیں، مصاہرت (شادی کے باعث) حرام ہونے والے رشتے بھی سات ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَ مِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَءَ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ ...... (اَلْاٰيَةُ)﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نسب کی وجہ سے سات رشتے حرام ہیں اور صہر (سسرال) کی وجہ سے بھی سات رشتے حرام ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”حرام کی گئیں تم پر مائیں......آخر تک۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 224 ماں (بشمول دادی و نانی سگی ہو یا سوتیلی) بیٹی (بشمول پوتی و نواسی) بہن (سگی ہو یا سوتیلی) پھوپھی (سگی ہو یا سوتیلی) خالہ (سگی ہو یا سوتیلی)

[1] کتاب النکاح ، باب ما یحل من النساء

بھتیجی (سگی ہو یا سوتیلی) بھانجی (سگی ہو یا سوتیلی) سے نکاح کرنا حرام ہے۔

مَسئلہ 225 باپ، دادا اور نانا کی منکوحہ، بیوی کی ماں، دادی اور نانی، مدخولہ بیوی کی پہلے شوہر سے بیٹیوں، حقیقی بیٹے، پوتے اور نواسے کی بیوی سے نکاح حرام ہے۔

مَسئلہ 226 دودھ پلانے والی عورت (رضاعی ماں) اور اس کی بیٹی (رضاعی بہن (بشمول رضاعی بہن کی بیٹی) سے نکاح حرام ہے۔

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوَاتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ وَ رَبَائِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِّسَائِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَ حَلاَئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلاَبِكُمْ لا وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ ﴾ (23:4)

"تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں، بہنیں، بیٹیاں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری پروردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تمہارا تعلق زن وشوہر ہو چکا ہو اور اگر (صرف نکاح ہوا ہو اور) تعلق زن وشوہر نہ ہوا ہو تو (انہیں چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں) تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہارے صلب سے ہوں اور یہ بھی تم پر حرام کیا گیا ہے کہ ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرو مگر جو پہلے ہو گیا سو ہو گیا اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔" (سورہ نساء، آیت نمبر 23)

مَسئلہ 227 دودھ پلانے سے ویسے ہی حرام رشتے قائم ہو جاتے ہیں جیسے ولادت سے قائم ہوتے ہیں لہٰذا جو رشتے ولادت کے بعد حرام ہیں وہی رشتے

رضاعت کے بعد بھی حرام ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو رشتہ ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت (دودھ پلانے) سے حرام ہوتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ حدیث شریف کی روشنی میں درج ذیل رشتے حرام ہیں ① رضاعی ماں ② رضاعی بیٹی ③ رضاعی بہن ④ رضاعی پھوپھی ⑤ رضاعی خالہ ⑥ رضاعی بھتیجی ⑦ رضاعی بھانجی۔

مسئلہ 228 کم از کم پانچ مرتبہ پستان چوسنے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے، اس سے کم ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُوْمَاتٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قرآن مجید میں (حرمت رضاعت سے پہلے) دس بار (پستان) چوسنے کا حکم نازل ہوا (جو بعد میں منسوخ ہوگیا) پھر پانچ مرتبہ چوسنے کا حکم نازل ہوا (اس کی قرأت منسوخ ہوگئی لیکن حکم باقی ہے)۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ[3] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔'' اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ بچہ کا پستان منہ میں لیکر چوسنا اور پستان سے منہ ہٹا کر وقفہ کرنا ایک مرتبہ شمار ہوتا ہے اس طرح وقفے وقفے سے پانچ مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوگی، ایک یا دو مرتبہ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

مسئلہ 229 دو سال کی عمر تک دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اس

---

① مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 874

② کتاب الرضاع، باب التحریم بخمس رضعات

③ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 919

کے بعد نہیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِی الثَّدْیِ وَ کَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تک بچہ اتنا دودھ نہ پیئے جو آنتوں کو بھر دے رضاعت ثابت نہیں ہوتی اسی طرح جب تک بچہ دودھ چھڑانے سے پہلے پہلے دودھ نہ پیئے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔'' اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رضاعت سے صرف دودھ پینے والے آدمی پر نکاح حرام ہوتا ہے دودھ پینے والے کا بھائی دودھ پلانے والی یا اس کی ماں یا اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔ اسی طرح دودھ پینے والے کی بہن دودھ پلانے والی عورت کے خاوند یا اس کے باپ یا اس کے بیٹے سے نکاح کر سکتی ہے۔

(ب) اَلْمُحَرَّمَاتُ الْمُؤَقَّتَةُ

(ب) عارضی حرام رشتے

مَسئلہ 230 بیوی کی حقیقی (یا سوتیلی) بہن کو ایک نکاح میں جمع کرنا منع ہے۔

عَنِ الضَّحَاکِ بْنِ فَیْرُوْزَ الدَّیْلَمِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَ تَحْتِیْ اُخْتَانِ ، قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیْ ((طَلِّقْ اَیَّتُهُمَا شِئْتَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ[2] (حسن)

حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کا باپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دونوں میں سے ایک جو چاہتے ہو پسند کر لو اور دوسری کو طلاق دے دو۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بہن کی وفات یا طلاق کے بعد دوسری بہن سے نکاح کرنا جائز ہے۔

مَسئلہ 231 بیوی اور اس کی پھوپھی یا خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

[1] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 921

[2] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1587

عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ تُنْكِحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت جابر ﷛ کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے عورت اور اس کی پھوپھی اور خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بھتیجی یا بھانجی کی وفات یا طلاق کے بعد اس کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کرنا جائز ہے۔

مَسئلہ 232 منکوحہ عورت سے نکاح کرنا حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 39 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② منکوحہ عورت کو طلاق ہو جائے تو عدت گزرنے کے بعد اس سے نکاح جائز ہے۔

مَسئلہ 233 عدت کے دوران مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 35 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② عدت گزر جانے کے بعد مطلقہ یا بیوہ سے نکاح جائز ہے۔

مَسئلہ 234 تین طلاقیں جدا جدا مجلسوں میں دینے کے بعد اپنی مطلقہ بیوی سے رجوع اور دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 66 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② مطلقہ خاتون کسی دوسرے آدمی سے حلالہ نہیں صحیح نکاح کرلے اور وہ آدمی از خود اسے طلاق دے دے یا مر جائے تو پھر مطلقہ خاتون بعد از عدت دوبارہ اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

مَسئلہ 235 پاکدامن مرد یا عورت کا زانیہ عورت یا زانی مرد سے نکاح حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 23 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② زانیہ عورت یا زانی مرد تائب ہو جائے تو اس سے پاکدامن مرد یا پاکدامن عورت کا نکاح جائز ہوگا۔

③ زانیہ عورت کو تائب ہونے کے بعد عدت گزرنے کا انتظار کرنا ضروری ہے۔

مَسئلہ 236 مومن مرد یا عورت کا مشرک عورت یا مرد سے نکاح کرنا حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 36 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② مشرک عورت یا مرد تائب ہو جائے تو ان کا باہمی نکاح کرنا جائز ہو جائے گا۔

مَسئلہ 237 منہ بولے بیٹے سے دائمی یا عارضی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 44 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[1] كتاب النكاح ، باب لا تنكح المراة على عمتها

حُقُوقُ الْمَوَالِيْدِ

نومولود کے حقوق

مَسئلہ 238 لڑکے کی پیدائش پر غیر فطری خوشی اور بچی کی پیدائش پر رنج کا اظہار کرنا درست نہیں۔

عَنْ صَعْصَعَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِمْرَأَةٌ مَعَهَا اِبْنَتَانِ لَهَا فَأَعْطَتْهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً ، ثُمَّ صَدَعَتِ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ : فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ ، فَقَالَ ((مَا عَجَبُكِ ؟ لَقَدْ دَخَلَتْ بِهِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] **(صحيح)**

حضرت احنف رحمہ اللہ کے چچا حضرت صعصہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کو چند کھجوریں دیں تو اس عورت نے دو کھجوریں اپنی دونوں بیٹیوں کو ایک ایک دے دی اور پھر تیسری بھی دونوں کو آدھی آدھی بانٹ دی نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) یہ واقعہ آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تم اس پر تعجب کر رہی ہو یہ عورت (اپنی بیٹیوں سے) اس (حسن سلوک کی وجہ سے) جنت میں داخل ہوگی۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلاَثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَ سَقَاهُنَّ وَ كَسَاهُنَّ مِنْ جِدَّتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] **(صحيح)**

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کی

---

[1] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2958

[2] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2959

تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے انہیں کھلائے پلائے اور اپنی طاقت کے مطابق پہنائے ، قیامت کے دن وہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے رکاوٹ بنیں گی ۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَ هُوَ وَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس بن مالک ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دولڑکیوں کو بالغ ہونے تک پالا پوسا (ان کی تعلیم و تربیت کی ،نکاح وغیرہ کیا) قیامت ، کے دن میں اور وہ اس طرح (اکٹھے) آئیں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو باہم ملایا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 239 پیدائش کے بعد بچہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ ﷛ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالصَّلاَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] (حسن)

حضرت ابورافع ﷛ کہتے ہیں ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسن بن علی ﷠ کے کان میں نماز والی اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے جب وہ حضرت فاطمہ ﷝ کے ہاں پیدا ہوئے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 240 پیدائش کے ساتویں دن بچہ کے نام کا اعلان کرنا چاہئے ،اس کے سر کے بال منڈوانے چاہئیں اور اس کا عقیقہ کرنا چاہئے۔

عَنْ سَمُرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْغُلاَمُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ يُسَمّٰى وَ يُحْلَقُ رَأْسُهٗ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[3] (صحیح)

حضرت سمرہ ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بچہ عقیقہ کے بدلے رہن ہوتا ہے لہٰذا اس کی طرف سے ساتویں روز جانور ذبح کیا جائے۔اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔'' اسے ترمذی

[1] کتاب البر والصلة ، باب فضل الاحسان الی البنات
[2] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1224
[3] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1229

نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 241 لڑکے کے عقیقہ میں دو جانور (بھیڑ یا بکری) لڑکی کے عقیقہ میں ایک جانور ذبح کرنا چاہئے۔

عَنْ اُمِّ كَرْزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا اَمْ اِنَاثًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے خواہ نر ہو یا مادہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 242 عقیقہ ساتویں، چودھویں یا اکیسویں دن کرنا مسنون ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْعَقِيْقَةُ لِسَبْعٍ اَوْ لِاَرْبَعِ عَشْرَةَ اَوْ لِاَحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ[2] (صحيح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عقیقہ ساتویں، چودھویں یا اکیسویں روز کرنا چاہئے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کسی وجہ سے ساتویں، چوہودیں یا اکیسویں روز عقیقہ نہ کیا جا سکا ہو تو پھر عمر بھر میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 243 پیدائش کے بعد کسی نیک آدمی سے کوئی میٹھی چیز چبوا کر بچہ کے منہ میں ڈالنی چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ : وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيْمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَ دَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَ دَفَعَهُ اِلَيَّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی

---

1. صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی، رقم الحدیث 1222
2. صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4011
3. کتاب العقیقة ، باب تسمیة المولود غداة یوتق لمن لم یعق عنه و تحنیکه

خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی اور بچہ مجھے واپس کر دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 244 پیدائش کے بعد لڑکے کا ختنہ کرنا بھی مسنون ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَ نَتْفُ الْاِبِطِ وَ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَ قُصُّ الشَّوَارِبَ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”پانچ باتیں فطرت سے ہیں ① ختنہ کرنا ② زیر ناف بال صاف کرنا ③ بغل کے بال اکھاڑنا ④ ناخن کاٹنا اور ⑤ مونچھیں کتروانا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 245 عبداللہ اور عبدالرحمٰن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارے ناموں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 246 برے نام بدل دینے چاہئیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَتْ یُقَالُ لَهٗ عَاصِیَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِیْلَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا آپ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ (نیک سیرت اور خوبصورت) رکھ دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 247 اولاد کو دینی تعلیم دینا واجب ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ

---

[1] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 145
[2] كتاب الاداب ، باب النهى عن التكنى بابى القاسم......
[3] كتاب الاداب ، باب استحباب تغير الاسسم القبيح الى الحسن

مُسْلِمٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ **(صحیح)**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد ہو یا عورت) پر فرض ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا آتش پرست بنا دیتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح سنن ابی ماجة، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 183

❷ کتاب الجنائز ، باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه

حُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے حقوق

مَسئلہ 248 والدین کی رضا میں اللہ کی رضا ہے والدین کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَ سَخَطُهُ فِیْ سَخَطِهِمَا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رب کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کا غصہ والدین کے غصے میں ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 249 والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلاَ اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ؟)) قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ ((اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنَ)) قَالَ : وَ جَلَسَ وَ كَانَ مُتَّكِأً قَالَ ((وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] (صحیح)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' (ضرور بتایئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔'' عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا ''جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹی بات کہنا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 250 والدین کو ناراض کرنے والے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ

[1] صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3501

[2] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1550

بددعا فرمائی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷜ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((رَغِمَ اَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفٌ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كَلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، رسوا اور ذلیل ہو، ہلاک ہو جس نے اپنے والدین میں سے دونوں کو بڑھاپے میں پایا اور پھر (ان کو راضی کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 251 والد جنت کا بہترین دروازہ ہے جو چاہے اس کی حفاظت کرے جو چاہے اسے گرادے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷜ قَالَ : اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَأَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوْ اِحْفَظْهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے جو شخص چاہے اسے محفوظ رکھے جو چاہے اسے گرادے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 252 والد کے حکم پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی محبوب بیوی کو طلاق دے دی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَتْ تَحْتِیْ اِمْرَأَةٌ اُحِبُّهَا وَ كَانَ اَبِیْ يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِیْ اَبِیْ اَنْ اُطَلِّقَهَا ، فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ ! طَلِّقْ اِمْرَأَتَکَ)) قَالَ : فَطَلَّقْتُهَا . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَحْمَدُ[3] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی جسے میں بہت محبوب رکھتا تھا، لیکن میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اسے ناپسند کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں۔ میں نے طلاق دینے سے انکار کر دیا اور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ

[1] كتاب البر والصلة ، باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة

[2] صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2855

[3] ارواء الغليل ، للالبانی ، الجزء السابع ، رقم الصفحه 136

نے ارشاد فرمایا ''اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! اپنی بیوی کو طلاق دے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اسے ابوداؤد، ترمذی ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 253 جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

عَنْ جَاهِمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ جَاءَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَ قَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ . فَقَالَ ((هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ ؟)) قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ ((فَالْزَمْهَا ، فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے اور آپ ﷺ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تیری والدہ زندہ ہے؟'' اس نے عرض کیا ''ہاں!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر اس کی خدمت کر، جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 254 باپ کے مقابلے میں ماں کا درجہ تین گنا زیادہ ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَقُّ صَحَابَتِيْ ؟ قَالَ ((اُمُّكَ)) قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ ((اُمُّكَ)) قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ ((اُمُّكَ)) قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ ((اَبُوْكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تیری ماں۔'' اس نے دوبارہ عرض کیا ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تیری ماں۔'' اس نے (تیسری مرتبہ) عرض کیا ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تیری ماں۔'' اس نے (چوتھی مرتبہ) پوچھا ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تیرا باپ۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁ ❁ ❁

---

❶ صحيح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2908

❷ كتاب الادب ، باب من احق الناس بحسن الصحبة

مَسَائِلُ مُتَفَرَّقَةٌ
متفرق مسائل

مَسئلہ 255 عمل قوم لوط کرنے یا کروانے والے دونوں کو قتل کرنے یا سنگسار کرنے کا حکم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کو عمل قوم لوط میں مبتلا پاؤ اسے اور عمل قوم لوط کرنے اور کروانے والے دونوں کو قتل کردو۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِيْ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ قَالَ ((ارْجُمُوا الْأَعْلٰى وَالْأَسْفَلَ ارْجُمُوْهُمَا جَمِيْعًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے عمل قوم لوط میں مبتلا شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ فاعل اور مفعول دونوں کو سنگسار کردو (یعنی) سب کو سنگسار کردو۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 256 میاں بیوی کا باہمی تعلق (نکاح) موت سے ختم نہیں ہوتا۔

مَسئلہ 257 نیک مرد اور نیک عورت جنت میں بھی ایک دوسرے کے میاں بیوی ہوں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟)) قُلْتُ : بَلٰى ! قَالَ : ((فَأَنْتِ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) رَوَاهُ

[1] صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2075
[2] صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2076

اَلْحَاکِمُ ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا "کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) میری بیوی رہو؟" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "کیوں نہیں!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 258 زانی اور زانیہ کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد ماں باپ کے گناہ سے بری الذمہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا مِنْ وِزْرِ اَبَوَيْهِ شَيْءٌ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❷ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد پر اپنے ماں باپ کے گناہ کا کوئی وبال نہیں۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 259 بیوی کو والدین کی ملاقات یا خدمت سے روکنا منع ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَتْ اُمِّيْ وَ هِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ وَ مُدَّتِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا النَّبِيَّ ﷺ مَعَ اَبِيْهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ وَ هِيَ رَاغِبَةٌ ، قَالَ ((نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری مشرکہ ماں قریش اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح (یعنی صلح حدیبیہ) کے زمانہ میں (مدینہ) آئی اس کا باپ (یعنی میرا نانا) بھی ساتھ تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "میری ماں آئی ہے اور اسے اسلام سے سخت نفرت ہے (اس کے ساتھ کیا سلوک کروں؟") آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 260 جانتے بوجھتے اپنی ولدیت حقیقی باپ کی بجائے کسی دوسرے کی طرف

❶ سلسلہ احادیث الصحیحہ ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1142
❷ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 5282
❸ کتاب الادب ، باب صلة المرأة امها و لها زوج

منسوب کرنے والے پر جنت حرام ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ’’جس نے جانتے بوجھتے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف کی اس پر جنت حرام ہے۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 261 حسب نسب پر فخر کرنا یا طعن کرنا دونوں منع ہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَ الطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ ❷ (صحيح)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’تین باتیں جاہلیت کی ہیں ① حسب پر فخر کرنا ② (اپنے یا کسی دوسرے کے) نسب پر طعن کرنا ③ (میت پر) نوحہ کرنا۔‘‘ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 262 اپنی بیوی، بیٹی، بہن یا بہو وغیرہ کو کسی غیر محرم کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر قتل کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰى اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ)) قَالَ : كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ . قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَ اَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَ اللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّیْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ’’یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ (ناجائز حالت میں) دیکھوں تو کیا اس وقت تک اسے کچھ نہ کہوں جب تک

❶ مختصر صحيح بخاری ، للزبيدی ، رقم الحديث 2157
❷ صحيح جامع الصغير ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 3050
❸ كتاب اللعان

چار گواہ نہ لاؤں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں!'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو گواہ لانے سے پہلے ہی اسے فوراً تلوار سے قتل کر دوں گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے وہ (یعنی سعد رضی اللہ عنہ) واقعی غیرت مند ہے لیکن میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔(یعنی قتل کرنا جائز نہیں بلکہ اس سے مزید فتنہ فساد بڑھے گا لٰہذا قتل نہ کرو)۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 263 بیوی کے کردار پر بلاوجہ شک کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ امْرَأَتِیْ وَلَدَتْ غُلاَمًا اَسْوَدَ وَ اِنِّیْ اَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ ((هَلْ لَكَ مِنَ الْإِبِلِ ؟)) قَالَ : نَعَمْ ! قَالَ ((مَا لَوْنُهَا ؟)) قَالَ : حُمْرٌ، قَالَ ((فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ ؟)) قَالَ : نَعَمْ ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَاَنّٰى هُوَ؟)) قَالَ : لَعَلَّهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَكُوْنُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ ، قَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ ((وَهٰذِهٖ لَعَلَّهُ اَنْ يَكُوْنُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میری بیوی نے کالے رنگ کا بچہ جنا ہے جس سے میں نے انکار کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس دیہاتی سے دریافت کیا ''کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟'' دیہاتی نے عرض کیا ''ہاں!'' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا ''ان کا رنگ کیا ہے؟'' دیہاتی نے عرض کیا ''سرخ!'' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا ''کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے؟'' دیہاتی نے عرض کیا ''ہاں!'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ کہاں سے آ گیا؟'' دیہاتی نے عرض کیا ''شاید اونٹ کی اوپر والی نسل میں سے کوئی اونٹ کالے رنگ والا ہو (یعنی تمہارا انکار درست نہیں)۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 264 زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ باپ کی وارثت نہیں پاتا نہ باپ بچے کی وراثت پاتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ عَاهَرَ

[1] كتاب اللعان

اَمَةً اَوْ حُرَّةً فَوَلَدُهُ وَلَدُ زِنًا لاَ يَرِثُ وَ لاَ يُوْرَثُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے لونڈی یا آزاد عورت سے زنا کیا اور اس سے بچہ پیدا ہوا تو یہ (باپ) اس بچے کا وارث نہ ہوگا نہ ہی بچہ باپ کا وارث بنے گا۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 265 کنوارے زانی اور زانیہ کی سزا سو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے جب کہ شادی شدہ زانی اور زانیہ کی سزا سو کوڑے اور پتھروں سے سنگسار کرنا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جِلْدُ مِائَةٍ وَ نَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جِلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگو! مجھ سے مسائل سیکھ لو، لوگو! مجھ سے مسائل سیکھ لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راہ نکال دی ہے کنوارا مرد کنواری عورت سے زنا کرے تو اس کے لئے سو کوڑے اور ایک سال تک جلاوطنی کی سزا ہے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو ان کے لئے سو کوڑے اور سنگسار کرنے کی سزا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ نے زانیہ کی سزا یہ مقرر فرمائی تھی کہ اسے موت تک گھر میں قید کر دیا جائے اور ساتھ ارشاد فرمایا تھا کہ اس حکم پر اس وقت تک عمل کرو جب تک اللہ ان کے لئے کوئی دوسری راہ نہیں نکالتا (سورہ نساء آیت نمبر 15) حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے اسی ارشاد مبارک کی طرف اشارہ ہے کہ اب اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں یہ راہ نکالی ہے یعنی یہ حکم نازل فرمایا ہے۔

② شادی شدہ زانی اور زانیہ کی سزا کا انحصار عدالت پر ہے وہ چاہے تو دونوں سزائیں دے سکتی ہے کوڑے بھی اور سنگسار کرنا بھی چاہے تو صرف ایک ہی سزا کو کافی سمجھے یعنی سنگسار کرنا۔ واللہ اعلم بالصواب!

ꝏꝏꝏ

---

[1] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2217

[2] کتاب اللعان

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

1. توحید کے مسائل
2. اتباع سنت کے مسائل
3. طہارت کے مسائل
4. نماز کے مسائل
5. جنازے کے مسائل
6. درود شریف کے مسائل
7. دعا کے مسائل
8. زکوٰۃ کے مسائل
9. روزوں کے مسائل
10. حج اور عمرہ کے مسائل
11. جہاد کے مسائل
12. نکاح کے مسائل
13. طلاق کے مسائل
14. جنت کا بیان
15. جہنم کا بیان
16. شفاعت کا بیان
17. قبر کا بیان
18. علامات قیامت کا بیان
19. قیامت کا بیان
20. دوستی اور دشمنی
21. فضائل قرآن مجید
22. تعلیمات قرآن مجید
23. فضائل رحمۃ للعالمین ﷺ
24. حقوق رحمۃ للعالمین ﷺ
25. مساجد کا بیان
26. لباس کا بیان
27. امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان
28. کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کا بیان
29. فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (زیر طبع)



2 شیش محل روڈ لاہور فون 7232808